دفینوں پر قابض جنات سے نمٹنے کے روحانی گُر
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
دفینہ نمبر
جنوری فروری ۲۰۱۷ء
فسانوں کے شور وغل میں ایک ٹھوس حقیقت
عاطف ہاشمی
دفینے کی کھوج اور دفینہ نکالنے کے معتبر طریقے
RS.60/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دفینہ نمبر

جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۷ء
سالانہ زرِ تعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۶۰ روپے

پاکستان سے
زرِ تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرِ تعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعفِ عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دینِ حق کا ترجمان ہے، یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر 09359882674
فون نمبر 01336-224455
E-mail hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم لوگ ہمارا ادارہ
اگر میں قانون، ملک اور اسلام کے مدد اور
حمایت کا اعلان جاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے۔ اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔
Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U.P.)

FREE

کیا اور کہاں

اداریہ 5

مختلف پھولوں کی خوشبو ٦

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے ١١

نماز استغاثہ ١٤

دفینے کی کھوج ١٥

روحانی ذاک ٣٥

دفینہ نکالنے کے لئے جن، ہمزاد اور موکل
سے خدمت لینا ضروری ٤٥

عکسِ سلیمانی ٥٣

دنیا کے عجائب وغرائب ٦٥

استخار وذات الرقات ٦٨

حضرت لقمان کی نصیحتیں ٦٩

اللہ کے نیک بندے ٨٣

اسلام الف سے ی تک ٨٧

چاند کی تاریخ اور خواب کی تعبیر ٩٠

فقہی مسائل ٩١

جنات بارگاہ رسالت میں ٩٣

اس ماہ کی شخصیت ٩٥

صرف ایک راستہ صدقہ، صدقہ، صدقہ ١٠٠

جواب حاضر ہے ١٠١

نبیوں سے شیطان کی ملاقات ١١٧

عجیب وغربی فارمولے ١٢٢

کیا فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے ١٢٣

دفینے کی حفاظت اور دفینہ نکالنے کے لئے ١٢٤

پرانا قلعہ: دفینہ نکالنے والوں پر کیا گزری ١٢٥

شیخ عبدالقادر جیلانی کے نادر عملیات ١٤٧

شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہے؟ ١٥١

بازی کس کے ہاتھ؟ ١٥٣

٢٠١٧ء کے بہترین اوقات ١٥٥

نظرات ١٥٦

انسان اور شیطان کی کشمکش ١٥٧

آٹھ آیتوں کا مجرب عمل ١٦١

خبرنامہ ١٦٢

FREE ☆☆ AMLIYAAT BOOK'S GROUP

اداریہ

دعوتِ غور و فکر

بقلم خاص

طلسماتی دنیا کا "دفینہ نمبر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ نمبر بے شمار قارئین کی فرمائش پر نکالا گیا ہے۔ دفینے سے متعلق یہ علمی مواد "صنم خانہ عملیات" کا جزو بھی بنے گا، اس لئے بھی اسے پیش کرنا ضروری تھا اور قارئین کی فرمائش کا احترام بھی اپنی جگہ تھا۔ یہ موضوع غیر ضروری تو نہیں ہے لیکن ہمیں اس موضوع سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ پھر بھی قارئین کے حکم کی تعمیل اور "صنم خانہ عملیات" کی تکمیل کے لئے ہم نے اس نمبر کو مرتب کیا، جس کو ہم عملیات کی سب سے بڑی کتاب بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور جس کی تیاری مکتبہ روحانی دنیا پورے زور و شور کے ساتھ کر رہا ہے۔

قارئین کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ دفینے کے بارے میں فریب اور مکاری عام ہے۔ جو عاملین اس بارے میں کچھ بھی سوجھ بوجھ نہیں رکھتے وہ بھی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور از راہ فریب ان سے پیسے بٹورتے ہیں۔ جب کہ دفینے اگر موجود ہوں اور عامل اس کو نکالنے کے فن سے واقف ہو تو اس کو نکالنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ بے شک بعض جگہوں پر بھینٹ دینی ضروری ہوتی ہے لیکن بھینٹ کا دینا ہر جگہ ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن دھوکے باز قسم کے عاملین بھینٹ کے نام پر اچھا خاصا پیسہ پہلے ہی وصول کر لیتے ہیں اور چوں کہ وہ دفینہ نکالنے کے ماہر نہیں ہوتے اس لئے بالآخر انہیں کوئی چکمہ دے کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عوام الناس کے پیسے بھی برباد ہوتے ہیں اور دفینہ نکلنے کا خواب بھی ان کا پورا نہیں ہوتا۔ بہت سے غریب لوگ جن کو عامل یہ سنہرے خواب دکھا دیتا ہے تمہارے گھر میں مال دبا ہوا ہے اور یہ مال اتنی تعداد میں ہے کہ تمہارے سارے قرض بھی ادا ہو جائیں گے اور تمہاری آنے والی نسلیں بھی لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جائیں گی، یہ سن کر وہ قرضوں پر رقمیں اٹھا لیتے ہیں اور عامل کی جیب بھر دیتے ہیں۔ عامل تو ناکامی کے بعد اپنی راہ لیتا ہے اور یہ بے چارے مزید مقروض ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد یہ کسی دوسرے عامل کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ بھی ایک فریب کافی حد تک پھیلا ہوا ہے کہ عامل شعبدوں کے ذریعہ بھی لوگوں کا بے وقوف بناتے ہیں اور انہیں مزید کنگال کر دیتے ہیں۔ کرتے یہ ہیں کہ کسی بھی جگہ چند سکّے دبا دیتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں یہ فن ہوتا ہے کہ ان سکوں کو دوسری کسی بھی جگہ نکال دیتے ہیں۔ مثلاً عامل نے زید کے گھر میں سو پچاس سکّے سونے یا چاندی کے گاڑ دیئے، پھر ان کو بکر کے گھر سے نکال دیا۔ یہ ایک طرح کا شعبدہ ہے اور اس شعبدے سے اچھے خاصے سمجھدار حضرات بھی بے وقوف بن جاتے ہیں۔ عامل اُن سکوں کو جو اس نے کسی اور جگہ دبائے تھے اُس گھر سے نکال دیتا ہے جہاں لوگوں کو دفینے کا یقین ہے۔ ان سکوں کو دیکھ کر جو اصلی ہوتے ہیں صاحب خانہ کی آنکھیں چکا چوندھ ہو جاتی ہیں، عامل ان سکوں کو اس لئے صاحب خانہ کے حوالے کر دیتا ہے کہ چوں کہ وہ اتنے پیسے کو صاحب خانہ سے بھینٹ کے نام پر وصول کر ہی چکا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عامل صاحب خانہ سے کہتا ہے کہ اب جو مال میں نکالوں گا اس کو نکالنے کے لئے مجھے اپنے موکلوں کو بڑا نذرانہ پیش کرنا پڑے گا، ورنہ بات نہیں بنے گی۔ چاندی سونے کے سکّے دیکھ کر گھر والوں کو پورا یقین ہو جاتا ہے عامل فن کار ہے اور وہ سکوں سے بھری ہوئی پوری دیگ نکال دے گا۔ چنانچہ وہ لاکھوں کا انتظام کر کے عامل کو تھما دیتے ہیں اور عامل کسی پتلی گلی سے نکل جاتا ہے، یہ فریب بھی پورے زور و شور کے ساتھ چل رہا ہے۔

ہم اُن تمام حضرات کو متنبہ کرتے ہیں جن کے گھروں میں دفینہ کا گمان ہے کہ دھوکے باز عاملوں سے ہوشیار رہیں اور خدا ترس عاملوں کی جستجو کریں۔ اگر عامل سچ مچ کا فن کار ہوگا تو وہ دفینے سے اپنا حصہ طے کرے گا، خرچ کے نام پر فریب نہیں دے گا۔ آپ خود سوچئے کہ جس عامل کو آدھا یا اس سے کچھ کم یا زیادہ مال ملنے والا ہو وہ بیس ہزار یا پچیس ہزار کی بات کیوں کرے گا؟ جب اس مال میں وہ شریک ہو گیا ہے تو اس کو خود اس کے نکالنے میں دلچسپی ہوگی اور وہ دفینہ نکالنے میں اپنی ساری صلاحیت کھپا دے گا۔ دفینے دنیا میں موجود ہیں لیکن اس سلسلے میں مکاریاں بہت پھیلی ہوئی ہیں۔ عوام و خواص کو چوکنا رہنا چاہئے اور کسی لالچ میں آ کر بیوقوف نہیں بننا چاہئے۔

FREE ... facebook.com ... GROUP

مختلف پھول

لفظ لفظ موتی

☆ جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے پچھتاوا ہو تو ، تو مومن ہے۔ (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اللہ پاک ہے اور صرف پاک مال قبول کرتا ہے۔

☆ آخرت کی لذت ہرگز اس کو نہیں ملتی جو شہرت اور عزت کا چاہنے والا ہو۔ (حضرت بشر حافی)

☆ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا دکھ بھی کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

☆ یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔
(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

ان باتوں پر عمل کریں اور خوش ہو جائیں

☆ اپنی زندگی میں ہر کسی کو "اہمیت دو جو اچھا ہوگا" وہ خوشی دے گا اور جو برا ہوگا وہ سبق سکھائے گا۔

☆ ہمیشہ خوش رہیں اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

☆ غلطی معاف کردیں بدلہ نہ لیں، کیوں کہ بدلہ لینے والا اور بددعا دینے والا کمزور ہوتا ہے۔

☆ صرف اللہ سے مانگیں دوسروں سے کوئی امید نہ رکھیں، دینے والا اللہ ہی ہے۔

دوستی

☆ دوست پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے مگر بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار اور دوستوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ دوست وہ نہیں ہے جو جان دیتا ہو، دوست وہ بھی نہیں جو مسکان دیتا ہو، دوست تو وہ ہے جو پانی میں گرا آنسو پہچان لے۔

☆ ایک اچھا دوست پہلے آنسو کو دیکھ لیتا ہے، دوسرے کو صاف کرتا ہے اور تیسرے کو روک لیتا ہے۔

☆ دوست کی کوئی بات بری لگے تو خاموش ہو جاؤ اگر وہ تمہارا دوست ہوا تو سمجھ جائے گا اور اگر نہ سمجھ سکا تو پھر تم سمجھ لینا کہ وہ تمہارا دوست نہیں۔

رہنما باتیں

☆ زندگی کے حسین لمحات واپس نہیں آتے لیکن اچھے لوگوں سے تعلقات اور ان سے وابستہ اچھی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

☆ شہد کے سوا ہر میٹھی چیز میں زہر ہے اور زہر کے سوا ہر کڑوی چیز میں شفا ہے۔

☆ رب کی محبت گناہ سے دور کردیتی ہے اور گناہ کی محبت رب سے۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ کامیابی حوصلوں سے ملتی ہے اور حوصلے دوستوں سے ملتے ہیں، دوست مقدر سے ملتے ہیں اور مقدر انسان خود بناتا ہے۔

FREE ... BOOK'S GROUP

خوشبو کی

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆ کوئی پیار کرنے والا اگر دکھ دے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو اس یقین کے ساتھ آنسو صاف کر لینا کہ اس پل میں وہ تم سے کہیں زیادہ رویا ہوگا۔

☆ عروج اور زوال زندگی کا حصہ ہیں کیوں کہ جب آپ عروج پر ہوتے ہیں تو آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟

☆ خوبصورت کل کبھی نہیں آتا، جب وہ آتا ہے تو وہ آج ہی ہوتا ہے، خوبصورت کل کی تلاش میں آج کے خوبصورت دن کو ضائع مت کرو۔

☆ عقل مند کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔

☆ خوش کلامی ایسا ہتھیار ہے جس سے دل جیتا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ عظیم ہوتے ہیں جن کی محبت سچی ہوتی ہے۔

انمول موتی

☆ کوشش کرنے سے نیند آتی ہے اور بغیر کوشش کے موت۔

☆ موت سے نہ ڈرو کہ یہ ایک بار آتی ہے، زندگی کی فکر کرو جو دوبارہ نہیں ملے گی۔

☆ میت نے قبر میں اترتے ہوئے کوئی مزاحمت نہیں کی جب کہ اس کی یادوں نے دفن ہونے سے انکار کر دیا۔

☆ اگر کفن کا رنگ مرنے والے کے کردار کی مناسبت سے ہوتا تو بیشتر لوگوں کے کفن کا رنگ کالا ہوتا۔

☆ عورتیں اپنا سادہ ترین لباس مرنے کے بعد پہنتی ہیں۔

☆ دولت مند موت سے اور غریب زندگی سے گھبراتا ہے۔

☆ انسان کے لئے مچھر مارنا جتنا آسان تھا اب مچھر کے لئے بھی انسان کو مارنا اتنا ہی آسان ہے۔

اقوال زریں

☆ مظلوم کی آہ سے بچو یہ سیدھی عرش تک جاتی ہے۔

☆ اللہ سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

☆ گھڑی اگر رک بھی جائے تو وقت نہیں رکتا۔

☆ خوبصورتی شکل وصورت سے نہیں علم وادب سے ہوتی ہے۔

☆ زمین کے اوپر عاجزی کے ساتھ رہنا سیکھ لو زمین کے نیچے سکون سے رہ پاؤ گے۔

☆ عورت کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے۔

☆ مال کو ضائع نہ کرو مال ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ ڈوبنے والے کے ساتھ ہمدردی کا یہ مطلب نہیں کہ تم خود بھی ڈوب جاؤ بلکہ تیر کر اس کو بچانے کی کوشش کرو۔

☆ تم اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ دوسرے لوگ دیکھ کر کہیں اگر امت ایسی ہے تو نبی کیسے ہوں گے۔

☆ دنیا میں آزادی انسان کا بنیادی حق ہے۔

☆ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا زندگی کے بہترین اصول ہیں۔

☆ جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو۔

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆ دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول۔

☆ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆ صدقہ دینے کے لئے اگر کچھ نہ ہو تو اچھی بات کہہ دیا کرو اگر

یہ توفیق بھی نہ ہو تو کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

☆ کمزور انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا، معاف کرنا مضبوط لوگوں کی صفت ہوتی ہے۔

☆ جب تمہیں ذکر اللہ سننا اچھا لگنے لگے تو جان لو کہ تمہیں اللہ سے اور اللہ کو تم سے محبت ہو گئی ہے۔

☆ دولت سے کتابیں خرید سکتے ہو علم نہیں۔

☆ ایک اور نیک ہو، غازی اور نمازی ہو۔

☆ دوستی ایک آسمان ہے جس پر پیار کے تارے چمکتے ہیں۔

☆ دوستی ایک سورج ہے جس کی کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی ہیں۔

☆ مقابلے کا پہلا میدان تمہارا اپنا نفس ہے، اس سے جنگ کر کے خود کو آزماؤ کہ تم آزاد ہو یا غلام۔

☆ دوستی ایک چاند ہے جس سے پوری دنیا میں اجالا ہے۔

☆ دوستی ایک دریا ہے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

☆ زبان اکثر آدمی کو مصیبت تک پہنچاتی ہے۔

☆ بدکلامی جانوروں کو بھی پسند نہیں۔

سنہرے اقوال

☆ ہر اچھی بات بنے کا ثواب صدقہ کے برابر ہے۔

☆ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔

☆ گناہ کو پھیلانے کا ذریعہ بھی مت بنو کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ آپ تو توبہ کر لو، مگر جس کو آپ نے گناہ پر لگایا ہے وہ آپ کی آخرت کی تباہی کا سبب بن جائے۔

☆ لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مر جاؤ تو تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ بچہ دنیا میں صرف ایک "ہنر" لے کر آتا ہے اور وہ ہے "رونا" بچہ رو رو کر اپنی ماں سے ہر بات منوا لیتا ہے مگر کتنے بدنصیب ہوں گے ہم لوگ اگر ہم رو رو کر اس رب سے اپنے گناہوں کی بخشش نہ کروا سکیں جو ایک ماں سے ستر گنا زیادہ محبت ہم سے کرتا ہے۔

☆ نماز نہیں تو زندہ رہنا بیکار ہے۔

☆ زندگی میں لوگ کوشش نہیں کرتے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

☆ انسان کی پہچان اچھا لباس نہیں، اچھا اخلاق اور اس کا ایمان ہے۔

☆ گناہ کا موقع نہ ملنا بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

☆ جہاں اپنی بات کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

☆ لوگ پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار کیا جائے اور لوگوں کو استعمال کیا جائے۔

☆ ہر رشتہ معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے اگر سختی سے پکڑو گے تو مر جائے گا، نرمی سے پکڑو گے تو اڑ جائے گا لیکن محبت سے پکڑو گے تو ساری عمر ساتھ نبھائے گا۔

☆ ہمیشہ اپنے خالق سے مانگو جو دے تو "رحمت"، نہ دے تو "حکمت" مخلوق سے مت مانگو جو دے تو "احسان" نہ دے تو "شرمندگی"

☆ اس رب سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

مشعلِ راہ

☆ اگر تم کسی کو اپنانا چاہتے ہو تو اپنے دل میں قبرستان کھود لو تاکہ اس میں اس کی برائیاں دفن کر سکو۔

☆ کسی سے محبت کرنا اور اسے کھو دینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

☆ جو محبتوں کی قدر نہیں کرتے وہ نفرت کا نشانہ بنتے ہیں۔

☆ جو لوگ درد کو سمجھتے ہیں وہ کبھی درد کی وجہ نہیں بنتے۔

☆ اس شخص کا دل کبھی مت توڑو جو آپ سے محبت کرتا ہو۔

☆ بے کار محبت ہوتی ہے وہ جس میں خلوص نہ ہو۔

سنہری باتیں

☆ امام کعبہ سمیت دنیا کے ۷۰ علماء کرام نے "ہیلو" کرنے یا کہنے کو حرام قرار دیا ہے کیوں کہ "ہل" کے معنی "جہنم" کے ہیں اور ہیلو کے

محمد شبیر قادری

معنی "جہنمی"

☆ دنیا کے سب سے دکھی الفاظ سب سے مزاحیہ شخص چارلی نے کہے تھے اس نے کہا۔

"مجھے بارش میں چلنا بہت پسند ہے اس لئے کہ کوئی میرے آنسو نہ دیکھ لے۔"

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "تم اپنی انگلیوں پر تسبیح کیا کرو کیوں کہ قیامت والے دن یہ تمہاری گواہی دیں گی۔

انسان

☆ انسان کا دل بھر آتا ہے تو وہ برسات کی صورت میں رو دیتا ہے۔

☆ پہاڑ جب غموں کا بوجھ برداشت نہیں کر پاتا تو آتش فشاں کے روپ میں اپنا زہر اگل دیتا ہے۔

☆ پھول غموں کی دھوپ میں مرجھا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں جاندار اور بے جان چیزیں اندر کے دکھ نکال باہر کرتی ہے مگر انسان کتنا بے بس ہے وہ بادل نہیں کہ برس پڑے، وہ پہاڑ نہیں کہ پھٹ جائے، پھول نہیں کہ مرجھا جائے، آخر انسان ہے کیا؟

خوب صورت بات

امام غزالی فرماتے ہیں:

☆ سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہیں جو علم والے ہیں۔

☆ سب علم والے سوئے ہوئے ہیں مگر بیدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں۔

☆ تمام عمل والے گھاٹے میں ہیں، فائدے میں وہ ہیں جو اخلاص والے ہیں۔

☆ سب اخلاص والے خطرے میں ہیں صرف وہ کامیاب ہیں جو تکبر سے پاک ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ کی ۶ نصیحتیں

(۱) جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اس کو ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں۔

(۳) جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

(۴) جس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے۔

(۵) جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے۔

(۶) جس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

اشک جو تو نے دیئے تھے ہیں ابھی تک محفوظ
میری آنکھوں کی ذرا دیکھ امانت داری

☆

لازم نہیں کہ شب کو ملے ایک سا جواب
آؤ نا ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی

☆

ملے کوئی بھی ترا ذکر چھیڑ دیتے ہیں
کہ جیسے سارا جہاں رازدار اپنا ہے

☆

کہہ رہا ہے موج دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے وہ اس قدر خاموش ہے

☆

آگئے ذرا دیکھو اشک تعزیت کرنے
شہر دل میں لگتا ہے پھر سے مر گیا کوئی

☆

ہوئی جو شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو
کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تو

بڑی باتیں

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ (سقراط)

☆ آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دے سکتی ہے۔ (ارسطو)

☆ دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں ہے۔ (سوفکلس)

☆☆☆☆☆

محمد زبیر قادری
FREE AMLIYAAT BOOK
facebook.com

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)
IFSC CODE No. ICIC0000191
IDARA KHIDMAT-E- KHALQ ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

قسط نمبر: ۷

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

لفظ ذکر کا استعمال

ذکر کا لفظ اللہ تعالیٰ یاد کے لئے بھی استعمال ہوا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے "وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر امنه" اور اگر مجھے کسی محفل میں بندہ یاد کرتا ہے تو میں اس بندہ کو اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی محفل میں یاد کرتا ہوں۔ "وان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی" اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس بندے کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں تو یہاں ذکر سے مراد (یاد) ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي) نماز قائم کر! میری یاد کی خاطر، تو نماز کا بھی اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

ذکر کی دو قسمیں ہیں

آج ذکر کے جو معنی ہم اس محفل میں لیں گے اس کا مطلب اللہ کی یاد ہے، اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ انسان زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

(۲) اور دوسرا یہ کہ انسان اپنے دل میں اللہ کو یاد کرے۔

زبان سے یاد کرنے کو لسانی ذکر کہتے ہیں اور دل میں یاد کرنے کو قلبی ذکر کہتے ہیں، لسانی ذکر تو یہ ہوا کہ انسان کی زبان سے خیر کی باتیں نکلیں، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، استغفار، درود شریف، یہ جتنے کلمات زبان سے نکلتے ہیں یہ سب ذکر میں داخل ہیں تو اس کو لسانی ذکر کہا جاتا ہے اور جب انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کو قلبی ذکر کہا جاتا ہے، حدیث پاک میں قلبی ذکر کے لئے ذکر سری کا لفظ بھی آیا ہے، ذکر خفی کا بھی لفظ آیا ہے، ذکر خامل کا بھی لفظ آیا ہے تو یہ تمام الفاظ قلبی ذکر کے لئے حدیث پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔

یاد کا مقام کیا ہے؟

اگر آپ غور کریں تو کسی کی یاد ہمیشہ انسان کے دل میں ہوتی ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، آپ غور کیجئے! جب کوئی ماں اپنے بچے کو خط لکھوائے جو دور گیا ہوا ہو تو ہمیشہ یہ لکھواتی یہ کہ بیٹا! میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے، اس نے کبھی یہ نہیں لکھوایا کہ بیٹا! میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے، کبھی کسی دوست نے دوسرے دوست کو لکھا کہ میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے؟ ہمیشہ یہی بات کہی جائے گی کہ بھائی میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے تو یہاں سے معلوم ہوا کہ یاد کا مقام انسان کا دل ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، اصل یاد دل میں ہوتی ہے۔

دو جن کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں\
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

تو جب انسان کے دل میں سچی محبت ہوتی ہے تو زبان تو خاموش ہوتی ہے اور دل میں یاد ہوتی ہے۔

ذکر کی قسموں کا قرآن پاک سے ثبوت

قرآن مجید میں بھی ذکر کی یہی دو قسمیں بتائی ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ) ذکر کر اپنے رب کا اپنے نفس میں، اپنی سوچ میں، اپنے دھیان میں۔ "أي في قلبك" مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں مقصد یہ کہ تو اپنے دل میں اللہ کو یاد کر، اب دل میں اللہ تعالیٰ کو کیسے یاد کریں؟ آگے اس کی تفصیل بتائی گئی (تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً) گڑگڑاتے ہوئے اور بہت خفی انداز ہے، کسی کو پتہ ہی نہ چلے، چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کے ان الفاظ سے ذکر قلبی کا ثبوت ملتا ہے۔

اور اس کے بعد فرمایا کہ (دُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ) اور تم آہستہ مناسب آواز میں بھی ذکر کر سکتے ہو تو یہ ذکر لسانی کا ثبوت ملتا ہے مگر وہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی کا تذکرہ چونکہ پہلے کیا گیا اس لئے ذکر قلبی کو ذکر لسانی کے اوپر فضیلت ہے، حدیث پاک میں آتا ہے: جس ذکر کو فرشتے سنتے ہیں اور جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے یعنی ذکر لسانی کو وہ سنتے ہیں، ذکر قلبی کو نہیں سنتے، تو حدیث پاک میں فرمایا کہ جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے اس ذکر سے جس کو وہ سن لیتے ہیں، ۷۰ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو گویا دل میں اللہ کو یاد رکھنا اس کی ۷۰ گنا فضیلت زیادہ ہے۔

ذکر قلبی ہر حال میں

یہ ذکر قلبی انسان لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، ہر وقت کر سکتا ہے، لیکن زبان کو تو اور بہت سارے کام کرنے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک آدمی کھانا کھا رہا ہے تو وہ کھانے کے دوران زبان سے کیسے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے، وہ کھانا کھائے گا یا پھر زبان سے ذکر کرے گا، لیکن آپ غور کریں کہ کھانا کھانے کے دوران دل تو سوچتا رہتا ہے، دل میں خیالات کا تانا بانا تو چلتا رہتا ہے، اچھا اسی طرح ایک آدمی لیکچر دے رہا ہے، اب وہ لیکچر کے دوران زبان سے کیسے ذکر کر سکتا ہے، زبان تو مصروف ہے، ایک آدمی اپنا کاروبار کر رہا ہے، اب وہ کاروبار کے دوران اپنی زبان سے ذکر کیسے کر سکتا ہے، اس کو تو گاہک سے بات کرنی ہے اس کو تو سودا طے کرنا ہے، اس کو تو بھاؤ طے کرنا ہے، لہٰذا وہ تو زبان سے ذکر نہیں کر سکتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے وہ نیک بندے جن کو خرید و فروخت میری یاد سے غافل نہیں کرتی، یہ بھی شرط لگا دی اور زبان سے خرید و فروخت کے دوران ذکر کر بھی نہیں کر سکتے، فرض کرو بندہ کپڑے بیچتا ہو، اب اس کا ایک (Customer) اس کے پاس آئے اور کہے جی! آپ کو کپڑا بیچنا ہے، یہ کہے اللہ اللہ جناب میں کپڑا خریدنے کے لئے آیا ہوں، بتائیں کہ آپ کو کپڑا بیچنا ہے یا نہیں وہ کہے اللہ اللہ وہ کہے گا جناب آپ کیا (Rate) لگائیں گے، یہ کہے اللہ اللہ کہ مجھے تو یہ کہا گیا کہ میں خرید و فروخت کے دوران اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہوں، اب یہ اللہ اللہ ہی ہر سوال کے جواب میں کہتا رہے تو وہ تو پھر کہے گا بھلا چنگا بے وقوف آدمی ہے تو کیسے کام کرے گا۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا ہم اس وقت زبان سے ذکر نہیں کر سکتے، ہاں دل میں اللہ کو یاد ضرور کر سکتے ہیں، زبان سے بیٹھ کر بھاؤ طے کریں گے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوں، یہ اصل چیز ہے۔

زبان ذکر کا لوگوں کو پتہ چل سکتا ہے لیکن قلبی ذکر کا کسی کو پتہ نہیں چل سکتا، جب تک کہ ذکر کرنے والا خود ہی نہ بتائے، اچھا کسی کو کیا پتہ کہ کون کیا سوچ رہا ہے، کوئی بتا سکتا ہے؟ پتہ نہیں چلتا۔

دل دریا سمندروں ڈھونگے کون دلاں دیاں جانے ہو

دل تو دریا ایسے کہ دل تو سمندر سے بھی زیادہ گہرے ہیں تو دلوں کی گہرائی تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، تو اس لئے ذکر قلبی سے مراد دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کیسے ذکر کرتے تھے؟

آپ یہ جو دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے، یہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ تھی۔ چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قلبی طور پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے۔ "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ فی کل احیان" کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "تنام عینای ولا ینام قلبی" میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں میرا دل نہیں سوتا، دل ذکر کرتا رہتا ہے۔

اس ذکر قلبی کا کرنا ہمارے لئے بھی ضروری ہے، زبان کے تو اور بھی کام ہیں، دل کا کیا کام، تو دل لیٹے بیٹھے ہر وقت اللہ کو یاد کر سکتا ہے، اب اس کی ذرا مثال سمجھ لیں! تاکہ یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے۔

ایک مثال

دو بھائی ہیں ان پر کوئی مقدمہ بن گیا، اب ان میں سے بڑا بھائی کہتا ہے کہ بھائی میں تو جاتا ہوں عدالت میں، آپ پیچھے گھر کے کام کاج سنبھال لینا، تو بڑا بھائی تو چلا گیا، چھوٹا بھائی اب اپنی دوکان پر جا رہا ہے تو راستے بھر گاڑی میں یہی سوچتا ہے کہ آج مقدمے کا کیا فیصلہ ہوتا ہے، آج پتہ نہیں ہمارے جو گواہ ہیں وقت پر پہنچتے ہیں یا نہیں، آج جج صاحب کیا کہتے ہیں؟ وکیل کیا کہتے ہیں؟ آج ہمارے مخالف کیا کہتے ہیں؟

https://

اب وہ جاتو رہا ہے اپنی دوکان پر لیکن پورے راستے میں یہ (Story) اس کے دماغ میں چل رہی ہے وہ بیٹھے سارے تانے بانے بن رہا ہے حتی کہ شام کو جب یہ واپس آتا ہے تو آتے ہی اپنے بھائی سے مل کر پوچھتا ہے کہ بتاؤ کیا فیصلہ ہوا؟ میں تو سارا دن آپ ہی کو یاد کرتا رہا اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس نے بھائی کا نام عبداللہ عبداللہ رٹا تھا؟ نہیں، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے دل میں بھائی کا دھیان رہا۔

جس طرح اس بندے کے دل میں سارا دن اپنے بھائی کا دھیان رہا اسی طرح مومن کے دل میں سارا دن اللہ کا دھیان رہنا چاہئے، اب اس میں کونسی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی، ہم تو حیران ہوتے ہیں جو پوچھتے ہیں جی یہ ذکر قلبی کیا چیز ہوتی ہے؟ بھائی اگر آپ اس نعمت سے محروم ہیں اور آپ کو نہیں ملی تو اس کا کیا مطلب ہے اس نعمت کے وجود سے انکار کردیا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہوا۔

کس کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) تم اس کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا، یہ قرآن مجید میں ذکر قلبی کا ثبوت ہے کہ نہیں؟ کوئی انکار کرسکتا ہے اس کا؟ ماں نے بیٹا نہیں جنا، جو کہہ سکے کہ قرآن پاک میں قلبی ذکر کا تذکرہ نہیں ہے۔ (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) اور یہ الفاظ تو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں، ہر اردو سمجھنے والا بھی اس آیت کا ترجمہ سمجھ سکتا ہے (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا) آپ اس کی بات ہی نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا تو معلوم ہوا کہ دل ذکر سے غافل بھی ہوجاتا ہے اور دل ذاکر شاغل بھی بن جاتا ہے اس لئے اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت ترغیب دی جاتی ہے، چونکہ ذکر قلبی حاصل ہوجاتا ہے تو لیٹے بیٹھے، کھاتے پیتے، ہر وقت انسان کو اللہ تعالیٰ کا دھیان ہوجاتا ہے، پھر گناہوں سے بچنا آسان ہوجاتا ہے، پھر انسان خلاف شرع کوئی کام نہیں کرتا کیوں کہ دل میں ہر وقت اللہ کی یاد، اللہ کا دھیان رہتا ہے، اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے مشائخ محنت بتاتے ہیں کہ کیسے محنت کی جائے تو ذکر قلبی نصیب ہوتا ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ زبان تو ذکر کرے گی تو تھک جائے گی، تھوڑی دیر بعد دل تو نہیں تھکتا دل تو جتنا یاد کرتا اپنے محبوب کو اتنا زیادہ سکون پاتا ہے اس لئے کہنے والے نے کہا۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دل کو تسلی مل جاتی ہے، سکون مل جاتا ہے، اطمینان نصیب ہوجاتا ہے، اس کو طمانیت قلب کہتے ہیں۔

دنیا والے سکون کی خاطر کیا کرتے ہیں؟

آج دنیا کے لوگ دنیا کی پریشانیوں سے چھٹکارا پانی کے لئے (Meditation) کرتے پھرتے ہیں، اب (Meditation) کرنے والوں سے ذرا پوچھیں کہ کیا کرتے ہیں، یہ اپنے کلب میں جائیں گے اور آنکھیں بند کرکے یہ اپنے جسم کے کسی ایک حصہ پر غور کرنا شروع کردیں گے، اپنی توجہ کسی ایک نقطے پر مرکوز کرلیں گے، اب اپنی توجہ کسی ایک نقطہ پر مرکوز کرلینے سے تھوڑی دیر میں دماغ کے اندر جو (Stress) (تناؤ) ہوتے ہیں وہ ختم ہوجاتے ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ ہمیں سکون مل گیا تو یہ کتنی ادھوری سی بات ہے۔

☆☆☆☆☆

خورجہ ضلع بلند شہر میں
رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا
کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات
ڈاکٹر سمیع فاروقی
چھوٹا دروازہ محلہ خویش گیان گنج کی مسجد سے خریدیں
منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیو بند
فون نمبر: 9319982090

تحریر: احمد علی نقوی

نماز استغاثہ

ملکی حالات بیرونی واندرونی انتہائی خراب ہیں۔ دعا ہے کہ اس وطن کو ہمیشہ رب ذوالجلال قائم ودائم رکھے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑے جب میں یہ مضمون لکھ رہا تھا تو سننے کو بہت خوفناک اور عجیب وغریب خبریں مل رہی تھیں۔ اس دور میں ہر شخص پریشان ہے چاہے روزگار کا مسئلہ ہو، صحت، عزت یا بچوں کی شادی ایسی تمام پریشانیوں سے نجات اور حل کے لئے نماز استغاثہ ارسال کر رہا ہوں جس۔ سے ہر مومن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

نماز استغاثہ: مکارم الاخلاق میں ہے کہ جب تم رات کو سونے لگو تو ایک پاک صاف برتن پانی سے بھر کے اپنے پاس اور پاک کپڑے سے اس کا منہ باندھ دو۔ جب رات کے آخری حصے میں نماز تہجد کے لئے اٹھے تو اس برتن میں سے تین گھونٹ پانی پیو اور بقایا پانی سے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر اذان واقامت کہو اور دو رکعت نماز ادا کرو۔ ان دو رکعتوں میں سورۂ حمد کے بعد جو سورہ چاہو پڑھو، جب حمد اور سورہ پڑھ لو تو رکوع میں جا کر پچیس مرتبہ کہو" یا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ " اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، پھر رکوع سے سر اٹھا کر ذکر پچیس مرتبہ کرو اور سجدے میں جا کر بھی پچیس مرتبہ یہی کہو پھر دوسرے سجدے میں جا کر پچیس مرتبہ یہی کہو۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسے بھی مذکورہ طریقے سے پورا کرو۔ اس طرح اس ذکر کی مجموعی تعداد تین سو ہو جاتی ہے۔ پھر تشہد وسلام پڑھ کر نماز کو تمام کرو۔ سلام کے بعد اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے تیس مرتبہ کہو: " مِنْ عَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ " ناچیز بندے کی طرف سے مرتبے والے مولا کی خدمت میں، اس کے بعد اللہ سے اپنی حاجت طلب کرو۔ جلد پوری ہوگی۔

نماز استغاثہ حضرت بتول: ایک روایت میں ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو اور اس سے تمہارا دل گھبرا رہا ہو تو دو رکعت نماز ادا کرو، تشہد وسلام کے بعد تسبیح حضرت زہرا پڑھو اور پھر سجدہ میں سر رکھ کر سو مرتبہ پڑھو۔" یَا مَوْلَاتِیْ یَا فَاطِمَۃُ اَغِیْثِیْنِیْ " اے میری مخدومہ اے فاطمہ میری فریاد کو پہنچیں" پھر اپنا سر دایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو۔ بعدہٗ پیشانی زمین پر رکھو اور سو مرتبہ یہی کہو۔ پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو پھر سر سجدے میں سر رکھو اور سو مرتبہ یہی کہو اس کے بعد اپنی حاجات بیان کرو، یقیناً خداوند عالم یہ دعائیں ضرور قبول فرمائیں گے۔

مؤلف کہتے ہیں: شیخ حسن بن فضل طبرسیؒ مکارم الاخلاق میں فرماتے ہیں کہ نماز استغاثہ حضرت بتول کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد سر سجدے میں رکھ کر سو مرتبہ" یَا فَاطِمَۃُ " کہو پھر دایاں رخسار زمین رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو۔ پھر بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سو مرتبہ یہی کہو، اب بار دیگر سر سجدے میں رکھ کر ایک سو دس مرتبہ یہی کہو اور پھر سجدے میں ہی یہ دعا پڑھو" یَا اٰمِنًا مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ کُلُّ شَیْءٍ مِنْکَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُکَ بِاَمْنِکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّ خَوْفِ کُلِّ شَیْءٍ مِنْکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ اَمَانًا لِنَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ حَتّٰی لَا اَخَافَ اَحَدًا وَّلَا اَحْذَرَ مِنْ شَیْءٍ اَبَدًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ "

اے ہر چیز سے امان میں رکھنے والے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی اور ڈرتی ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر چیز سے امن میں ہے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی یہ کہ تو رحمت فرما سرکار محمد وآل محمد ﷺ پر اور یہ کہ تو امان میں رکھ مجھ کو میرے خاندان میرے مال اور اولاد کو یہاں تک کہ کسی سے نہ ڈروں نہ کبھی کسی چیز سے خوف کھاؤں ہمیشہ تک بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔" نیز اسی کتاب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ وفریاد کرے تو اسے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے اور نماز کے بعد سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

FREE

صنم خانہ عملیات کا ایک باب

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

دفینے کی کھوج

ایک روایت کے مطابق زیر زمین جو کچھ بھی خزائن مدفون ہیں وہ سب جنات کے ہیں اور جنات ہی ان کی حفاظت کرتے ہیں، لہٰذا اگر ان خزانوں کے چکر میں اپنی عمر اور صلاحیتیں نہ ضائع کی جائیں تو اچھا ہے۔ لیکن چونکہ ہماری زیر ترتیب کتاب "صنم خانہ عملیات" کو ہمیں ایک مکمل کتاب بنا کر ہدیہ قارئین کرنا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو بالکل نظر انداز کرنا مناسب نہیں تھا۔ صنم خانہ عملیات کی تکمیل کے پیش نظر ہمیں اس موضوع پر علمی مواد اکٹھا کرنا پڑا کہ جس موضوع سے ہمیں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

آج کل یہ موضوع بہت گرم ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بے شمار جگہوں پر خزانے مدفون ہیں۔ ہمارے ملک میں راجہ مہاراجہ اور شاہان مغل کے بنائے ہوئے بہت سے قلعوں میں آج بھی اتنے خزانے مدفون ہیں کہ ان سے ایک دنیا خریدی جاسکتی ہے لیکن اُن خزانوں تک انسانوں کی رسائی نہیں ہو پاتی، اکثر عاملین اس علم سے نابلد ہیں جو خزانہ تک پہنچنے اور اسے نکالنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عاملین اٹکل پچو سے کام کرتے ہیں اور اکثر اس بارے میں ناکام ہی رہتے ہیں، سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ عامل کو یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ خزانہ کس جگہ ہے تاکہ خزانہ نکالنے کی کارروائی اسی جگہ کی جاسکے۔

دوسری بات یہ کہ خزانہ صرف کھدائی سے نہیں نکالا جاسکتا، جب تک اس خزانہ کا حصار نہ کردیا جائے کیوں کہ خزانوں پر اکثر و بیشتر جنات کا پہرہ ہوتا ہے اور انہیں خزانے کو اِدھر اُدھر کرنے کی مہارت ہوتی ہے۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمین کی کھدائی سے پہلے خزانہ کا حصار کرے تاکہ خزانہ اسی جگہ موجود رہے جہاں وہ زیر زمین محفوظ ہے، جنات کو گرفتار کرنے یا انہیں بھگانے اور جنات کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے فن سے بھی عامل کو بہرہ ور ہونا چاہئے ورنہ عامل کو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا اور صاحب مکان کو بھی جانی نقصان برداشت کرنا پڑسکتا ہے۔ خزانہ نکالنے کے لئے بھینٹ بھی دی جاتی ہے، وہ بچے بھی بھینٹ چڑھائے جاتے ہیں جو الٹے پیدا ہوتے ہیں، بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو پہلے اس کا سر باہر آتا ہے جو بچے الٹے پیدا ہوتے ہیں پہلے ان کے پیر باہر آتے ہیں، ان بچوں کی بھینٹ دینے سے جنات پر قابو پایا جاسکتا ہے، کالے بکرے جن پر کوئی سفید دھبہ تک نہ ہو وہ بھی بھینٹ میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کی بھینٹ سے بھی جنات کی شرارتوں کی روک تھام کی جاسکتی ہے، بھینٹ کے اور بھی طریقے اس سلسلہ میں رائج ہیں لیکن بھینٹ کسی بھی انسان کی ہو یا جانور کی شرعاً حرام ہے، مال و منال کی خاطر کسی بھی انسان یا جانور کی جان لینا ایک ظلم ہے اور دین اسلام کسی بھی صورت میں کسی پر بھی کسی طرح کے ظلم و ستم ڈھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھینٹ سے مراد وہ قتل ہے جو غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی کو بھینٹ پر چڑھاتے وقت اللہ کا نام لے لیا تو پھر وہ بھینٹ کارگر نہیں ہوتی اور شریر قسم کے جنات اس بھینٹ کو رد کردیتے ہیں اور غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن پر چھری چلانا قطعاً ناجائز ہے اور جہاں تک انسان کو قتل کرنے کا معاملہ ہے تو وہ اللہ کا نام لے کر بھی قتل نہیں کیا جاسکتا، جنگ میں جو کافر مشرک تلوار یا گولی کا نشانہ بنتے ہیں ان کو اپنا دفاع کرنے کی غرض سے ختم کیا جاتا ہے نہ کہ ان کو کسی مالی منفعت کی بنا پر، چنانچہ کسی کا مال ہڑپنے یا مال غنیمت کی خاطر کسی کافر کا قتل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

بہرکیف عاملین کے لئے ضروری ہے کہ دفینہ نکالتے وقت وہ شرعی حدود میں کام کریں اور ناجائز امور سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔

ہم نے دفینے کی نشاندہی کے کافی طریقے اس باب میں جمع

کردیئے ہیں اور دفینے نکالنے کے طریقوں پر بھی کچھ روشنی ڈال دی ہے۔ عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان طریقوں سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر اپنی معلومات کو مکمل کریں اور دفینے کو جائز طریقوں سے حاصل کریں، پھر جائز طریقوں سے ہی اس کو استعمال کریں، ورنہ عاملین دین و دنیا کے حساب کے ذمہ دار ہوں گے۔

زیر زمین دباتے ہوئے ایک مدت بھی متعین کی جاتی ہے، مدت پوری ہو جانے پر خزانہ خود بھی باہر نکل جاتا ہے یا اس کو نکالنے میں جنات کوئی مزاحمت نہیں کرتے۔ اگر مدت پوری نہ ہوئی ہو تو پھر جنات کی ریشہ دوانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، عام طور پر جینئی اولاد کو خطرات جھیلنے پڑتے ہیں۔ عاملین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بارے میں احتیاط سے قدم اٹھائیں۔ خزانہ دستیاب ہو جانے پر اس کے چار حصے کرنے چاہئیں، ایک حصہ عامل کا، ایک صاحب خانہ کا، ایک غریبوں کا، اور ایک میں عبادت خانے تعمیر کرنے چاہئیں، جو لوگ ان پابندیوں کا اور طے شدہ حساب و کتاب کا لحاظ نہیں کرتے وہ دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور انہیں آخرت کی کٹھنائیوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

دفینے کی کھوج کے عنوان کے تحت جو طریقے دیئے جارہے ہیں ان سے استفادہ کریں اور یہ یقین کریں کہ اللہ کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی فارمولہ کارگر ثابت نہیں ہوتا۔

طریقہ: (۱) حرف را کو ۸ سو مرتبہ پڑھ کر کسی سفید مرغ کے کان میں دم کردیں اور اس مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو۔ بروز اتوار کو اس کام کو کریں، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پہنچ کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔ یاد رکھیں اس طرح کے کام کے لئے دیسی مرغ جو انڈا دینے والا ہو اس کا استعمال کریں۔ اس طرح کے کاموں کے لئے فارم کا مرغ ٹھیک نہیں ہے۔

طریقہ: (۲) حرف ک کو کسی کاغذ پر ۲۰ مرتبہ عروج ماہ میں لکھیں اور اس کاغذ کو تعویذ بنا کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو اس کمرے یا مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاء اللہ مرغ جائے دفینہ پر جا کر بیٹھ جائے گا۔

طریقہ: (۳) جس جگہ دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد سورۂ عبس کو گیارہ بار تلاوت کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس کمرے ہی میں تنہا سو جائیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس عمل کو عروج ماہ میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہئے اور اگر پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگئی تو پھر عمل کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۴) سورۂ شعراء کا نقش لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت لکھ دیں۔ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

یہ لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو وہاں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا شک ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

سورۂ شعراء کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۳۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

طریقہ: (۵) بعض ماہرین ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگر پوری شعراء لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں تو مرغ صحیح طور پر دفینے کی نشاندہی کرتا ہے اور بار بار اسی جگہ پر جا کر بیٹھتا ہے جہاں دفینہ گڑا ہو۔

طریقہ: (۶) کلام ذیل کو ایک کاغذ پر لکھ کر کسی کنواری لڑکی کے پہنے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر ایسے مرغ کے گلے میں ڈال دیں جس کے دو تاج ہوں پھر اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی مقام پر بیٹھے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس کام کو اتوار کے دن عروج ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔

سورۂ شعراء کی یہ آیت لکھ کر مرغ کے گلے میں ڈالیں۔

وَإِنَّهٗ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ۝ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ وَإِنَّهٗ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ۝ أَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً أَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝

FREE ... BOOK'S GROUP

طریقہ: (۷) جس جگہ خزانے کا گمان ہوتو وہاں اس عمل کو کریں، قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل پانچ آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھیں پھر ان کو آب باراں (بارش کے پانی) سے دھوئیں، کچھ پانی خود پی لیں اور کچھ اسی جگہ پر چھڑک دیں، پھر ان آیات کو اسی جگہ پر بیٹھ کر تین سو چھیاسٹھ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر ۷ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۶۶ دن تک جاری رکھیں، پانی پینے اور چھڑکنے کا عمل صرف پہلے ہی دن کرنا ہے اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں، درمیان میں جب بھی جمعہ کا دن آئے تو مذکورہ آیات کو پانچ سو بہتر مرتبہ پڑھنا ہے۔ اس عمل کی شروعات بدھ کے دن کریں، آخری دن جمعہ کا دن ہوگا، انشاءاللہ اس دوران بشارتیں شروع ہوجائیں گی۔

جب چالیس دن پڑھ چکیں اور ۲۶ دن باقی رہ جائیں تو تنہائی اختیار کریں، یعنی عمل بھی مکمل تنہائی میں ہو اور رات کو سونا بھی الگ تھلگ کمرے میں ہو، کمرے میں کسی اور کی دخل اندازی نہ ہو، مکمل تنہائی اختیار کرنے کے بعد کسی بھی دن یا کسی بھی رات ارواح سوتے یا جاگتے میں آکر خزانہ کی رہنمائی کریں گی۔

آیات یہ ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ○

(سورۂ نساء)

(۲) يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ○ (سورۂ مائدہ)

(۳) وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ○ (سورۂ کہف)

(۴) وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِىْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ○ (سورۂ سبا)

(۵) وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِىَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ○

اس کے بعد تین بار یہ پڑھیں۔

يَا رَحِيْمُ. اِرْحَمْنِىْ بِعِزَّتِكَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا وَهَّابُ يَا رَزَّاقُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

طریقہ: (۸) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں لیٹ کر رات کو نصف رات کے بعد بہ کثرت لاتعداد مرتبہ یہ پڑھے۔ يَا هَادِىُ الْخَبِيْرُ الْمُبِيْنُ. ہر ایک تسبیح کے بعد یعنی سو مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک بار یہ کہے اِهْدِنِىْ يَا هَادِىُ اَخْبِرْنِىْ يَا خَبِيْرُ وَبَيِّنْ لِىْ يَا مُبِيْنُ. جب نیند کا غلبہ ہوتو سو جائے، انشاءاللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۹) نو راتوں میں روزانہ ۷ ہزار دو سو مرتبہ "یَا بَاسِطُ" سوتے وقت پڑھے اور آگے پیچھے ۹ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ۹ راتوں تک جاری رکھے، انشاءاللہ خزانہ کی رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۰) یہ عمل سات روز کا ہے، اس عمل میں پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کو ملحوظ رکھنا ہے۔ اس عمل کو مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے، اس عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے کریں، دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۷ بار پڑھنے کے بعد ۷۰ مرتبہ سورۂ ملک کی یہ آیات پڑھیں۔ تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

ساتویں دن سورۂ فاتحہ ۱۴ بار اور آیات ۷۰ بار ہی پڑھیں انشاءاللہ کامیابی ملے گی، آخری رات یا کچھ دنوں کے بعد خواب میں مکمل رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۱۱) نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں اور افطار کے وقت مندرجہ ذیل سفید کاغذ پر لکھ کر اس کو ایک گتے پر چپکا لیں، اس کے بعد نصف شب کے بعد مکمل تنہائی میں اس گتے کو سامنے رکھ کر تقریباً ۳ فٹ کے فاصلے پر اس نقش کو دیکھتے ہوئے ۳ ہزار ایک سو پچیس مرتبہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر فرض نماز کے بعد اسی عمل کو ۸۱۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کا اہتمام کریں، چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، پھر جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں عشاء کے بعد اگر اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر سو جائیں گے اور نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں گے تو اس نقش کا موکل سونے یا جاگنے کی حالت میں دفینے کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب	خ	۱۳
۳	ر	ی	۵۹۹
۱۱	۵۹۸	۴	۱۹۹

طریقہ: (۱۲) یَانُورُ یَاظَاہِرُ یَابَاسِطُ کو تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالے، جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سو جائے اور تین سو مرتبہ ان اسماء الٰہی کو پڑھ لے، انشاء اللہ خواب میں صاف طور سے رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۳) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سوئے اور دو نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر "یاسریع" لکھ لے اور "یاسریع" ۶۴۴ مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اس عمل کو پانچ راتوں تک کرے، انشاء اللہ موکل دفینے کی نشاندہی کرے گا۔

طریقہ: (۱۴) ریشمی ہرے کپڑے پر یہ آیت لکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَاتَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی. (سورۂ رعد) پھر اس کپڑے کو تعویذ بنا کر چاندی کی ڈبیا میں رکھ لیں اور اس کو عود اور عنبر کی خوشبو لگا دیں، اس ڈبیا پر آفتاب و ماہتاب کی روشنی نہ پڑے، بدھ کی رات کو عشاء کے بعد لیٹ کر ان کلمات کا ورد کریں، یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ یاعالما بخفیات الاُمُوْر یَامَنْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. اِطْلَعْنِیْ عَلٰی مَااُرِیْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر.

طریقہ: (۱۵) خزانہ کی دریافت کے لئے ایک دیسی سفید مرغ پالیں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ وہ مرغ کوئی گندی چیز نہ کھائے، جب وہ بچہ ہو تو تب ہی سے یہ اہتمام رکھیں کہ ایک کلو آٹے پر "یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ" دو سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں، اس کے بعد یہی عمل ایک بوتل پانی پر دم کر کے اس پانی کو آٹے میں ڈال کر آٹے کو گوندھ لیں اور چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں اور روزانہ یہ گولیاں مرغی کے بچے کو کھلائیں، اس مرغی کے بچے کو شروع ہی سے پنجرے میں بند رکھیں اور اس کو گندی چیزیں نہ کھانے دیں، جب یہ بڑا ہو جائے اور اذان دینے لگے تو مندرجہ ذیل نقش اس کی گردن میں ڈال کر اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ یہ مرغ جائے دفینہ پر کھڑے ہو کر اذان دینا شروع کر دیگا۔ پورے گھر میں گھومے گا اور جب اس جگہ پہنچے گا جہاں دفینہ ہے تو وہاں کھڑے ہو کر اذان دے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۲	۴۸۵	۴۸۹	۴۷۵
۴۸۸	۴۷۶	۴۸۱	۴۸۶
۴۷۷	۴۹۱	۴۸۳	۴۸۰
۴۸۴	۴۷۹	۴۷۸	۴۹۰

طریقہ: (۱۷) جب کسی جگہ دفینے کی دریافت کرنا مقصود ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر پانچ سو پانچ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ. اول و آخر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ نقش اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ ایک روح وارد ہوگی اور دفینے کے بارے میں اطلاع دے گی اور صحیح جگہ کی نشاندہی کرے گی۔ اس روح سے ڈرنا نہیں چاہئے یہ تابع ہو کر آئے گی اور جگہ کی صراحت کر کے رخصت ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۱	۳۳۴	۳۳۷	۳۲۴
۳۳۶	۳۲۵	۳۳۰	۳۳۵
۳۲۶	۳۳۹	۳۳۲	۳۲۹
۳۳۳	۳۲۸	۳۲۷	۳۳۸

طریقہ: (۱۸) اگر دفینہ کی جگہ دریافت کرنی ہو تو حرف "ز" کو سات سو بار پڑھ کر سفید مرغ کے کان پر دم کر دیں اور مرغ کو اسی جگہ چھوڑ دیں، جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ دفینہ جہاں ہوگا وہاں کھڑے ہو کر اذان دینے لگے گا۔

طریقہ: (۱۹) اگر کوئی شخص روزانہ "یَابَاطِنُ" ۳۳ مرتبہ

پڑھنے کا معمول بنالے تو ایک سال کے بعد اس پر اسرار مخفی ظاہر ہونے لگیں گے، زیر زمین دبی ہوئی چیزیں بھی اس پر منکشف ہونے لگیں گی، اگر اس کو دفینے کی کھوج کرنی ہو تو جس گھر میں دفینہ کا گمان ہو وہ رات کو وہاں سوئے اور عشاء کے بعد سونے سے پہلے تین سو مرتبہ "یاباطن" پڑھے اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیے کے نیچے رکھ کر سو جائے، انشاءاللہ خواب میں دفینے کی نشاندہی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

۴۳۱	۴۴۵	۴۴۱	۴۳۸
۴۴۲	۴۳۷	۴۳۲	۴۴۴
۴۳۶	۴۳۹	۴۴۷	۴۳۳
۴۴۶	۴۳۴	۴۳۵	۴۴۰

طریقہ: (۲۰) مندرجہ ذیل نقش سفید دیسی مرغ کے گلے میں ڈال کر جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، انشاءاللہ مرغا اسی جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، پھر حسب قاعدہ دفینہ کو نکال لیں۔

نقش یہ ہے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر مرغ کے گلے میں ڈال دیں، مرغا بار بار اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں مال دبا ہوگا۔ یہ نقش زیر زمین دبی ہوئی ہر چیز کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس نقش کے ذریعہ سحر مدفونہ کی بھی نشاندہی ہو جاتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

٧٨٦

وَاذیرفع ابراهیم القواعد	من البیت واسمٰعیل	ربنا تقبل منا	انك انت السمیع العلیم
انك انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا	من البیت واسمٰعیل	وَاذیرفع ابراهیم القواعد
من البیت واسمٰعیل	وَاذیرفع ابراهیم القواعد	انك انت السمیع العلیم	ربنا تقبل منا
ربنا تقبل منا	انك انت السمیع العلیم	وَاذیرفع ابراهیم القواعد	من البیت واسمٰعیل

طریقہ: (۲۱) ایک سال تک روزانہ سورۂ جمعہ کی تلاوت تین مرتبہ اور جمعہ کے دن گیارہ مرتبہ کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک سال کے بعد سورۂ جمعہ کی تلاوت ایک مرتبہ کرتے رہیں اور سورۂ جمعہ کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں، اگر کسی گھر میں داخل ہوں گے تو خود بخود یہ بات منکشف ہو جائے گی کہ یہاں دفینہ ہے اور اگر اس گھر میں رات کو سوئیں گے اور گیارہ مرتبہ سورۂ جمعہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں گے تو انشاءاللہ پہلی ہی رات کو جگہ کی بھی نشاندہی ہو جائے گی اور سورۂ جمعہ کا موکل جگہ کی وضاحت کردے گا۔ نقش یہ ہے۔

٧٨٦

۱۵۳۷۳	۱۵۳۸۶	۱۵۳۸۳	۱۵۳۸۰
۱۵۳۸۴	۱۵۳۷۹	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۸	۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۸	۱۵۳۷۵
۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۶	۱۵۳۷۷	۱۵۳۸۲

طریقہ: (۲۲) دفینے کی نشاندہی کے لئے اس عمل کو تجربہ میں لائیں، انشاءاللہ مایوسی نہیں ہوگی، سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے پر یہ نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت لوبان کی دھونی دیں۔ نقش کے چاروں طرف قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ دیں۔ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. اس نقش کو سفید رنگ کے مرغے کی گردن میں لٹکا دیں اور مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، مرغا اس جگہ پہنچ کر جہاں دفینہ گڑا ہوگا تین بار اذان دے گا اور پنجوں سے زمین کریدے گا، مرغا چھوڑنے کے بعد یہ دعا پڑھتے رہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَاشَاكِرُ یَاشَكُوْرُ یَاشَهِیْدُ یَاشَدِیْدُ بِمَا اَوْ دَعْوَتَهٗ حرف الیقین من الاسرار الْمَخْزُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَلْكُوْتِیَّهِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلٰئِكَتَكَ الکرام خُدّام هذا الحرف اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. نقش یہ ہے۔

٧٨٦

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

طریقہ: (۲۳) جب دفینے کی نشاندہی ہو جائے تو اس نقش کو لے کر اس کے نیچے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر اس نقش کو پانی میں پکالیا جائے پھر اس پانی کو اس جگہ پر چھڑک دیا جائے جہاں مرغے نے نشاندہی کی ہے اور مندرجہ ذیل کلمات کو پڑھتے ہوئے زمین کھودی جائے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی، خزانہ نکلنے پر اس کا ۳۳ فیصد خیرات کرنا ضروری ہے۔

۷۸۶

۳۶	۴۱	۳۴
۳۵	۳۷	۳۹
۴۰	۳۳	۳۸

کلمات یہ ہیں۔ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلِکْ ھَمْھَمْ طَلْفَیَاتِیلْ نَطَیَاتِیلْ والرئیسْ

طریقہ: (۲۴) ۲۱ کاغذ کے پرزوں پر ایک سے ۲۱ تک نمبر الگ الگ ڈالیں، مثلاً ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، پھر ان کاغذوں کو ۲۱ آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں رکھ لیں، ایک طشت میں پانی بھر کر، درود شریف سو بار، سو بار سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ o پڑھ کر پانی پر دم کر دیں اس کے بعد سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں، اس کے بعد ایک بار سورۂ فاتحہ اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھ کر دم کر دیں، اس کے بعد جس گھر میں دفینے کا گمان ہو اس کے مختلف مقامات پر نمبر ڈال دیں، ایک دو تین چار پانچ وغیرہ ۲۱ تک۔

طشت میں گولیاں ڈالنے کے بعد ایک بار سورۂ یٰسین پڑھ کر گولیاں کسی بچے سے ایک ایک کر کے اٹھوائیں، جو گولی آخر میں بچ جائے، بس سمجھیں اسی جگہ دفینہ ہے۔

طریقہ: (۲۵) مندرجہ ذیل نقش کو کالے دیسی مرغے کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، مرغا چل پھر کر اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا تعویذ کو کالے کپڑے میں ہی پیک کریں اور بالکل سیاہ مرغا اس کام کے لئے استعمال کریں، مرغے کے سر پر اگر دو تاج ہوں تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ	واللّٰہ مخرج	فادّارأتم فیھا	وَاذ قتلتم نفسا
وَاذ قتلتم نفسا	فادّارأتم فیھا	واللّٰہ مخرج	مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ
واللّٰہ مخرج	مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ	وَاذ قتلتم نفسا	فادّارأتم فیھا
فادّارأتم فیھا	وَاذ قتلتم نفسا	مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ	واللّٰہ مخرج

طریقہ: (۲۶) حرف "ز" کو ۷۰ مرتبہ لکھ کر کسی گدھے کے کان میں باندھ دیں، ایک گھنٹے کے بعد کسی قلعی شدہ برتن میں رکھ کر اور اس پر پسا ہوا نمک ڈال دیں، اس برتن کو اس گھر میں جہاں دفینہ ہے اپنے سرہانے رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں یہ رہنمائی مل جائے گی کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے۔

طریقہ: (۲۷) جس گھر میں دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر سو جائیں اور مندرجہ ذیل نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں نیز حرف جیم کا اعشار ایک مرتبہ پڑھ کر تکیہ پر دم کر دیں، انشاء اللہ خواب میں دفینے کی رہنمائی ملے گی، درپیش رکاوٹوں سے نمٹنے کا طریقہ بھی بتایا جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o جَلَبْتُ بِجَاہِ الْجَبَرُوْتِ وَبِعِزَّةِ الْعَظَمَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَبِالْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْمَاجِدِ الْقَیُّوْمِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ جَلِیْلُ تَجَلّٰی لِلْجَبَلِ وَجَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا جَلَبْتُ مَطْلُوْبِیْ مَحْبُوْبِیْ لَیْسَ جَیْبَ بِسِوَاہُ الْقَرِیْبُ الْمُجِیْبُ اَجِبْ یَا خَرْقَ الْجِیْمِ بِمَا فِیْکَ مِنَ الْبِرِّ وَالْمَحَبَّةِ وَالتَّھَالِیْعِ جَدُّکَ الْجَلِیْلُ اَجِبْ مُطِیْعٌ وَبِحَقِّ الشَّمْسِ وَالْبَھِیْجِ جَمْ جَمْنَکَ جِبَادِیْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکَ بِرَبِّ الْعِبَادِ بِیَدِ

الْاَمْرُ وَالْحُكْمُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَجِبْ يَا طَغْيَائِيْلُ وَالْعَلِيُّ انكشاف دفينه بهذ الحرف.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۲	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

تکیہ پر پڑھ کر پھونکنے والی اضمار یہ ہے۔ فسخ لبصف لهلطهلهلع احوج موجود سبوح قدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ اَجِبْ اَيُّهَا الْمَلِكُ طَغْيَائِيْلُ الوحا العجل الساعه.

طریقہ: (۲۸) حرف میم کو مسخر کر کے اس کے اور اس کے مؤکل کے ذریعہ دفینے کی تلاش کی جاسکتی ہے اور مؤکل کے ذریعہ ہی دفینہ نکالنا آسان ہوسکتا ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے عامل کو پہلے سے تیاری کرنی چاہئے اور حرف میم اور اسکے مؤکل کو مسخر کرنے کے لئے محنت کرنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ حرف میم کا تعلق تین عالموں سے ہے۔ عالم ظاہر، عالم ملکوت اور عالم جبروت۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حرف کو ۴۰ مرتبہ لکھ کر مع اس آیت کے اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ اس پر پوشیدہ اور مخفی علوم واشگاف ہونے لگیں گے، وہ دولت کشف سے بہرہ ور ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ.

اگر عامل اس کے ساتھ ساتھ میم سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی ان کے ساتھ لکھ کر رکھ لے تو دولت عظیم اور قبولیت عامہ نصیب ہو۔ میم سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔ مُؤْمِنُ، مُهَيْمِنُ، مُتَكَبِّرُ، مُعِزُّ، مَاجِدُ مَالِكُ، مَجِيْدُ، مَنَّانُ، مُتَعَالِي، مُحْصِي، مُذِلُّ، مُصَوِّرُ، مُعْطِي، مُعِيْدُ، مُغْنِي، مُقْتَدِرُ، مُقَدِّمُ، مُبِيْنُ.

بعض اکابرین کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کی مغربی دیوار پر "میم" لکھ کر چسپاں کر لے اور روزانہ سونے سے پہلے اس کی طرف دیکھ کر آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ ... بِكُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف تو اللہ اس کا حکم وفرمان سارے عالم پر جاری فرما دے گا اور ہر مخلوق اس کے لئے مسخر ہوگی اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دیوار پر لکھے ہوئے م کی طرف دیکھ کر ۴۰ مرتبہ دعوت واضمار پڑھے گا اور اس سلسلہ کو ۴۰ دن تک جاری رکھے گا تو مؤکل حاضر ہوگا، ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات بھی پڑھنے چاہئیں۔ اجب یا خادم حرف المیم واعطنی روحا من روحانیک مخدمنی فیما ارید۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ چالیس دن تک ہر نماز کے بعد یہ عمل کرنا ہوگا، یہ مؤکل مسخر ہونے کے بعد دفینہ اگر سمندر کی گہرائی میں بھی ہوگا نکال کر عامل کے قدموں میں ڈال دے گا اور اگر دفینہ کسی گھر میں ہوگا تو اس کی نشاندہی کرنے میں اور اس کو نکالنے میں عامل کی زبردست مدد کرے گا اور عامل کو کوئی نقصان نہیں ہونے دے گا۔

حرف م کی دعوت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ مُلْكًا مِنْ مُلْكِكَ اَمْلِكُ بِهٖ مُلْكًا تَامًّا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُعْطِيْ يَا مَانِعُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ مَلِّكْنِيْ خَادِمَ هٰذَا الْحَرْفِ اَوْ اَمْزِجْهُ بِرُوْحَانِيَّتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَجِبْ يَا مِيْمُ وَابْطِلْ حَرَكَاتِ الْكُنُوْزِ وَاَجْلِبِ الْاَرْزَاقَ وَاَلْقِ مَحَبَّتِيْ فِيْ قُلُوْبِ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ لَمْحَةً مِنْ لَمَحَاتِكَ يَامِيم منحك الله انعم اَللّٰهُمَّ انعم بالنعم التامة يوم غوز السماء موزا اهبا بنعم نعيم وهملا يا ميم بحق اهدنا الصراط المستقيم المبسر بيام واه ضرهام ولعلم سلطم الوهيم اهيا ميم بحق جبرائيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل ولقوة الملك مهبائيل اكرم بالله حرف الميم حتى تكونُ من العوالم بين المقربين هيا وارجعْ الى كرامتك بين الله الكريم اهبط واطرد هؤلاء العمار من مكان هذا. الوحا الساعه العجل.

اضمار یہ ہے۔ اجب یاشراجیلُ بحق محمد الى حجج باه يا مره لعبا مجهلايا لعباه بنوره الانوار ومنور الابصار اجب بارك اللّٰهُ فيك بحقِّ هذ الحرف.

FREE

ماہرین نے فرمایا ہے کہ اگر محنت و مشقت اٹھا کر حرف میم کے خادم اور موکل کو تابع کر لیا جائے تو پھر دفینے نکالنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور عامل بے خوف وخطر سمندر کی گہرائی سے بھی دفینے نکال سکتا ہے اور ان دفینوں سے فائدے اٹھا سکتا ہے۔

طریقہ: (۲۹) ایک سفید مرغا دیسی لائیں اور سات دن تک اس کے دانے پر یَا اَوَّلُ یَا آخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ ۴۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائیں اور جو پانی اس کو پلائیں اس پانی پر بھی مذکورہ اسماء الٰہی پڑھ کر دم کر دیں، سات دن کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سفید کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو ان شاء اللہ مرغا اسی جگہ جا کر کھڑا ہو جائے گا جس جگہ دفینہ ہوگا اور وہاں دو زمین پر ٹھونگیں مارے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اول	آخر	ظاہر	باطن
باطن	ظاہر	آخر	اول
آخر	اول	باطن	ظاہر
ظاہر	باطن	اول	آخر

طریقہ: (۳۰) سورۂ کہف کی اس آیت کو ایک کاغذ پر لکھے اور اس کو تکیہ میں رکھ کر دائیں کروٹ سے بستر پر لیٹے اور ۱۳ مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ○ (سورۂ کہف)

یہ پڑھنے کے بعد بائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور ایک بار یہ دعا پڑھے۔ یَا مُظْهِرَ الْعَجَائِبِ یَا کُلَّ سَاحِرٍ عِنْدَهٗ کُلُّ ضَالَّةٍ اَرْشِدْنِیْ بِکَرَمِكَ مَا اَطْلُبُ۔

اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، ان شاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دفینہ کی صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقہ: (۳۱) سفید بلی کو ذبح کر کے اس کی کھال کو دباغت دیں، پھر اس کھال کے ایک ٹکڑے پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھیں۔ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ○

پھر اس کھال کو لال رنگ کے سوتی کپڑے میں لپیٹ کر ایسے سفید مرغے کے گلے میں ڈال دیں جس کے سر پر دو تاج ہوں اور اس مرغے کو اس مکان دوکان یا علاقہ میں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، ان شاء اللہ مرغا دفینے کی جگہ پر جا کر کھڑا ہو جائے گا اور زمین پر ٹھونگے مارے گا، ان شاء اللہ وہ جگہ کھودیں گے تو دفینہ برآمد ہوگا۔

طریقہ: (۳۲) یہ نقش عامل اپنے گلے میں ڈالے اور ایک نقش سفید مرغے کے گلے میں ڈال کر مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دے جہاں دفینہ کا گمان ہو اور عامل کو چاہئے اس وقت اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ ان شاء اللہ چند منٹ کے بعد مرغا اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ دبا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۷	۶۰۱	۵۹۷	۵۹۴
۵۹۸	۵۹۳	۵۸۸	۶۰۰
۵۹۲	۵۹۵	۶۰۳	۵۸۹
۶۰۲	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۶

طریقہ: (۳۳) چینی کی نئی پلیٹ پر قرآن کی یہ آیت گلاب و زعفران سے لکھیں اور بارش کے پانی سے اسے دھو کر اس گھر میں چھڑک دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، ان شاء اللہ تین رات کے اندر اندر خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

BOOK'S GROUP

يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝

طریقہ:(۳۴) اگر دفینہ کی جگہ معلوم کرنی ہو تو عروج ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد چالیس مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو لگا تار پچاس دن تک کریں، عمل سے پہلے روزانہ حصار ضرور کرلیں، انشاء اللہ پچاس دن کے اندر اندر چار سیاہ پوش آئیں گے اور آتے ہی سلام کریں گے اس کے بعد پوچھیں گے کہ اے ابن آدم! تم کیا چاہتے ہو؟ عامل کو کہنا چاہئے کہ فلاں جگہ دفینہ ہے ہمیں اس کی صحیح نشاندہی چاہئے، وہ چاروں سیاہ پوش صحیح نشاندہی کردیں گے اور غائب ہوجائیں گے۔ عامل کو چاہئے کہ اگلے دن شیرینی بچوں میں تقسیم کردے اور جو نشاندہی کی گئی ہو وہاں کھودنا شروع کرے، انشاء اللہ بغیر کسی مشقت کے دفینہ نکل آئے گا۔

اس عمل کو بغیر حصار کے ہرگز ہرگز نہ کریں ورنہ رجعت اور نقصان کا اندیشہ رہے گا۔

طریقہ:(۳۵) اگر کسی جگہ دفینہ کے بارے میں صحیح معلومات درکار ہوں اور عامل کو از خود یہ اندازہ نہ ہو پارہا ہو کہ دفینہ کس جگہ ہے تو اس عمل پر تجربہ کریں۔ عروج ماہ سے اس عمل کو شروع کریں اور روزانہ چالیس مرتبہ درود غوثیہ پڑھیں اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود اعلیٰ پڑھیں، اس عمل کو پچاس راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ عمل کے دوران چار سیاہ پوش آئیں گے اور پوچھیں گے کہ اے ابن آدم! تو نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ عامل بتادے کہ مجھے اس مقام پر دفینے کی تلاش ہے، اس بارے میں میری مدد کریں، وہ سیاہ پوش دفینے کی جگہ کی رہنمائی کریں گے۔ عامل کو ان سیاہ پوش سے یہ بھی کہنا چاہئے کہ یہ دفینہ مجھے بخش دیں اور اس کو نکالنے میں میری مدد کریں وہ جگہ رہنمائی کرکے اور مدد کرنے کا وعدہ کرکے چلے جائیں گے اس کے بعد عامل جب دفینہ نکالنے کی کوشش کرے گا تو جنات وغیرہ کسی طرح کی مزاحمت نہیں کریں گے اور بآسانی دفینہ باہر آجائے گا۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ دفینے کے تین حصے کرکے ایک حصہ خود رکھے، ایک صاحب خانہ کو دے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے۔

درود غوثیہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

درود اعلیٰ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ عَالِي الْقَدْرِ عَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

طریقہ: (۳۶) دفینہ کی جگہ معلوم کرنے کے لئے روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ۲۰ دنوں تک جاری رکھیں، دوران عمل یا عمل کے آخری دن ۴ فرشتے حاضر ہوں گے اور سلام کرنے کے بعد پوچھیں گے کہ عامل تو نے کیوں اس عمل کی زحمت اٹھائی اور ہمیں کیوں زحمت دی۔ عامل کو چاہئے کہ ان کو صاف صاف بتادے کہ وہ اس مقام پر جو دفینہ ہے اس کی نشاندہی چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ دفینہ اس کو مل جائے۔ فرشتے صحیح جگہ کی نشاندہی کردیں گے اور وہاں جو جنات پہرے پر ہوں گے ان کو بھی بتادیں گے عامل کو چاہئے کہ اس جگہ پر اچھی طرح نشان لگالے اور دفینہ نکالنے میں تاخیر نہ کرے۔ فرشتے نشاندہی کرتے ہی واپس چلے جاتے ہیں اور اگر عامل کے ذہن سے وہ جگہ نکل جائے تو پھر دوبارہ عمل کرنے سے بھی فرشتے دوبارہ حاضر نہیں ہوتے، اس لئے عامل کو چاہئے صبح اٹھتے ہی اس جگہ پر نشان لگالے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر دفینہ نکالنے کی کوشش شروع کردے، کامیابی ملنے پر اس کا ۳۳ فیصد حصہ غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کرے تاکہ دفینہ کے وبال سے محفوظ رہے۔

طریقہ: (۳۷) جب چاند منزل رشا میں ہو اس وقت اس مکان میں رات گزارے جہاں دفینہ کا گمان ہو اور اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

غ غ غ غ غ غ غفور غ غ غ غ غ غ غ غ غنی غ غ غ غ غ غ غ غ غفار غ غ غ غ غ غ غافر

اور رات کو سونے سے پہلے چار ہزار نو سو اٹھانوے مرتبہ (۴۰۹۸) مرتبہ یہ اسمائے الٰہی پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ "یَا غَفُوْرُ یَا غَنِیُّ یَا غَفَّارُ یَا غَافِرُ. انشاء اللہ دفینہ کی صحیح جگہ کی رہنمائی خواب میں حاصل ہوجائے گی اور دفینہ نکالنے میں کوئی دقت نہیں آئے گی۔

طریقہ: (۳۸) نوچندی اتوار کو ساعت شمس میں سورۂ شمس ۴۰ مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سوا کلو سرسوں پر دم کرکے اس کمرے میں ڈال دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، کمرے میں ہر طرف پھیلادیں اور رات کو کمرہ بند کرادیں۔ صبح کو دیکھیں انشاء اللہ سرسوں اس

جگہ سٹ جائے گی جہاں دفینہ ہوگا، اس کے بعد عامل اسی جگہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرے، ان شاء اللہ کامیابی ملے گی۔

طریقہ: (۳۸) دس دن تک روزانہ ۱ ہزار مرتبہ "اللہ الصمد" پڑھیں، اول و آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں، گیارہویں دن ایک سفید مرغے کی گردن میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں اور مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، ان شاء اللہ مرغا اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٨	دعا	باد	ا
ع	ی	ن	ن د
س	او	دع	ع
ع س	ہ	عہ	٩٨٠

طریقہ: (۴۰) عامل کو چاہئے کہ سات ہزار مرتبہ روزانہ "اللہ الصمد" پڑھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے، ان شاء اللہ سات دن کے اندر خواب میں دفینے کی مخصوص جگہ کی رہنمائی ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

عہ د	عہ م و	س و	اللہ ع
٨۴	دع	سہ	ا
٨ ع	٢ و	٢٨	٢
٣ د	ا	دع	او

طریقہ: (۴۱) ۱۱ دن تک عشاء کی نماز کے بعد روزانہ گیارہ ہزار مرتبہ "الیس اللہ بکاف عبدہ" پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ۱۲ ویں رات اس جگہ کی مٹی اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور گیارہ سو مرتبہ "الیس اللہ بکاف عبدہ" پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ان شاء اللہ خواب میں جگہ کی نشاندہی ہوگی، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر نشان لگا دیں اور ۷ دن کے اندر اندر حسب قاعدہ دفینے کو نکال لیں اور حسب شرائط خرچ کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٨٧	٩٠	٩۴	٨٠
٩٣	٨١	٨٦	٩١
٨٢	٩٦	٨٨	٨٥
٨٩	٨۴	٨٣	٩٥

طریقہ: (۴۲) جس جگہ دفینے کا گمان ہو وہاں کی مٹی اپنے تکیہ میں رکھیں اور گیارہ دن تک صبح کو جب آنکھ کھلے اپنا منہ ڈھانپ کر گیارہ سو مرتبہ "الف الف" پڑھیں، اول و آخر صرف ایک بار درود شریف پڑھیں، ان شاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر دفینے کی جگہ کا سراغ مل جائے گا، عجیب و غریب عمل ہے، یہ عمل کبھی کسی کو مایوس نہیں کرتا۔

طریقہ: (۴۳) سوتی کپڑا جو کسی کنواری لڑکی نے اپنے ہاتھوں سے بنا ہو، اس کو سنیچر کے دن مینڈک کے خون سے رنگ لیں، پھر ایک چراغ مٹی کا لے کر اس میں سرسوں کا تیل بھر لیں، اور مندرجہ ذیل نقش پر خون سے رنگا ہوا کپڑا چڑھا کر فتیلہ بنا لیں اور اس چراغ میں جلائیں، چراغ کے سامنے چنبیلی کے پھول اور بتاشے رکھ دیں اور چراغ کے روبرو بیٹھ کر ۲۱۷ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٩١٩	٩١۴	٩٢١
٩٢٠	٩١٨	٩١٦
٩١٥	٩٢٢	٩١٧

فتیلہ روشن کرکے چراغ کی طرف دیکھتے ہوئے ۲۱۷ بار سورۂ کوثر پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک حبشی بچہ حاضر ہوگا، اس سے پوچھیں دفینہ کس جگہ ہے وہ نشاندہی کر دے گا اور نشاندہی کرکے چلا جائے گا۔ اگر کوئی بات پھر معلوم کرنی ہو تو اس عمل کو اگلے دن پھر دوہرائیں وہ پھر حاضر ہوگا اور وضاحت کرے گا اور صحیح جگہ کی طرف عامل

کی رہنمائی کرے گا۔

طریقہ: (۴۴) دیسی سفید مرغ کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں اور مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، جس وقت مرغ کو چھوڑ دیں تو اس وقت لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھتے رہیں۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ انشاء اللہ مرغا وہیں جاکر بیٹھے گا جہاں دفینہ گڑا ہوگا، نشاندہی ہوجانے پر حسب قاعدہ دفینہ نکال لیں اور حسب شرائط اس کو استعمال کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا	اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا	اِنَّكَ اَنْتَ	الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ
۵۲۳	۲۸۹	۳۹۳	۲۶۳
۲۸۸	۵۲۰	۲۶۶	۳۹۴
۲۶۵	۳۹۵	۲۸۷	۵۲۱

طریقہ: (۴۵) رب العالمین کا ایک صفاتی نام "باطن" ہے اور یہی صفاتی نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اگر عامل یہ چاہتا ہو کہ خواب میں اس کو یہ نشاندہی ہوجائے کہ دفینہ کہاں ہے تو اس کو چاہئے کہ اس مکان میں جہاں دفینہ کا گمان ہو رات گزارے اور رات کو سوتے وقت یہ پڑھے۔ یَابَاطِنُ عَلِّمْنِیْ وَاَخْبِرْنِیْ بِحَقِّ سَیِّدِنَا بَاطِنُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ. تین ہزار مرتبہ پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سوجائے، انشاء اللہ خواب میں صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقہ: (۴۶) جب چاند منزل بلدہ میں ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر اس کو سفید دیسی مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس نقش کے ذریعہ دفن شدہ جادو کی بھی نشاندہی ہوسکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

طریقہ: (۴۷) دفینہ اور محافظ دفینہ دیکھنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ ایک نقش پالتو کبوتر کے خون سے مندرجہ ذیل طریقے سے تیار کریں، پھر اس کو کچھ دیر سائے میں رکھیں، یہاں تک کہ حروف خشک ہوجائیں، پھر اس کو مٹی کی کوری ہانڈی میں ڈال دیں یہاں تک جل کر راکھ بن جائے پھر اس راکھ کو سرمہ اصفہانی کے ساتھ عرق گلاب میں ڈال کر کھرل کریں اور اس میں تھوڑا سا آب زر بھی ملالیں، خوب کھرل کرتے وقت اجب یااسرافیل بحق الف لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں، اسکے بعد اس سرمہ کو جو تیار ہوچکا ہوگا کسی شیشی میں رکھ لیں، جب کسی جگہ دفینہ اور اس کے محافظین کا مشاہدہ کرنا ہو تو یہ سرمہ آنکھوں میں لگاکر رات کو اس جگہ پہنچیں اور اندھیرا کردیں اور الف سے شروع ہونے والا اسم ذات الٰہی "یااللہ" لاتعداد مرتبہ پڑھیں، چند منٹ کے بعد زیر زمین دبا ہوا دفینہ صاف دکھائی دے گا، گھر کے جس حصے میں ہوگا اسی حصہ میں دکھائی دے اور اس پر جو بلائیں موجود ہوں گے وہ بھی نظر آئیں گے، عامل کو ڈرنا نہیں چاہئے، مشاہدے کے بعد مکمل تیاری کے ساتھ دفینے کو نکال لینا چاہئے۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
و	و	و	و	و	و	و
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج

طریقہ: (۴۸) عامل کو چاہئے کہ جس گھر میں دفینہ ہو وہاں ایک رات گزارے ہر رات کو ایک ہزار دو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

BOOK'S GROUP

عامل کو چاہئے کہ دو نقش سورۂ اخلاص کے تیار کرے، ایک نقش عامل اپنے گلے میں ڈال لے اور ایک نقش بالکل سیاہ مرغ کے گلے میں ڈال دے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرے، جب نقش مرغ کے گلے میں ڈال دے تو لاتعداد مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا شروع کرے، انشاءاللہ چند منٹ کے بعد ہی مرغا کسی جگہ جا کر بیٹھ جائے گا، بس سمجھ لیں کہ اسی جگہ دفینہ ہے۔ اگر دفینے پر جنات کا زبردست پہرہ ہوگا تو مرغا مر بھی سکتا ہے، اگر مرغا مر جائے تو عامل کو بہت احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔

سورۂ اخلاص کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

طریقہ: (۴۹) جنات سے دفینہ کی جگہ معلوم کرنے کے لئے عروج ماہ میں تین روزے رکھے، تیسرے دن افطار کے بعد اس جگہ پہنچ جائے جہاں دفینے کا گمان ہو، وہاں جا کر لوبان کی دھونی دے، اس کے بعد ایک کاغذ پر بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ حشر لکھے اور ان کے نیچے یہ نقش اسی طرح لکھے، اس کے نیچے لکھے برائے نشاندہی دفینہ بحق حضرت سلیمان علیہ السلام، نیچے کچھ جگہ برائے جواب خالی چھوڑ دے، اس کے بعد یہ آیت پڑھے، نقش اس طرح بنے گا۔ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○

نقش کو لگاتے وقت یہ پڑھے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ اگلے دن نقش کھول کر دیکھے، انشاءاللہ جنات کی طرف سے اس پر جواب تحریر ہوگا۔

طریقہ: (۵۰) اگر کسی جگہ خزانہ کی صحیح تحقیق کرنی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لائیں کہ جو ہو تو پھل والا لیکن اس پر ابھی تک ایک بار بھی پھل نہ آیا ہو، اس لکڑی پر خاتم غزالی کے حروف لکھیں اور سات مرتبہ حرف ح لکھیں، پھر جس جگہ خزانہ ہو وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں اور دھنئے کی دھونی دیں اور ۲۱ بار دعوت برہتیہ پڑھیں اور ہر بار مؤکل کو حکم دیں کہ اس لکڑی کو جہاں دفینہ ہو وہاں کھڑی کر دیں، کچھ دیر کے بعد وہ لکڑی وہاں کھڑی ہو جائے گی، لکڑی جہاں کھڑی ہو جائے عامل کو چاہئے کہ وہاں سے خزانہ نکال لے۔ اگر خزانہ نکالتے وقت جنات مزاحمت کریں اور رکاوٹیں ڈالیں تو عامل کو چاہئے وہاں لوبان کی دھونی دے اور اسماء برہتیہ کو پڑھ کر مؤکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو وہاں سے ہٹا دیں اور رکاوٹوں کو دور کر دیں، انشاءاللہ کچھ ہی دیر کے بعد رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی اور جنات وہاں سے ہٹ جائیں گے اور خزانہ بہ آسانی باہر آ جائے گا۔ یہ ایک حیرتناک عمل ہے اور اس عمل کے ذریعہ دسیوں عاملین نے خزانہ نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

جن عاملین نے اسماء برہتیہ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو ان کو اس عمل میں بھرپور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

طریقہ: (۵۱) اس نقش کو سفید دیسی مرغے کی گردن میں باندھ دیں اور اس کو اس جگہ پر چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاءاللہ مرغا اس جگہ پر بیٹھ جائے گا جہاں کچھ دبا ہوا ہوگا، خزانہ کے علاوہ مدفونہ جادو کی بھی یہ نقش نشاندہی کرتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۶۹	۹۵۸۳	۹۵۸۰	۹۵۷۷
۹۵۸۱	۹۵۷۶	۹۵۷۰	۹۵۸۲
۹۵۷۵	۹۵۷۸	۹۵۸۵	۹۵۷۱
۹۵۸۴	۹۵۷۲	۹۵۷۳	۹۵۷۹

طریقہ: (۵۲) اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ خود ہی کسی بھی رات کو خواب

BOOK'S GROUP

میں رہنمائی ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ○

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَعِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	لَا يَعْلَمُهَا	إِلَّا هُوَ
۱۸۹	۴۲	۱۳۶	۱۳۹۰
۴۱	۱۸۶	۱۳۹۳	۱۳۷
۱۳۹۲	۱۳۸	۴۰	۱۸۷

طریقہ: (۵۳) اس نقش کو سفید مرغ کے گلے میں ڈال کر مرغ کو جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، مرغا اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں دفینہ موجود ہوگا۔

۷۸۶

یَا عَلِیْمُ	۱۱۰۵	۶۳	یَا خَبِیْرُ
۶۴	۸۱۱	۱۵۱	۱۱۰۴
۸۱۰	۶۱	۱۱۰۷	۱۵۲
یَا ظَاہِرُ	۱۵۳	۸۰۹	یَا بَاطِنُ

طریقہ: (۵۴) علمائے فن فرماتے ہیں کہ کسی جگہ دفینے کا شبہ ہو لیکن لوگوں کو وہاں کے بارے میں یہ یقین کرنا چاہئے کہ یہاں دفینہ ہے بھی یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بالکل کتھئی رنگ کا بکرا قربان کریں اور اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے، اس کا گوشت غریبوں میں بٹوا دیں، اس کے بعد آکاش بیل کی وہاں دھونی دیں (یہ بیل عام عام طور پر بیری اور کیکر کے درختوں پر پھیلتی ہے) دھونی دیتے وقت ان عزیمتوں کو ایک سو دس مرتبہ پڑھیں۔ اذانوھاش۔ اذاھوھاش۔ اذاھوھاش۔ اذاھوھاش۔ بہاذواذاشاس۔ بہاھواداشاش۔ بہاھواداشاش۔ بہاھواداشاس۔ بااداہو باداھو۔ یااداھو۔ اھو

بادر ذاتیل۔ اللّٰھم ارنی ذلیۃ رمیۃ واخزلھا وابۃ العذاب من حیث لا یحتسب وخذہ اخذ عزیز مقتدر۔ اللّٰھم انک غنی عن الاعوان اللّٰھم عنہ الظالم وفی الناصر وانت المطلع العالم العدل الحکیم۔ اللّٰھم ارنی فلانا الظالم عدک قد کفر نعمتک وما شکرھا وترک ابات العدل وماذکرھا الھمآء حلمک ولعدی علینا ظلما وعدوانا فخذ بناصیہ واجعلنا منصور بن علیہ انک ماتشاء قدیر۔ اللّٰھم فسنت غضدہ وقلل عددہ واھلم ارکانہ واخذ لاعوانہ وشتت جمعہ واعدم سلطانہ وابطل برھانہ وزلزل اقدامہ وارعب قلبہ ورکبہ علی منخرہ واجعل کیدہ فی نحرہ واستدرجہ من حیث لا یعلم۔

ایک کالے رنگ کی بلی اس وقت یہاں چھوڑ دیں، اگر وہاں دفینہ ہوگا تو بلی عجیب عجیب حرکتیں کرے گی، کبھی ناچے گی، کبھی قلابازیاں کھائے گی، کبھی روئے گی، کبھی ہنسے گی اور کبھی اچھل کود کرے گی، لیکن وہاں سے ہٹانے سے بھی نہیں ہٹے گی اور اگر وہاں دفینہ نہیں ہوگا تو بلی وہاں سے بھاگ جائے گی۔ دھونی اتنی دیں کہ وہاں دھواں پھیل جائے۔ عزیمت کے اول آخر میں درود شریف نہ پڑھیں۔

طریقہ: (۵۵) جس مکان میں دفینہ کا گمان ہو وہاں روزانہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد دس ہزار مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" پڑھیں، اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ کوئی بزرگ خواب میں آکر صحیح جگہ کی رہنمائی کریں گے۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔

طریقہ: (۵۶) اس نقش کی زکوۃ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ روزانہ "یااللہ" ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور روزانہ ۱۲۵ مرتبہ مندرجہ ذیل نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، گولیاں روزانہ بنائیں، دریا میں سات دن کی یا ۱۰ دن کی اکٹھی بھی ڈال سکتے ہیں۔ جب دفینہ کی معلومات کرنی ہو تو جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں سو جائیں اور رات کو سونے سے پہلے ایک ہزار مرتبہ "یااللہ" پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں، نقش کے خانہ میں زکوۃ ادا کرتے وقت کچھ نہ لکھیں لیکن جب دفینہ کی معلومات کے لئے نقش لکھیں تو سولہواں خانہ میں "برائے معلومات دفینہ" لکھ دیں انشاء اللہ خواب میں موکل آکر دفینے کی صحیح جگہ۔

کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٩	٢٢	١٩	١٦
٢٠	١٥	١٠	٢١
١٣	١٧	برائے معلومات دفینہ	١١
٢٣	١٢	١٣	١٨

طریقہ: (۵۷) جس مکان میں دفینے کا گمان ہو اس کی آخری چھت پر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر یہ لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، یا خابحقِ یا بکتیل۔ اس عبارت کو لکھنے کے بعد اس کمرے میں آجائیں جہاں دفینے کا گمان ہو اور دو رکعت نفل قضاء حاجت کی نیت سے پڑھیں، اللہ سے دعا کریں کہ وہ دفینے کی صحیح جگہ کی نشاندہی میں غیبی مدد کرے، اس کے بعد مذکورہ کلمات کو ۷۰ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جو تحریر چھت پر بیٹھ کر لکھی تھی اس کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور کسی سے بات کئے بغیر تنہائی اختیار کر کے سو جائیں، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کر دے گا، کبھی کبھی مؤکل آکر عامل کو اٹھا کر بھی نشاندہی کرتا ہے، ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۵۸) جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں عامل جائے اور گھر میں داخل ہونے کے بعد گھر کا دروازہ بند کر کے مراد ہے مین گیٹ، دروازہ پر عامل اس طرح کھڑا ہو کہ اس کا رخ دروازے کی طرف ہو، عامل یہاں کھڑے ہو کر ایک مرتبہ اذان پڑھے اور گیارہ مرتبہ سورۂ قریش پڑھے اور تین مرتبہ تالیاں بجادے۔ (واضح رہے کہ اس وقت درود شریف نہیں پڑھنا ہے)

اس کے بعد عامل مکان کے اس حصے میں پہنچے جہاں دفینہ کا شبہ ہو، وہاں وہ ایک چٹائی بچھائے، اس چٹائی پر بیٹھ کر قبلہ رو ہو کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورۂ یٰسین پڑھے اس طرح کہ ہر مبین پر ایک بار سورۂ مزمل پڑھے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ہر مبین پر پہنچے بھی لوٹے اور ہر بار سورۂ یٰسین شروع سے پڑھے، جب ساتوں مبین تک وہ بدستور سورۂ مزمل پڑھتا رہے تو پھر آٹھویں بار سورۂ یٰسین کو شروع سے آخر تک پڑھے، ختم سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ایک ہی نشست میں تین بار کرنا ہے، اس کے بعد عامل کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، نیت صحیح نشاندہی کی رکھے، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر پہلی نظر بس عامل ہی ڈالے، کوئی اور دیکھے گا تو اس کی بینائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ رہے گا، جہاں دفینہ ہوگا وہ جگہ پانی سے بھیگی ہوئی ہوگی یا وہ جگہ دھنس گئی ہوگی یا اس جگہ پر ابھار ہو گیا ہوگا، بس اس کے بعد عامل اپنی کارروائی کرے، غیبی مدد انشاء اللہ شامل حال رہے گی اور تھوڑی محنت کے بعد دفینہ نکل آئے گا۔

طریقہ: (۵۹) دیسی مرغی کے چار انڈے خالی کر کے ا ب ج د کی اضمار ان پر لکھیں، ایک انڈے پر حرف الف کی اضمار لکھیں، دوسرے پر حرف ب کی تیسرے پر حرف ج کی اور چوتھے انڈے پر حرف د کی، پھر ان چاروں انڈوں کو کسی بھی طرح کسی دیسی سفید مرغ کے گلے میں ڈال کر جہاں دفینے کا اندازہ ہو وہاں چھوڑ دیں۔ مرغ صحیح جگہ پر جا کر کھڑا ہو جائے گا اور زمین پر اپنی چونچ بار بار مارے گا، سمجھ لیں کہ خزانہ اسی جگہ ہے۔

حرف کی اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلِکُ الْعَظِیْمُ الشبۃ طھطائیلُ الرَّئِیْسُ الْاَکْبَرُ وَاَسْرِعْ بحقِ ھمہ ھمہ بھون بھون شبکل سلخوا اَجِبْ واھبطْ تَمَثَّلْ لِیْ بِصُوْرَۃٍ حَسَنَۃٍ الوحا العجل۔

حرف ب کی اضمار یہ ہے۔ اَجِبْ یاخادِمُ حرفِ الْبَاءِ الشبدحر ھتائیلْ بَلْبَس لیج ھیلج ذی النُّوْرِ الْاَمْعْ ذی الْاٰلَاءِ وَالْکِبْرِیَاءِ۔

حرف ج کی اضمار یہ ہے۔ لیصف لھلطفلھلج احوج موجود سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ اَجِبْ اَیُّھَا الْمَلِکُ طغیائیلُ الوحا العجل الساعہ۔

حرف د کی اضمار یہ ہے۔ لیصف ھیطلف ھیطلف نھالیج اَجِبْ اَیُّھَا الملک بارک اللّٰہ فیک۔

طریقہ: (۶۰) عامل کو چاہئے کہ وہ اسم "خبیر" کی زکوٰۃ ادا کرے اس طریقے سے۔

FREE AMLIYAAT ... .com
http://

زکوٰۃ اصغر الصغائر، روزانہ ۲۰۱ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۴۰۶ مرتبہ ۴۰ دن، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۸۱۲ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ کبیر ۳۲۴۸ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اکبر ۱۲۹۹۲ مرتبہ ۴۰ دن تک روزانہ پڑھیں، اس طرح ۲۰۰ دن کی ریاضت کے بعد عامل "یاخبیر" کا عامل ہوجائے گا، جب کسی جگہ دفینے کی تحقیق کرنی ہو تو عامل کو چاہئے کہ یاخبیر کا نقش اپنے گلے میں ڈالے، نقش کے نیچے یاخبیر کے مؤکل کا نام لکھے اور یاخبیر کا ذکر تین بار پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر دفینے کی جگہ کی نشاندہی بھی کرے گا اور دفینہ نکالنے میں عامل کی غائبانہ مدد بھی کرے گا۔

یاخبیر کا ذکر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْخَبِیْرُ الْمُطَّلِعُ عَلٰی خَفَایَا الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ لِلْعَالَمِ بِدَقَائِقِ عِلْمِکَ الْقَابِضِ اِلٰی بَاطِنِ خَفَایَا کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ عَالَمِ الشَّھَادَۃِ وَالْجَبَرُوْتِ اَسْئَلُکَ بِجَبَرِیَۃِ اَحَاطَتِکَ بِوَطَنِ الْمَوْجُوْدَاتِ فَلَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ وَّلَا تَنْشَقُّ حَبَّۃٌ اِلَّا وَقَدْ اَحَاطَ بِھَا نَفَرْنَا الْمَنِیَاتِ اَسْئَلُکَ اَنْ تَکْشِفَ عَنْ قَلْبِیْ حِجَابَ الظُّلُمٰتِ فِیْ مَنْزِلِ اَنْوَارِ الْمُرَاقَبَۃِ لِیَکُوْنَ خَبَرُ وَالْاَسْرَارِ صِفَاتِکَ مُتَھِجًا بِشُھُوْدِہٖ ذَاتِکَ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ فِیْ حَکْبِکَ الْحَصِیْنِ لِاٰمِنَ بِہٖ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ وَالْمَوْطِنِ لِتَطْمَئِنَّ نَفْسِیْ بِذَالِکَ اَللّٰھُمَّ اَحْرِسْنِیْ بِعَیْنِکَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ بِرُکْنِکَ الَّذِیْ لَا یُضَامُ یَا اَللّٰہُ یَاخَبِیْرُ بِالْعِبَادِ۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۵	۲۰۹	۲۰۶	۲۰۲
۲۰۷	۲۰۱	۱۹۶	۲۰۸
۲۰۰	۲۰۳	۲۱۸	۱۹۷
۲۱۰	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۵

طریقہ: (۶۱) اسم مُقَدِّمُ اور اسم مؤخر کے نقش ذوالکتابت بنا کر سفید مرغ کی دونوں ٹانگوں میں باندھ دیں اور مرغ کو جائے وقت پر چھوڑ دیں، انشاء اللہ مرغ صحیح جگہ پر جاکر بیٹھ جائے گا۔

اسم مُقَدِّمُ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مق	د	م
۵	۳۹	۳۲	۱۳۹
۳۸	۲	۱۴۲	۳۳
۱۴۱	۳۴	۳۷	۳

اسم مؤخر کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مو	خ	ر
۶۰۱	۱۹۹	۳۲	۴۵
۱۹۸	۵۹۸	۴۸	۳۳
۴۷	۳۴	۱۹۷	۵۹۹

طریقہ: (۶۲) اسم ظاہر اور اسم باطن کے دو نقش بنائیں اور سفید مرغ کے دونوں ٹانگوں پر باندھ دیں، مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو اور ایک طرف بیٹھ کر قرآن حکیم کی یہ آیت لاتعداد مرتبہ پڑھیں۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ سات مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس آیت کا ورد کریں۔ نقش الظاہر کا یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ظا	ہ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۹۰۳	۳۳
۹۰۲	۳۴	۱۹۷	۴

الباطن کا نقش یہ ہے۔

FREE AMLIYAT BOOK'S GROUP

۷۸۶

ال	ہا	ط	ن
۱۰	۳۹	۳۲	۲
۴۸	۷	۵	۳۳
۳	۳۴	۴۷	۸

طریقہ: (۶۳) اگر عامل روزانہ "یاھادی" سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنائے، اس کے بعد وہ یاہادی کا نقش زدالکتابت اپنے گلے میں ڈال کر اس مکان میں گھومے جہاں دفینہ کا گمان ہو تو عامل جب صحیح جگہ پر قدم رکھے گا تو اس کے پاؤں جلنے لگیں گے، بس وہاں نشان لگا دینا چاہئے اور اس کے بعد حسب قاعدہ دفینہ نکالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ہا	د	ی
۵	۹	۳۲	۵
۸	۲	۸	۳۳
۷	۳۴	۷	۳

طریقہ: (۶۴) اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہے کہ اس کے مکان میں اگر دفینہ ہے تو مکان کے کس حصے میں ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزانہ "الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس حساب سے ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔ اس کے بعد ۲ نفل قضاء حاجت کی نیت سے پڑھے اور ۷۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ پڑھ کر رات کو سو جائے، نیت دفینے کی رکھے، انشاء اللہ موکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کردے گا اور دفینہ نکالنے کا طریقہ بھی بتادے گا، مجرب عمل ہے۔

طریقہ: (۶۵) جو شخص روزانہ "یاظاھر" ۱۱۰۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، اس کا ضمیر روشن ہوجاتا ہے۔ اگر پابندی سے اس اسم الٰہی کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھے تو کسی بھی مکان میں داخل ہوتے ہی اس کے قلب پر یہ بات وارد ہوجاتی ہے کہ اس مکان میں کس طرح کے اثرات ہیں۔ اسم ظاہر کا عامل کسی بھی مکان کی مٹی سونگھ کر بھی یہ بتا سکتا ہے کہ مکان کس طرح کا ہے اور اس مکان میں دفینہ ہے یا نہیں۔ عامل کو اگر مٹی میں کسی طرح کی بدبو آتی ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مکان میں جنات ہیں اگر ملتانی کی سی بو آتی ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مکان کی بندش کی گئی ہے یا سحر دبایا گیا ہے، اگر مٹی سے زیرے کی سی یا دار چینی کی سی بو آتی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس مکان میں دفینہ ہے وغیرہ۔ یاظاہر کی زکوٰۃ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھ کر بھی ادا کی جاتی ہے لیکن ماہرین عملیات کا فرمانا ہے کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ عامل عمر بھر روزانہ "یاظاہر" کا ورد ۱۱۰۶ مرتبہ رکھے اور بغیر کسی بڑے عذر کے اس میں ناغہ نہ کرے

دفینے کی نشاندہی کے لئے عامل کو چاہئے کہ جس مکان میں گمان ہو کہ وہاں دفینہ ہے وہاں رات گزارے اور عشاء کی نماز کے بعد دو نفل قضاء حاجت پڑھ کر دعا کرے اور پھر مصلے ہی پر بیٹھ کر ۱۱ ہزار مرتبہ "یاظاہر" پڑھے اور گیارہ سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

أَجِبْ يَالوزائيلُ بِحَقِّ ظَاهِر بِحَقِّ يَاظَاهِرُ سُبْحَانَكَ أَنْتَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ وَالْمُظْهِرُ يَاظَاهِرُ. انشاء اللہ رات کو موکل صحیح جگہ کی نشاندہی خواب میں کرے گا اور دفینہ نکالنے کے لئے غائبانہ مدد کرے گا۔ اگر جنات کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوگی تو موکل اس رکاوٹ کو دور کرے گا۔ دفینہ نکالتے وقت یاظاہر کا نقش عامل اگر اپنے گلے میں رکھے اور مذکورہ عزیمت اگر پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۹	۲۸۲	۲۷۹	۲۷۶
۲۸۰	۲۵۵	۲۷۰	۲۸۱
۲۷۳	۲۷۷	۲۸۴	۲۷۱
۲۸۳	۲۷۲	۲۷۳	۲۸۸

طریقہ: (۶۶) جس جگہ خزانہ ہو، عامل رات وہاں گزارے عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں سوئے، ۲۴ گھنٹے پہلے گوشت کھانا چھوڑ دے، عشاء کے بعد مصلے پر بیٹھ کر سورۂ یٰسین اس طرح پڑھے سورۂ یٰسین میں ۷ مبین ہیں، ہر مبین پر اس عزیمت کو تین بار پڑھتا

اس عمل میں کسی بھی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں، ہر مبین پر رکیں، یہ عزیمت پڑھیں اور آگے بڑھ جائیں۔ اس عمل سے پہلے ہی عامل اپنے گلے میں سورۂ یٰسین کا نقش ڈالے، انشاءاللہ موکل کے ذریعہ دفینے کی صحیح جگہ نشاندہی ہوگی اور دفینہ نکالتے وقت عامل کو کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، دفینے کے مال کی تقسیم عدل وانصاف کے ساتھ ہونی چاہئے ورنہ عامل اور صاحب مکان دونوں نقصان اٹھائیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ سُبْحٰنَ الْمُنَوِّرِ عَنْ کُلِّ مَدْیُوْنٍ سُبْحٰنَ الْمُفَرِّجِ عَنْ کُلِّ مَحْزُوْنٍ سُبْحٰنَ النَّاصِرِ عَنْ کُلِّ مَظْلُوْمٍ سُبْحٰنَ الْمُخَلِّصِ عَنْ کُلِّ مَسْجُوْنٍ سُبْحٰنَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ سُبْحٰنَ الْمُھَیْمِنِ اَمْرُھٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ○ فَسُبْحَانَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○

ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگرچہ ایک ہی رات میں کامیابی مل جاتی ہے لیکن تین راتوں کے ارادے سے اس عمل کو شروع کرنا چاہئے، البتہ پہلی یا دوسری رات میں کامیابی مل جانے پر عمل کو ترک کر دینا چاہئے، ۲۴ گھنٹے پہلے ہر طرح کا گوشت چھوڑ دیں اور عمل جاری رکھنے تک ہر طرح کے گوشت سے پرہیز ہی رکھیں۔

سورۂ یٰسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۴۲	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۵۹

طریقہ: (۶۷) پابندی کے ساتھ اس درود شریف کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنے والے کی چھٹی حس بہت بڑھ جاتی ہے، ایسا شخص اگر کسی گھر میں داخل ہو تو اس کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس گھر میں دفینہ ہے یا نہیں۔ اگر ایسا عامل اس درود کو پڑھتے ہوئے گھر کے ہر حصے میں چکر لگائے تو جس جگہ دفینہ ہوگا وہاں پہنچ کر عامل کے جسم میں ایک طرح کا کرنٹ لگے گا، اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ دفینہ کہاں ہے، پھر حسب قاعدہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرنی چاہئے۔

یہ درود، درود کشف کے نام سے مشہور ہے اس درود کا ورد رکھنے والے عامل کی چھٹی حس تیر کی طرح کام کرتی ہے اور اس کے قلب پر کشف والہام کی بارشیں بروقت ہوتی ہیں۔

درود کشف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَکَاشِفِ الْاَسْتَارِ وَکَاشِفِ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ الْاَنْوَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَعْدِنَ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَاشِفَ الْاَسْتَارِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا کَاشِفَ الْاَسْرَارِ اِکْشِفْ غَیْبِیْ اِکْشِفْ قَلْبِیْ اِکْشِفْ صَدْرِیْ یَا کَاشِفُ الْاَسْرَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خُذْ بِیَدِیْ اَغِثْنِیْ وَاَغِثْنِیْ یَا صَادِقُ مَصْدُوْقٌ قَوْلُکَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَیْہِ حَاجَۃٌ فَلْیُکْثِرْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّھَا تَکْشِفُ الْھُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْکُرَبَ وَتُکْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِی الْحَوَائِجَ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

طریقہ: (۶۸) سات مسجدوں کا پانی لائیں، پھر ان کو ایک برتن میں کر لیں، روزانہ سات راتوں تک عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین شروع کریں، سات مبین آئیں گے ہر مبین پر "یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ۱۰۰ بار پڑھیں (کسی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں) آخر میں ایک بار سورۂ یٰسین سیدھے سادے طریقے سے پڑھیں، ختم سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر مبین پر جب "یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ۱۰۰ بار پڑھ لیں تو پانی پر دم کر دیں۔ روز کے روز یہ پانی اس مکان کے جس حصے میں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھڑک دیا کریں، انشاءاللہ اس دوران یا سات دن کے بعد اس جگہ پر شگاف پڑ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

طریقہ: (۶۹) "یَا عَلِیْمُ" کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں، جمعہ کے دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ "یَا عَلِیْمُ" ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۶ راتوں تک، ایک دن کی بھی ناغہ نہ کریں، ساتویں

شب جو جمعہ کی شب ہوگی، دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور تصور دفینے کی جگہ کا رکھیں، نقش سے فارغ ہو کر اللہ سے دعا کریں کہ وہ دفینے کی جگہ کی رہنمائی فرمادے، اس کے بعد پندرہ سو مرتبہ "یا علیم" پڑھ کر اول آخر درود شریف کے ساتھ کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں، انشاءاللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دفینہ کی جگہ کا اشارہ خواب میں ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

طریقہ: (۷۰) بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور ۴۱ مرتبہ درود شریف نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یا خبیر اخبرنی" پڑھیں اور اپنے بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں کی ہتھیلی پر یہ نقش لکھیں۔

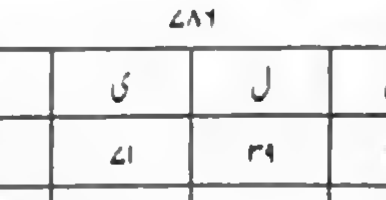

پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور یہ نیت رکھیں کہ دفینے کی صحیح جگہ کی رہنمائی ہو جائے، انشاءاللہ حیرتناک طریقے پر رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۷۱) "یا علیم علمنی من اسرار الغیب" سوتے وقت ۱۹۴۰ مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، مندرجہ ذیل نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں، انشاءاللہ موکل خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۵	۱۹۰۹	۳	۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۱۹۰۵
۱۷	۱۹۰۶	برائے نشاندہی دفینہ	۹	۱۳
۵	۱۴	۱۸	۱۹۰۷	۱
۱۹۰۸	۲	۶	۱۰	۱۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۵	۲۵	۳	۷
۴	۸	۱۲	۱۶	۲۱
۱۷	۲۲	۲۰	۹	۱۳
۵	۱۴	۱۸	۲۳	۱
۲۴	۲	۶	۱۰	۱۹

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

طریقہ: (۷۲) "دو نقش بنائیں" اور دونوں نقش الگ الگ آٹے میں گولی بنا کر سرخ رنگ کے مرغے کو کھلا دیں، اس کے بعد اس مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاءاللہ مرغا صحیح جگہ پر بیٹھ جائے گا۔ اگر مرغا مر جائے تو پھر دفینہ نکالنے کی غلطی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ جنات کا سخت پہرہ ہے، لیکن اگر مرغا زندہ رہے اور کم سے کم ۳ بار اسی جگہ پر بیٹھ جائے تو دفینہ حسب قاعدہ نکال لیں۔

دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP

۷۸۶

خ	ب	ی	ر
۱۱	۱۹۹	۲۰۱	۱
۱۹۸	۸	۴	۲۰۲
۳	۲۰۳	۱۹۷	۹

طریقہ: (۷۳) نوچندی جمعرات کو مشتری کی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر رکھیں، رات کو آنے پر اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور سونے سے پہلے ۱۱ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں اور تصور دفینے کی جگہ کا رکھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○ يَاعَلِيْمُ عَلِّمْنِي يَاخَبِيْرُ أَخْبِرْنِي يَارَشِيْدُ أَرْشِدْنِي يَامُبِيْنُ بَيِّنْ لِي بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَبِحَقِّ يَاعَلِيْمُ يَاخَبِيْرُ يَارَشِيْدُ يَامُبِيْنُ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۵ ااا ھ اا اا ۲

۲۶۵	۲۵۸	۲۶۳
۲۶۰	۲۶۲	۲۶۴
۲۶۱	۲۶۶	۲۵۹

طریقہ: (۷۴) گدھے کا خون، ہدہد، گائے کا پتہ، بجز بیے کی تہ بی اور لومڑی کی تلی، ان سب چیزوں کو خشک کر کے باریک پیس لیں، پھر ان چیزوں کا بخور اس جگہ پر دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو، نصف شب کے بعد دھونی دے کر سو جائیں اور اس جگہ کوئی نہ سوئے جہاں دفینہ کا گمان ہو صبح کو وہ جگہ پھٹ جائے گی جہاں دفینہ ہوگا انشاءاللہ۔

طریقہ: (۷۵) عامل اگر اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنا چاہے کہ کسی بھی گھر یا کسی بھی حویلی وغیرہ میں داخل ہوتے ہی اسے اندازہ ہو جائے کہ اس مکان میں کیا ہے، اثرات ہیں یا نہیں، دفینہ ہے یا نہیں، بندش ہے یا نہیں وغیرہ تو اس کو اسم الٰہی "یَابَاطِنُ" سے استفادہ کرنا چاہئے، اس کے لئے عامل کو یہ کرنا ہوگا کہ ہر مہینے قمر جب منزل بطین میں ہو تو اس کو "یَابَاطِنُ" چھ ہزار دو سو مرتبہ پڑھنا ہوگا، اول و آخر آٹھ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو لگاتار سات ماہ تک جاری رکھنا ہے، عمل کے اختتام پر ۸ غریبوں کو کھانا کھلائیں یا ۸ غریبوں کی مدد کرے اور آخری بار جب اس عمل کو کرے تو "یَابَاطِنُ" کا نقش لکھ کر اپنے دائیں بازوں پر باندھ لے یا اپنے گلے میں ڈال لے، انشاءاللہ باطن آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو جائے گا اور دولت بصیرت عطا ہوگی، اس کے بعد جب بھی کسی جگہ جائے گا حقیقت قلب پر کشف و الہام کی طرح برسے گی۔ اس کے بعد اگر کسی گھر میں دفینہ اور سحر مدفونہ کی نشاندہی کرنی ہو تو اس گھر کا پانی لے کر اس پر "یَابَاطِنُ" چھ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور اس پانی کو اس گھر کے سارے کونوں میں یا جس کمرے یا دالان میں شبہ ہو وہاں کے کونوں میں چھڑک دیں، یہ عمل نصف رات کے بعد کریں، اگلے دن وہاں سے زمین یا تو پھٹ جائے گی یا ابھر جائے گی جہاں دفینہ ہوگا انشاءاللہ۔

اسم الٰہی "یَابَاطِنُ" کا نقش اس طرح بنے گا، نیچے قرآن حکیم کی ایک آیت لکھی جائے گی۔

۷۸۶

ب	ا	ط	ن
۱۰	۴۹	۳	۰
۴۸	۷	۳	۴
۲	۵	۴۷	۸

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

دفینے کی تصدیق اور نشاندہی کے باقی فارمولے انشاءاللہ صنم خانہ عملیات کے مخصوص باب میں پیش کئے جائیں گے۔ دعا کریں کہ "صنم خانہ عملیات" جلد سے جلد مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے۔

ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ "صنم خانہ عملیات" روحانی عملیات کی سب سے بڑی اور عظیم کتاب بن کر منظر عام پر آئے گی اور دیر تک شائقین اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔

ناچیز حسن الہاشمی

☆☆☆

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوبارہ نفع ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

BOOK'S GROUP

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

فن عملیات سے متعلق چند سوالات

سوال از: سید ارشد ہادی ــــــــــ کنکل

پروردگار سے قوی امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت سے ہوں گے اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے اور خلق خدا یوں ہی آپ سے فیض پاتی رہے۔ آمین۔ چند سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ ازراہ شفقت آپ کے طلسماتی دنیا کے کسی قریبی شمارے میں جواب عطا فرمائیں۔

ایک شخص ہے جو باقاعدہ روحانی عامل ہے۔ اب وہ شوگر کا مریض ہو گیا ہے۔ انگریزی دوا کھاتا ہے تو کیا اس شخص کا انگریزی دوا کھانا عملیات کے کسی پرہیز جلالی و جمالی کو توڑ دیتا ہے؟ اگر انگریزی دوا کھانے سے پرہیز جلالی و جمالی میں خلل واقع ہوتا ہے تو پھر اس کا حل کیا ہے؟ کیا اس دوا کا کوئی نعم البدل ہے۔؟

عملِ حاضرات کے لئے کوئی مضبوط حصار عطا فرمائیں جو ہر طرح کے اعمالِ حاضرات میں کیا جا سکتا ہو۔ نیز اس حصار کی زکوۃ کا طریقہ بھی عطا فرمائیں۔؟

قرآن مجید کی کسی بھی آیت کی دائمی زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے۔؟

پرہیز جلالی و جمالی کی وضاحت آپ نے پچھلے شماروں میں بار بار کی ہے مگر میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دورانِ عمل اگر پرہیز جلالی و جمالی کی شرط ہو تو ان ممنوعہ غذاؤں کو چھوڑ کر جو (پرہیز جلالی و جمالی میں آتی ہیں) کون کونسی غذائیں کھائی جا سکتی ہیں۔ برائے مہربانی ان غذاؤں کی تفصیل بھی واضح فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا۔ اور عامل کے لئے بڑی آسانی ہوگی۔

جواب

کوئی بھی انگریزی دوا اگرچہ کسی بھی طرح کے روحانی پرہیز پر اثر انداز نہیں ہوتی لیکن ہر انگریزی دوا کوئی ایک فائدہ پہنچا کر کئی طرح کے دوسرے نقصانات انسانی جسموں میں پیدا کرتی ہے اور بعض نقصانات تو اتنے سنگین ہوتے ہیں کہ اتنا سنگین وہ مرض نہیں ہوتا جس کا علاج کرایا جا رہا ہے اس لئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ علاج دیسی دواؤں سے یا پھر مرض کو روحانی علاج کے ذریعہ دفع کیا جائے، شوگر کا علاج دیسی دواؤں کے ذریعہ بھی ممکن ہے اور اس مرض کو روحانی علاج سے بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے، ہم بہ ذات خود شوگر کو کنٹرول میں لانے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز کے تیار کردہ شوگر کے کیپسول مریضوں کو دیتے ہیں جن کا خاطر خواہ فائدہ سامنے آتا ہے اور روحانی طریقے سے بھی ہم اپنے مریضوں کو آبِ شفا اور تعویذات وغیرہ دیتے ہیں جس کے نتائج امید افزا ہوتے ہیں اور اس علاج کا کوئی دوسرا نقصان کسی مریض کو بھگتنا نہیں پڑتا، جو لوگ دوسروں کا روحانی علاج کر رہے ہیں انہیں خود بھی اس علاج پر بھروسہ ہونا چاہئے اور انہیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ روحانی علاج ہر علاج سے بالاتر ہے اور ہر علاج سے زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی یہ آیت وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّی مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

(سورۂ بنی اسرائیل)

اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے یہ آیت صرف ایک مرتبہ پڑھ لے تو شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔ اسی آیت کا نقش اگر گلے میں ڈال لیا جائے تو بھی شوگر اچھل کود کرنے سے باز آ جاتی ہے، لیکن روحانی علاج کے لئے یقین شرط ہے، جتنا یقین انگریزی دواؤں پر ہوتا ہے، کم سے کم اتنا ہی یقین روحانی علاج پر ہونا چاہئے تب ہی کسی فائدے کی امید کی جاسکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۴۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

راقم الحروف اپنے مریضوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیتا ہے اس نقش کو کھانے سے دس منٹ پہلے پی لیا جائے اور نقش پینے سے آدھے گھنٹے پہلے اسے پانی میں گھول دیا جائے، مریض اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور بزبان خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب شوگر کے گھٹنے بڑھنے سے وہ نجات پا چکا ہے۔

پینے کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۲۱
۱۵۲۰	۱۵۱۸	۱۵۱۶
۱۵۱۵	۱۵۲۲	۱۵۱۷

اس روحانی علاج کو پہلے آپ خود آزمائیں اور جب آپ مطمئن ہو جائیں پھر اپنے مریضوں کو دیں، انشاء اللہ آپ کے بھی امراض اطمینان کا اظہار کریں گے اور انگریزی دواؤں سے انہیں نجات مل جائے گی۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ حصار کی دنیا میں حصار قطبی سے بڑا کوئی حصار نہیں ہے، لیکن یہ حصار اسی وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے جب عامل نے اس کی زکوۃ ادا کر رکھی ہو، بغیر زکوۃ کے اس کی تاثیر اتفاقی ہوتی ہے۔ اگر آپ اس حصار سے بھرپور قسم کے فائدے اٹھانے چاہتے ہوں تو اس حصار کی زکوۃ پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔

اس حصار کی زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ سات مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں، اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوۃ ادا ہوگی، زکوۃ کی ادائیگی کے فوراً بعد دودھ کی کھیر بنائیں اور ۱۱ نمازیوں کو کھلائیں، ان کے کھانے کی دعوت کر کے کھانے کے بعد بھی یہ کھیر کھلا سکتے ہیں، چونکہ حصار قطبی باموکل ہے اس لئے دوران چلہ کشی پرہیز جمالی کا اہتمام کریں۔

حصار قطبی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ يَامِيْكَائِيْلُ يَامِيْكَائِيْلُ يَامِيْكَائِيْلُ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ يَارَفْتَائِيْلُ يَارَفْتَمَائِيْلُ يَارَفْتَمَائِيْلُ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَاسَرْطَائِيْلُ يَاسَرْطَائِيْلُ يَاسَرْطَائِيْلُ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا يَاامْرَائِيْلُ يَاامْرَائِيْلُ يَاامْرَائِيْلُ هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ يَااسْرَافِيْلُ يَااسْرَافِيْلُ يَااسْرَافِيْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ يَادَرْدَائِيْلُ يَادَرْدَائِيْلُ يَادَرْدَائِيْلُ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اهيا اشراهيا عليقا مليقا تليقا خالقا مخلوقا بحق كاف ها يا عين صاد بحق حاميم عين سين قاف وبحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اس حصار کی خوبی یہ ہے کہ جس عامل نے اس کی زکوۃ ادا کر رکھی ہے اس عامل سے جنات لرزتے ہیں۔ اگر آپ نے پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ زکوۃ ادا کر دی تو جنات آپ سے خوفزدہ رہنے لگیں گے اور

آپ کے کسی بھی مسئلے میں حارج ہونے کی جرأت نہیں کرسکیں گے۔ اس حصار قطبی کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ عامل چشم تصور سے بھی دور بیٹھ کر کسی فرد کا یا کسی جگہ کا حصار کرسکتا ہے اور دوران سفر کتنا بھی فاصلہ ہو اپنے گھر کا اور اپنے بیوی بچوں کا حصار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

آپ اس حصار قطبی کی دولت کو اپنے دامن میں سمیٹ لیں، ناچیز اس حصار کی تمام خوبیوں کو بیان کرنے سے قاصر ہے

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوۃ ادا کرنے کا معروف طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوۃ ادا ہوگی اور یہ زکوۃ دائمی ہوگی۔ اگر آیت بڑی ہو تو دو یا تین قسطوں میں بھی اس کی زکوۃ ادا کی جاسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ ایک ہی قسط میں زکوۃ ادا کی جائے۔ دوران چلہ پرہیز جمالی کو ملحوظ رکھیں یا کم سے کم زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، لایعنی باتیں اور چغل خوری وغیرہ ان کو مطلقاً ترک کردیں، انشاء اللہ ان گناہوں کو ترک کرنے سے زبان میں تاثیر پیدا ہوگی اور آیت کی زکوۃ کا مقصد پورا ہوگا۔

آپ کے چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ دوران عمل پرہیز کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ جسم کے اندر جو کثافت موجود ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے اور جسم لطیف ہو جائے، کیوں کہ لطافت پیدا ہوئے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ دوران عمل گوشت وغیرہ کی پابندی اس لئے عائد کی جاتی ہے کہ گوشت جسم میں سستی لاتا ہے اور تساہل پیدا کرتا ہے، گوشت کھانے سے نیند بھی آتی ہے، عامل کو ان تمام غذاؤں سے بچنا چاہئے، جو جسم میں سستی اور تساہل پیدا کرتی ہیں اور بادی غذاؤں سے بھی بچنا چاہئے کہ ان سے ریاحیں آتی ہیں اور وضو بار بار ٹوٹنے کا خطرہ رہتا ہے۔

پرہیز کا اصل منشاء یہ ہے کہ جسم تمام کثافتوں سے نجات پالے اور ایک ایک عضو میں لطافت پیدا ہو جائے تاکہ نشاط وانبساط روح پر طاری رہے اور دل و دماغ روحانی بصیرتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہو جائیں۔ اگر کوئی اللہ کا ولی اور کوئی بزرگ کوئی عمل کرنا چاہے تو اس کو پرہیز کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ولیوں کا جسم سراپا لطیف ہوتا ہے، انہیں پرہیز کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک ضمن میں یہ بھی ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوران عمل صرف زندہ رہنے کے لئے کھانا کھانا ہے تاکہ جسم ہلکا پھلکا رہے، پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے، رہی غذاؤں کی بات تو سیدھی سادی اور ہلکی غذاؤں کا تعین عامل کو خود کرلینا چاہئے، مثلاً ہلکی پھلکی دالیں جیسے مسور کی دال، مونگ کی دال سیدھے سادے چاول بغیر گھی کی کوئی بھی ترکاری، ابلے ہوئے چنے یا ایسے بسکٹ وغیرہ جو جسم میں تقویت پیدا نہ کریں یا چاولوں کی پیچ وغیرہ۔

یہ یاد رکھیں کہ پرہیز کے بغیر کوئی بھی عمل پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا اور کوئی بھی اللہ کا بندہ مقام ولایت تک نہیں پہنچتا۔ نیکیاں کرنے سے زیادہ روح کو عروج گناہ چھوڑنے سے ہوتا ہے، خطائیں ترک کردینے سے روح قوی ہو جاتی ہے لہٰذا پرہیز بغیر کسی بھی عمل میں کامیابی کی امید نہ رکھیں۔

عمل کی اجازت

سوال از: محمد مشتاق حسین اسلم کاغذی ——— نظام آباد

عرض خدمت ہے کہ بندہ پچھلے پندرہ سالوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہے۔ آپ کی تحریک سے بھرپور اتفاق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی اہمیت اور اس کے فضائل کو اجاگر کرنے کی جو کوشش آپ کررہے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اس ملک میں علماء کا یہ طرز عمل رہا ہے کہ وہ علم کو چھپاتے ہیں ایک آپ ہیں کہ اس لاثانی علم کو اجاگر کرتے ہوئے ہر کس و ناکس کو اس کا قائل کررہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور اچھی صحت عطا فرمائے آمین۔

آٹھ نو سال پہلے آپ کی حیدرآباد آمد ہوئی تھی مجھے ذاتی طور پر آپ سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے عملیات پر بھروسہ ہے لیکن عامل بننے کے لئے جو کٹھن شرائط ہیں وہ مجھ سے نہیں ہوسکتے کیونکہ میں سینئر گورنمنٹ میں افسر تھا اب سبکدوش ہوچکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف چھوٹے موٹے عملیات کروں تاکہ میں خود اور میرے اہل وعیال دوست احباب کو فائدہ پہنچے چنانچہ اس سلسلے میں میں نے آپکے ادارے سے بہت سی کتابیں منگوا رہا ہوں۔ اب سب کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف ایک عمل آیت الکرسی کا کرلوں کیونکہ

اس میں بھی بے شمار فائدے ہیں۔ چنانچہ مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ حصار کا طریقہ اور زکوۃ کی ادائیگی سے واقف کریں میں ماہنامہ تجلی کا بھی دس سال تک قاری رہا ہوں۔

جواب

آیت الکرسی کی زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں شب منگل سے اس کی شروعات کریں اور روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور چلنے کے دوران ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوۃ ادا ہوجائے گی، زکوۃ کی ادائیگی کے بعد ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار آیت الکرسی پڑھنے کا معمول بنالیں، آپ کے لئے سب سے آسان حصار یہ رہے گا کہ ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔

خواب میں حالات کی جانکاری کے لئے "یاعلیم یاخبیر" کی زکوۃ ادا کرلیں، نوچندی جمعرات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ "یاعلیم یاخبیر" پڑھا کریں، اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوۃ ادا ہوگی، زکوۃ کی ادائیگی کے بعد ایک تسبیح روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ جب کسی کے بارے میں آپ کو رہنمائی اور جانکاری مطلوب ہو تو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں، پھر تین سو مرتبہ "یاعلیم یاخبیر" پڑھیں اور اپنے مقصد کا تصور رکھیں۔ اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائیں، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

کبھی کبھی پہلی رات میں واضح انداز سے کچھ نظر نہیں آتا اس لئے آپ جب بھی یہ عمل کریں تو اس کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ تیسری رات تو رہنمائی مل ہی جاتی ہے۔ بارہا کا آزمودہ عمل ہے بہت کم خطا کرتا ہے۔

ہماری تو رائے یہ ہے کہ اگر آپ زندگی کی ذمہ داریوں سے فارغ ہوچکے ہوں تو پھر روحانی عملیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور اس لائن کی ریاضتیں ادا کرنے کے بعد مکمل اہلیت کے ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں اور دونوں ہاتھوں سے ثواب دارین لوٹیں۔

مؤکل تابع کرنے کی خواہش

سوال از: (نام پوشیدہ رکھنے کی فرمائش)

باعافیت خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے رسالے پڑھنے کا بہت شوق وذوق ہے مجھے، اور میں آپ کا بہت عقیدت مند ہوں آپ کے رسالہ مؤکلات نمبر اور حاضرات نمبر پڑھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ دیوبند نے علمی مہارت بہت حاصل کی ہے۔ اور اب روحانی علوم میں بھی، مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ویسے تو میں اس فن میں دلچسپی بہت کم رکھتا تھا لیکن کچھ کتابوں کے وظیفے پڑھا کرتا تھا روحانیت بڑھانے کے لئے ۵ وقت کی نماز اسلامی لباس مسجد کے امام مسجد کی تعلیم ہفتہ واری گشت یہ کام کیا کرتا ہوں۔ اور ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ یاھادی یاخبیر یامتین یاعلام الغیوب ہر نماز کے بعد پڑھا کرتا ہوں روحانیت پیدا کرنے کے لئے ایک عمل کی اجازت چاہئے تھی اور اس عمل کے کچھ اصولوں کا جواب چاہئے تھا۔ بہت دور سے خط لکھ رہا ہوں پتہ نہیں کہ جواب ملے گا اس احقر کو؟ ایسا نہ ہو کہ اب خط لکھ نہ سکوں۔

۱۔ رسالہ مؤکلات نمبر میں ایک عمل درج ہے اس میں اس عمل کی معیاد نہیں ہے کہ کتنے دن کا چلہ کرنا ہوگا۔ اور مسجد میں عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟ حصار کے ساتھ یا بنا حصار کے۔ وہ عمل صفحہ نمبر ۵۶ پر سورۂ کوثر کے مؤکل کی حاضری کا عمل عروج ماہ پیر کے دن بعد نماز عشاء ۱۴۱ مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ آگے پیچھے ۷،۷ مرتبہ آیت الکرسی سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھنا ہوگا۔ کیا اس عمل میں حصار کرنا ہوگا۔؟

۲۔ اور اس عمل کے نیچے جو نقش لکھا ہے اس کا کیا کرنا ہوگا۔ ویسے تو ہر عمل میں پرہیز جمالی وجلالی اور ترک حیونات کرنا ہوگا۔

صفحہ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ پر جو اعمال تحریر فرمائے اس کی اجازت عنایت فرمائیں۔ ہمارے علاقوں میں سب ڈھونگی، بازاری عامل گندے عملیات کرتے پھرتے ہیں۔

۳۔ عروج ماہ کسے کہتے ہیں۔ رجال الغیب سمجھ میں نہیں آیا۔ اس میں رجال الغیب کا سمتی تاریخیں ہیں، لیکن کس سمت منہ کرنا ہے۔؟ جس

دن رجال الغیب نہیں ہیں اس دن منہ کس طرف کرنا چاہئے۔ جوابات عنایت فرمائیے اور کچھ ہدایت بھی فرمائیے۔

جواب

روحانی عملیات کی دنیا میں جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے، اس کو سب سے پہلے مؤکل تابع کرنے کی سوجھتی ہے جب کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس دور میں اولاد تابع نہیں ہوتی، سگا تابع نہیں ہوتا، یار دوست تابع نہیں ہوتے، رشتے دار تابع نہیں ہوتے تو پھر اس دور میں فرشتے اور مؤکلین کیسے تابع ہو سکتے ہیں۔ مؤکلین اور ہمزاد وغیرہ کو تابع کرنا ممکن ہے لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس اس لائن میں کامیاب ہو سکے۔

مؤکل کو تابع کرنے اور اپنا گرویدہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں، پہلی منزل سے گزرے بغیر آخری منزل تک پہنچ جانا کسی بھی لائن میں اور کسی بھی سفر میں ممکن نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں بھی طرح کے مضامین اور بھی طرح کے قارئین کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔ طلسماتی دنیا کو جہاں بوڑھے پڑھتے ہیں وہیں بچے بھی دلچسپی سے پڑھتے ہیں لیکن ہم نے جو مضامین بطور خاص بڑوں کے لئے، اہل لوگوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے چھاپے ہوں جن میں روحانی عملیات کی شدھ بدھ پیدا ہوگئی ہو، ان مضامین کو اگر بچے پڑھ کر طبع آزمائی کرنے لگیں گے تو ظاہر ہے کہ یہ سراسر نادانی ہوگی اور عاقبت نااندیشی بھی۔

آپ نے سورۂ کوثر کے عمل کی اجازت مانگی ہے، اجازت دیدینے میں ہمارا کیا گھستا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ محض آرزوؤں سے اور صرف کسی کی اجازت دیدینے سے کوئی عمل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ اس لائن کی بنیادی تمام ریاضتوں سے فارغ ہو کر ہم سے اجازت مانگتے تو پھر ہماری اجازت کا فائدہ یقیناً آپ کو پہنچتا اور یقیناً آپ کامیابی کے مراحل سے گزر جاتے، کسی بھی اسٹیج پر مقرر کرسی پر بیٹھ کر صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت چاہتا ہے اور صدر جلسہ اجازت دیتے ہیں تو مقرر اپنی تقریر شروع کرتا ہے اور سامعین کے دلوں کو موہ لیتا ہے لیکن ایسا تو نہیں ہوتا کہ مقرر نے تقریر کی بھی مشق نہ کی ہو اور اس سے تقریر کرنی آتی ہی نہ ہو اور محض صدر جلسہ کی اجازت سے وہ اپنی تقریر میں دھوئیں اڑا دے اور سامعین کو مسحور کردے۔ ایک طرف تو آپ فرما رہے ہیں کہ آپ کو روحانی عملیات میں کوئی دلچسپی نہیں دوسری طرف آپ کے ذوق وشوق کا عالم یہ ہے کہ یکلخت آپ مؤکل تابع کرنے کے کئی طریقوں کی اجازت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

عزیزم ہم آپ کے اس ذوق وشوق کا احترام کرتے ہیں اور اس بات کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بزرگوں کے علمی اثاثے پر یقین کیا اور اسی یقین کی بنیاد پر آپ نے ہم سے رجوع کیا لیکن ہمارا فرض منصبی ہے کوئی بھی ہم سے روحانی عملیات کے سلسلہ میں رائے، مشورہ، رہنمائی یا اجازت طلب کرے تو ہم اس کو صحیح بات بتانے کی اور اسے سیدھا راستہ دکھانے کی ذمہ داری نبھائیں اور سوال کرنے والے کو گمراہ کر کے اپنی عاقبت داؤ پر نہ لگائیں۔ سچ یہ ہے کہ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے نمٹے بغیر کسی بھی نظر نہ آنے والی مخلوق کو تابع کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ آپ پہلے اُن ریاضتوں کی تکمیل کریں جو اس لائن کا قاعدہ بغدادی ہیں، انہیں مکمل کئے بغیر آپ سپارے کیسے پڑھ سکیں گے؟ کم سے کم حروف تہجی کی زکوۃ ادا کرنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سورۂ یٰسین آپ کو حفظ یاد ہونی چاہئے، تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو نقش بھرنے کے اصول اور قواعد از بر ہونے چاہئیں۔

آپ نے اپنے جو معمولات بتائے ہیں وہ سب قابل اعتبار ہیں، عمر بھر آپ انہیں جاری رکھیں لیکن مؤکل تابع کرنے کے لئے یہ معمولات کافی نہیں ہیں، یہ عمل جو آپ نے منتخب کیا ہے اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک آپ کو کرنا ہے اور چونکہ عمل بامؤکل ہے اس لئے پرہیز جمالی اور جلالی آپ کو دوران عمل کرنے ہوں گے جس کی تفصیل آپ کو عملیات کی کتابوں میں مل جائے گی۔ پرہیز کے ساتھ ساتھ دوران عمل آپ کو اس بات کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا کہ رجال الغیب آپ کے روبرو نہ ہوں۔ ماہرین عملیات نے رجال الغیب کی سمتیں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے متعین کردی ہیں، یہ تفصیل آپ کو کسی بھی کتاب میں مل جائے گی۔ اس تفصیل کو ہم کئی بار چھاپ چکے ہیں، مراد یہ ہے کہ اگر رجال الغیب مشرق میں ہوں تو آپ اپنا رخ مغرب کی طرف کرلیں اور اگر رجال الغیب شمال میں ہوں تو آپ اپنا رخ جنوب کی طرف کرلیں، گویا کہ

دوران عمل آپ کی پشت رجال الغیب کی طرف ہونی چاہئے نیز آپ اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ عمل کی شروعات آپ کو مثبت مہینے میں کرنی ہے۔ عاملین کی تشریحات کے مطابق مہینے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ مثبت، ذوجسدین اور منفی، منفی مہینے میں عمل شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، مثبت مہینے کو فوقیت دیں، اگر جلدی ہو تو ذوجسدین میں بھی عمل کر سکتے ہیں۔

اس طرح کی تفصیلات کی جانکاری کیلئے ہماری تصنیف "تحفۃ العاملین" کا مطالعہ کریں۔

عمل کی شروعات اس وقت بھی نہیں ہونی چاہئے جب چاند برج عقرب میں ہو، یہ اوقات غیر مبارک ہوتے ہیں، ان اوقات میں جو عمل شروع کئے جاتے ہیں وہ بالعموم پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتے۔

آپ نے مؤکلات نمبر کے جن فارمولوں کا ذکر کیا ہے ان سب میں نقوش بھی آپ کو تیار کرنے ہوں گے اور نقوش کی چونکہ آپ نے زکوۃ ادا نہیں کر رکھی ہے اس لئے آپ کے تیار کردہ نقوش مؤثر نہیں ہو سکتے، یہ نقش دوران عمل آپ کے دائیں بازو پر رہے گا۔ یہ تمام باتیں اس لئے بتادی گئی ہیں کہ آپ کی زندگی کا قیمتی وقت برباد نہ ہو تاہم ہماری طرف سے مذکورہ فارمولوں کی اجازت ہے، آپ اپنی تقدیر آزما سکتے ہیں لیکن خدانخواستہ اگر آپ کو کامیابی نہ ملے تو آپ اکابرین کے علمی اثاثہ پر شک نہ کریں اس کو اپنی کوتاہی سمجھیں اور پھر صحیح طریقہ اختیار کریں، پھر کبھی اپنی قسمت آزمائیں۔ اور اصول وقواعد کے ساتھ روحانی سفر شروع کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ کسی سفر کے لئے مسافر کا پہلا قدم صحیح اٹھ جائے تو مسافر منزل مقصود تک ضرور پہنچتا ہے اور اگر پہلا ہی قدم غلط اٹھ جائے تو پھر منزل تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے، بقول شاعر:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

زندگی کے مسائل تہہ در تہہ

سوال از: (نام مخفی)

خدمت اقدس میں گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، اپنی پریشانی آپ کو بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں، میں پہلے بھی آپ کو بہت بار خط لکھ چکا ہوں، جب میں اپنے حالات لکھتا ہوں تو آپ جواب نہیں دیتے اور یاد دہانی کے لئے خط لکھتا ہوں تو اس کا جواب دیدیتے ہیں، خیر آپ کی مرضی جواب دیں یا نہ دیں، میں یہ خط آپ کو آخری بار لکھ رہا ہوں، انشاءاللہ اب میں اپنی پریشانی نہیں لکھوں گا بلکہ صرف اب شاگردی سے متعلق ہی بات ہوگی کیوں کہ میں اب تھک چکا ہوں میں جب بھاگ کر پڑھنے گیا تھا اس وقت امداد کی ضرورت تھی، اس وقت بھی کسی نے مدد نہیں کی کیوں کہ گھر کا خرچ چلانے کے لئے کسی ایک کو کمانے کی ضرورت تھی۔ میرے والد تو کھیت باغ وغیرہ سب بیچ کر عیاشی میں خرچ کر لئے، میری امی نے گہنے تک بیچ دیئے، کچھ گہنے بچے تھے وہ عاملوں کے چکر میں بک گئے، ہاتھ آیا تو صرف مار پھٹکار۔ اس عالم میں بھی میری امی کسی طرح تھی اس کو بیچ کر مجھے پڑھنے کے لئے دیا میں بھاگ کر سہارنپور چلا گیا، ۲۰ سپارے کلام پاک کے حفظ کر لئے تو گھر کے حالات بہت خراب ہو گئے اس لئے مجھے تعلیم کو چھوڑنا پڑا، اس وقت میری عمر ۱۷ سال تھی میں گاؤں میں آیا اور وہیں امامت شروع کر دی دو ہزار روپے ماہانہ پر اور تب سے لگ بھگ پانچ سال امامت کی اور پڑھنے کے لئے ہاتھ پیر مارتا رہا، مختلف تنظیموں سے اپیل کرتا رہا، آپ کے پاس خط بھیجا یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی امیر مریض ہے اس کو گردے کی ضرورت ہے تو میں ایک گردہ بھی بیچ سکتا ہوں، تب بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے مولانا ارشد مدنی صاحب کے نام بھی خط روانہ کیا، لیکن کوئی جواب نہیں آیا، مسلم فنڈ میں فون کیا کہ قرض ہی مل جاتا جس پر سود نہ دینا پڑے، جواب ملا کہ گہنے گروی رکھنے پڑیں گے۔ اگر میرے پاس گہنے ہوتے تو قرض کی کیا ضرورت تھی، میں تو اس کو بیچ کر ہی کام چلا لیتا، آج میں بالکل تھک چکا ہوں، زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں، مجھے بہنوں کی خاموشی دیکھی نہیں جاتی جو مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہیں، ان کی شادی بھی کرنا چاہتا ہوں اور محرم کے بعد شادی ممکن ہے۔ ۶۵ ہزار روپے نقد لے کر لکڑی کا سامان پورے گھر والوں اور ان کے رشتے داروں کو ان کے بہنوں کے کپڑے بھی دینے ہیں لگ بھگ سو باراتیوں کو کھانا بھی کھلانا ہے اس لئے آپ کی معرفت آپ سے اور تمام فلاحی تنظیموں سے تمام اہل خیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ میری مدد کریں ورنہ میں قرض لے کر شادی تو کر دوں گا لیکن چکا نہیں پاؤں گا، اللہ ہی جانتا ہے زیادہ حالات بگڑے تو ایک ہی راستہ ہے خودکشی، اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی ذلیل حرکت سے

بچائے آمین۔

میں جوابی لفافہ نہیں بھیج سکتا خدا کے واسطے آپ اپنے جیب سے بیس پچیس روپے خرچ کرکے جواب مطلع فرمائیں، یہاں میں ایک بات تمام فلاحی تنظیموں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ضرورت مندوں کی مدد نہیں کر سکتے تو خدا کے واسطے کسی سے سو دامت کیجئے، خدا سے ڈریئے، قیامت کے دن کوئی بھی فریادی آپ کا دامن پکڑ سکتا ہے۔

یہ بات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں نے ایک فلاحی تنظیم کے پاس فون کیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں پڑھنا چاہتے ہو، میں نے کہا کسی بھی مدرسہ میں تو انہوں نے کہا کہ مدارس میں امدادی داخلہ بھی ہوتا ہے میں نے کہاں کہ پیسے گھر کے لئے چاہئے تاکہ راشن کا خرچہ چل سکے تو انہوں نے میری عمر پوچھی میں نے کہا ۱۷ سال، اس کے بعد وہ دو دن کے بعد فون کرنے کے لئے کہا، جب فون کیا تو انہوں نے ایسی گھٹیا شرط رکھی کہ میرا سر شرم سے جھک گیا، انہوں نے کہا کہ منظور ہے تو بولو ورنہ فون مت کرنا، کیا یہی قوم کی خدمت ہے، میں نے آپ کے پاس خط لکھا تھا، مولانا ارشد مدنی صاحب کے پاس خط لکھا تھا، مسلم فنڈ میں بھی فون کیا اور دو تین جگہ درخواست بھی دی لیکن کسی نے مدد نہیں کی، انشاء اللہ قیامت میں تمام لوگوں کو اللہ کے دربار میں دامن پکڑوں گا کیوں کہ آپ قوم سے پیسہ محتاجوں کو خرچ کرنے کے لئے لاتے ہیں نہ کہ اپنی زندگی سنوارنے کے لئے۔ خدا حافظ۔

جواب

آپ کا خط پڑھا، دل متاثر ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ آپ واقعتاً مصائب و مسائل کا شکار ہیں لیکن اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ آپ دوسروں سے توقعات باندھے بیٹھے ہیں اور خواہ مخواہ لوگوں سے سہاروں کی امید رکھتے ہیں جب کہ آپ کو کئی بار یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ اس دنیا میں جو لوگ اپنی مرضی سے تریاق عطا کر دیتے ہیں وہ مانگنے سے کسی کو زہر بھی نہیں دیتے۔ آپ نے جتنی لگن کے ساتھ دنیا والوں کے کی چوکھٹ پر حاضری دی ہے اتنی لگن اور چاہت کے ساتھ اگر آپ نے اپنے خدا کا در کھٹکھٹایا ہوتا تو اب تک آپ کی کشتی پار ہو چکی ہوتی۔ اگر آپ جسمانی طور پر معذور نہیں ہیں تو ہماری گزارش ہے کہ آپ خود جد و جہد کریں اور خود ہی پیسہ کمانے کی کوشش جاری رکھیں، رزق حلال کے لئے چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کیا جا سکتا ہے، لوگوں سے بار بار سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ بازار میں امرود اور کیلوں کی ٹھیلی لگالیں، اس چھوٹے سے کام میں برکت ہوگی اور ایک دن آپ کے بڑے بڑے مسائل حل ہوں گے۔ آپ نے اپنے خط میں مسلم فنڈ اور مولانا ارشد مدنی کا بھی ذکر کیا ہے اور ان حضرات سے بھی آپ کو شکایت رہی۔

عزیزم، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنا مدعا صحیح طریقہ سے کسی کے سامنے پیش نہیں کر پاتے اور دوسرے کے دل میں اتر جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لئے بھی ہم اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ دیوبند کا مسلم فنڈ لوگوں کی اپنے اصولوں کے تحت بھرپور مدد کرتا ہے اور حضرت مولانا ارشد مدنی بھی مختلف جہتوں میں، مختلف انداز سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، آپ ان حضرات کے سامنے ڈھنگ سے، سلیقہ کے ساتھ اپنا مطالبہ رکھتے تو شاید آپ کو مایوسی نہیں ہوتی۔

جہاں تک بہن کی شادی کا معاملہ ہے تو ہمیں تو یہ اندازہ ہے کہ لڑکیوں کی شادی میں لوگ دل کھول کر مدد کرتے ہیں، دیوبند میں تو حال یہ ہے کہ غریب کی بیٹی مالدار کی بیٹی سے زیادہ ساز و سامان لے کر جاتی ہے اور رشتے داروں کے علاوہ غیر بھی اتنی مدد کر دیتے ہیں کہ سامان سمیٹا نہیں جاتا۔

آپ بہن کی شادی کا ارادہ کرلیں اور اس کی اطلاع اپنے یار دوستوں کو اور رشتے داروں کو دیدیں، انشاء اللہ عزت و راحت کے ساتھ آپ کی بہن رخصت ہوگی۔

اگر آپ کو اپنی تعلیم جاری رکھنی ہو تو اس سلسلہ میں آپ کسی تنظیم کے ذمہ داروں سے ملیں، انشاء اللہ آپ کی مدد ہوگی، اگر آپ ادارہ خدمت خلق دیوبند سے بھی مدد چاہیں گے تو یہاں سے بھی آپ کو بھرپور مدد مل سکتی ہے لیکن دیوبند آکر آپ کو اپنا صحیح مقصد بتانا ہوگا اور اپنی بات طریقہ اور سلیقے سے رکھنی ہوگی۔ فی الحال آپ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ روزانہ اور نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْب ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ مسائل حل ہوں گے اور اللہ کی مدد آئے گی۔

آپ کے خط سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کا لب و لہجہ کبھی کبھی بہت جارحانہ ہو جاتا ہے جو دوسروں کے لئے باعث تکلیف بھی

بن سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی انسان کسی کی بھی ہمدردی اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب وہ عاجزی اور انکساری کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑے، طلب کرنے میں اور چھین جھپٹ کرنے میں فرق ہوتا ہے، ہمارا انداز سر جھکا کر لینے کا ہونا چاہئے اور سر اُٹھا کر اکڑ فوں کے ساتھ کسی سے کچھ مانگنا خود کو نقصان پہنچانے والا وطیرہ ہے، اس سے احتیاط برتیں، دامن کسی کے سامنے پھیلائیں، طریقہ سے پھیلائیں، شعور اور سلیقہ کو پیش نظر رکھیں، کھردرا لب ولہجہ تو مال داروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے، غریبوں کے لئے تو اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

رشتے داروں کے غم

سوال از: مظہر علی ———— کرنول

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ہم جیسے دکھی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوئی صاحب کو جادو ٹونہ کر کے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوئی صاحب چار منزلہ عمارت سے گر پڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کی اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رو رو کر دعا کی، ان کا بچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی روشنی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دعوت دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوئی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرے اس کے بچے امتحانات میں فیل ہونے کے لئے جادو کرایا ہے، تیسرا میرے ساڑھو صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوئی صاحب کیسے ہیں، دیکھ کر آئیں گے۔ میں نے ان کو بلوا کر ان کے گھر گیا تھا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادو ٹونے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ۔ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا، میں تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے گھر میں ہے تم آؤ لیکن میں اس گھر میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دو دشمن ہیں۔ ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتا رہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عید کے موقع پر ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میرے ماں، بہن بھائیوں کو بلوایا، مجھے نہیں بلایا اور میرے ماں، بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں، میں سب سے بڑا میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیما بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس درجہ پامال ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے سے آخری درجہ کی بدگمانیاں ہو رہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے دو دو ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھائی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوئی کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کر رہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راہ حق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔

آج کل اکثر خاندانوں میں یہی ہو رہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں

ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہوجاتا ہے، نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے، اس دور جہالت میں گناہگاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی ناسمجھیوں کے باوجود ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہوجاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دوران اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھیں بند کرکے لڑتے ہیں، جیسے انہیں پھر اپنے دشمنوں سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی جنگیں اور محاذ آرائیاں ایک نہ ایک دن ختم ہوجاتی ہیں اور ایک دوسرے کے درپے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں۔ انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر وضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر وضبط کی وجہ سے اس کو اجر وثواب کی وہ دولتیں نصیب ہوجاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی کسی کو نصیب نہیں ہوتیں۔

آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چپت بھی، قلم روکنے سے پہلے بس ایک شعر سن لیں۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جائیں گے

ذاتی جانکاری

سوال از: آصف علی ———— بنگلور۔

میرا نام: آصف احمد، پیدائش ۱۹۷۷۔۱۵۔۲۱۔

والدین: صغرا مرحوم، محمد اسماعیل مرحوم۔

میری بیوی کا نام عائشہ، ماں امیر بی۔

میری بیٹی کا نام: تسمیہ کوثر، پیدائش ۲۰۰۹۔۱۔۱۶۔ اور ایک بیٹا محمد اکرم، پیدائش ۲۰۱۵۔۱۲۔۳۰۔

میں آپ کو اس سے پہلے بھی ایک خط لکھا تھا اور انتظار کیا مگر جواب نہیں آیا، یہ دوبارہ لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کا جواب ملے گا۔ طلسماتی دنیا سب لوگوں کے لئے ایک چراغ کی طرح ہے، اسے پڑھنے سے سب چیز کی معلومات ہوتی ہے، یہ کسی روشنی کی طرح دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اللہ آپ کو آپ کے گھر والوں کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔

میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں، امید ہے کہ مجھے آپ اپنا شاگرد بنائیں گے اور پہلے خط میں میرے نام کے اعداد، اور میری شخصیت کے اعداد مجھے کیا کام دے گا، ابھی میں شادی کے، تین سال سے کر رہا ہوں، دو سال ٹھیک چال رہا تھا، ابھی بند ہوگیا، ایک سال سے کوئی رشتہ نہیں لگ رہا ہے بہت پریشان ہوں، کپڑے کے کاروبار کیا تو کام نہیں چلا، مجھے دو سال سے پیٹ میں درد تھا، دوا بھی کھایا اور آپ کی طلسماتی دنیا میں جو بھی پیٹ میں درد کا ذکر آیا اس کو بھی پڑھ کر پانی دم کرکے پیتا رہا۔ تھوڑی دیر شفا ہوئی، بعد میں پیٹ بھاری ہوگیا، اس میں کوئی دوا ہے، یا گیس کی ہے معلوم نہیں، میری پیدائش تاریخ ٹھیک نہیں، یہ اسکول میں درج ہے، میری بیوی کی تاریخ پیدائش ۱۹۷۵۔۵۔۷ ہے، میری شادی کی تاریخ ۲۰۰۶۔۱۔۱ ہے، بنگلور میں ہوئی۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

شاگرد بننے کے لئے آپ اپنا پورا نام، والدین کا نام، اپنی عمر لکھ کر بھیجیں، اپنا پہچان پتر روانہ کریں، ۴ فوٹو بھجوائیں اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھجوائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کی تاریخ معتبر نہیں ہے اس لئے آپ کے برج اور ستارے کا اندازہ نہیں ہوسکے گا اور اگر ہوگا تو قیاسی طور پر ہوگا

BOOK'S GROUP

اور اس کا بہت زیادہ اعتبار نہیں ہوتا۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے، آپ کی مبارک تاریخیں ایک، ۱۰، ۱۹، ۲۸ ہیں، آپ کی زوجہ کی مبارک تاریخیں، ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں۔ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کی بیٹی کا نام تمیما کوثر ہے اور تاریخ پیدائش ۱۲ ر جنوری ۲۰۰۹ء ہے، تمیما کوثر کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اور اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہی ہے، انشاء اللہ اس کی زندگی کامیاب گزرے گی، آپ کے بیٹے کا نام محمد اکرم ہے اور تاریخ پیدائش ۳۰ نومبر ۲۰۱۵ء ہے۔

محمد اکرم کے نام کا مفرد عدد بھی ۲ ہی ہے۔ اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے۔ اس کے دونوں اعداد میں بھی کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ کی شادی کی تاریخ بھی ٹھیک ہی ہے۔ آپ کی زندگی میں الجھنوں کی وجہ سے آپ کے ستاروں کی گردش ہے، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ پڑھا کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر آپ کو ان بے شمار الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔

نماز فجر کے بعد روزانہ سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، انشاء اللہ پیٹ کی بیماریوں سے چھٹکارا مل جائے گا، اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو تمام مسائل سے نجات دے اور آپ کی تندرستی بحال ہو جائے۔

ذکرِ خداوندی کی روح

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

بخدمت شریف حضرت گزارش یہ ہے کہ وہ کونسا عمل، ذکر، اسم باری تعالیٰ ہے جس کے پڑھنے سے قاری عامل، سیف زبان ہو جاتا ہے، زبان میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کن فیکون کی زبان ہو جاتی ہے، برائے کرم طلسماتی دنیا میں مفصل عمل شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

حق تعالیٰ کے ذاتی نام "یا اللہ" کا بہ کثرت ورد کرنے سے کوئی بھی صاحب ایمان صاحب کشف ہوسکتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر "یا رحمن یا رحیم" بھی بہ کثرت پڑھتے رہیں تو بھی انسان میں بے شمار خوبیاں اور اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رہے کہ کسی بھی ذکر سے فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ دوسرے اوقات میں اپنی زبان فضول گفتگو اور دوسروں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والی باتوں سے پرہیز رکھے۔

"یا رحمن و یا رحیم" پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہوسکتا ہے اور خاطر خواہ نتائج اسی وقت برآمد ہو سکتے ہیں جب ان اسماء الٰہی کا ذکر کرنے والا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں اور لوگوں کو دل شکنی سے بچے، جہاں تک کن فیکون والی بات ہے تو یہ صفت صرف خداوند تعالیٰ کی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر ہماری زبان لوگوں کے دلوں کو پھاڑنے سے محفوظ رہے تو پھر ذکر خداوندی کے فائدے سامنے آئیں گے اگر زبان صاف ستھری نہیں ہوتی تو ذکر کا فائدہ کیوں کر ہوگا۔ ذرا سوچئے کہ اگر کوئی شخص رات بھر "یا رزاق" کی رٹ لگاتا ہو اور اسے کبھی اللہ کے کسی بندے کو ایک وقت کی روٹی کھلانے کی توفیق نہ ہوتی ہو تو "یا رزاق" پڑھنے کے نتائج کیسے برآمد ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص "یا ستار العیوب" کی تسبیحیں پڑھتا ہے لیکن خود دوسروں کے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی اسے توفیق نصیب نہ ہو تو "یا ستار العیوب" پڑھنے کا اس کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بندہ جس اسم صفاتی کو پڑھنے کا معمول بنائے اس صفاتی نام کے رنگ میں خود کو رنگ لے اور صفت خداوندی میں خود کو ڈھال لے، ایسا کرنے سے وہ عظیم صفات بندے کے اندر پیدا ہو جائیں گی جو رب العالمین کی ذات گرامی کی ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً. اللہ کے رنگ میں رنگ میں جاؤ اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہوسکتا ہے۔

ذکر خداوندی کا مزہ جب ہی ہے جب جس اسم الٰہی کا ورد رکھے، اس صفت میں خود کو پوری طرح ڈھال لے اگر "یا ودود" پڑھے تو اس کے انگ انگ سے محبت ٹپکنے لگے، اگر "یا عدل" پڑھے تو عدل و انصاف کا خوگر بن کر رہ جائے اور اگر "یا علیم" پڑھے تو اپنی پوری زندگی تحصیل علم میں گزار دے۔ راقم الحروف کے تو بس یہی سمجھ میں آتا ہے باقی۔

واللہ اعلم بالصواب

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
https://www.facebook.com/...

دفینہ نکالنے کے لئے

جن، ہمزاد اور موکل سے خدمات لینا ضروری

اس سلسلے میں کچھ اہم فارمولے دئیے جارہے ہیں۔ اگر عاملین محنت ومشقت کا ارده کرلیں تو ان کے لئے یہ راہ آسان ہوسکتی ہے۔ ح۔ہ

آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت

آیت لکرسی کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرو اور حسن نیت اور خلوص دل کے ساتھ چڑھتے چاند میں منگل کے دن فجر کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ آیت الکرسی ۲۷ر مرتبہ پڑھیں۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۲۱ر مرتبہ پڑھتے رہو۔ عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ کر ۲۷ر مرتبہ دعوت پڑھو۔ اور اس دوران دھونی لیتے رہو۔

پہلی ہی رات میں گدھے کی آواز سنائی دے گی۔ دسری رات گھوڑے کی آواز سنائی دے گی۔ تیسری رات گھوڑے سوار تمہارے سامنے سے گزریں گے۔ اس دوران خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ چوتھی رات دوران عمل دیوار شق ہوگی اور ایک نورانی خادم ظاہر ہوگا۔ وہ کہے گا السلام علیکم یا ولی اللہ۔

اس کے جواب میں عامل کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر وہ پوچھے گا تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟

عامل کہے کہ ایک خادم چاہتا ہوں کہ جو عمر بھر میری خدمت کرے وہ کہے گا کہ سونے کی انگوٹھی لے لو اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے تمہارے درمیان ایک عہد ہے۔ جب جسے بلانا چاہو تو اس انگوٹھی کو دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن کر ۳ر مرتبہ دعوت پڑھو۔

بنا ملک کند باس اجنبی بحضورک فی کل ماثر بذ من طی المنان رامنی علی الھاء وغیرھما من انواع الکرامات ھذا مع التوکل۔

اس دعوت سے پہلے شیخ یا استاد کی اجازت حاصل کرلینا ضروری ہے۔ امام غزالی نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کو اس طرح کریں کہ عشاء کے بعد ۳۱۳ر تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سات مرتبہ دعوت پڑھیں۔ تب بھی موکل حاضر ہوکر ہم کلام ہوتا ہے اور عامل کے تابع ہوجاتا ہے۔

علامہ بونی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۲۰ر مرتبہ اس عزیمت کو پڑھتا رہے تو اس کے موکل غائبانہ عامل کی مدد کرنے لگیں۔

کلمات دعوت وعزیمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ یَاہٗ یَاہٗ یَارَبَّاہٗ یَارَبَّاہٗ یَارَبَّاہٗ یَاسَیِّدَاہٗ یَاسَیِّدَاہٗ یَاسَیِّدَاہٗ یَاھُوَ یَاھُوَ یَاھُوَ، یَاغِیَاثِی عِنْدَ شِدَّتِی یَااَنِیْسِی عِنْدَ وَحْدَتِی یَامُجِیْبِی عِنْدَ دَعْوَتِی یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ، اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، یَامَنْ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ یَاجَامِعَ الْمَخْلُوْقَاتِ تَحْتَ لُطْفِہٖ وَقَھْرِہٖ اَسْأَلُکَ اللّٰھُمَّ اَنْ تُسَخِّرَلِی رُوْحَانِیَّۃ

هٰذِهِ الْآيَاتِ الشَّرِيفَةِ تُعِينَنِي عَلىٰ قَضَاءِ حَوَائِجِ يَا مَنْ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. اِهْدِنَا اِلَى الْحَقِّ وَاِلىٰ طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ حَتّٰى اَسْتَرِيْحَ مِنَ اللَّوْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَا مَنْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَللّٰهُمَّ اشْفَعْ لِيْ وَاَرْشِدْنِيْ فِيْمَا اُرِيْدُ مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ وَاِثْبَاتِ، قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ اَهْلِيْ يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيْرَ عِبَادِهٖ سِرًّا وَّجَهْرًا. اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ خُدَّامَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْعَظِيْمَةِ وَالدَّعْوَةِ الْمُنِيْفَةِ يَكُوْنُوْنَ لِيْ عَوْنًا عَلىٰ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ قَبِيْلًا قَبِيْلًا جَوْلًا مَلَكًا مَلَكًا يَا مَنْ يَتَصَرَّفُ فِيْ مُلْكِهٖ الْاَسْمَاءِ بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ، سَخِّرْ لِيْ سَخِّرْ لِيْ عِنْدَكَ كَيْدِيَاسَ حَتّٰى يُكَلِّمَنِيْ فِيْ حَالٍ يَقْضِيْنِيْ وَيُغْنِيْنِيْ جَمِيْعَ حَوَائِجِيْ يَا مَنْ وَّلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. يَا حَمِيْدُ يَا مَجِيْدُ يَا بَاعِثُ يَا شَهِيْدُ يَا حَقُّ يَا وَكِيْلُ يَا قَوِيُّ يَا مَتِيْنُ كُنْ لِيْ عَوْنًا عَلىٰ قَضَاءِ حَوَائِجِيْ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا السَّيِّدُ اكد ياس اَجِبْنِيْ اَنْتَ وَخُذْ امْرَكَ وَاَعِيْنُوْنِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْعَظِيْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلىٰ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

جنات سے دوستی کرنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی جنات سے دوستی ہو جائے اور دوستی بھی ایسی کہ وہ جب بھی کسی کام کا حکم دے جنات فوراً اس کی تعمیل کریں تو اس کو چاہئے کہ پہلے اپنے اندر نیک لوگوں کی خصلتیں پیدا کرے۔ مثلاً پنج گانہ نماز کی پابندی، پاکی صفائی کا خیال، جھوٹ غیبت بغض کینہ اور بدکاریوں سے احتراز کرے اور حتی الامکان شریعت کی پابندی کرے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کا معاملہ کرے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جنات ہر کس و ناکس کے تابع نہیں ہوتے، وہ اسی انسان کے تابع ہوتے ہیں جس کو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اہل ہے۔ کسی کو اگر وہ نااہل سمجھتے ہیں تو تابع ہونا تو در کنار وہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ اس لئے جنات سے دوستی کرنے کے لئے یا ان کو اپنا مطیع بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی چاہئے، صرف عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، مسلمان جنات کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ تلاوت قرآن پاک سے بہت خوش ہوتے ہیں اور جو کوئی قرآن حکیم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کرتا ہے تو جنات اس کو بغور سنتے ہیں اور اپنے دلوں میں خوشی اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص سورۂ رحمٰن اور سورۂ جن اور سورۂ یٰسین کی تلاوت سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں، اس لئے عامل کو چاہئے کہ وہ قرآن حکیم کی تلاوت صحت الفاظ کے ساتھ اور خوش الحانی کے ساتھ کیا کرے تاکہ غیبی مخلوق اس سے محظوظ ہو سکے۔

جنات کو مسخر کرنے کے لئے نوچندی بدھ سے عمل کا اہتمام کرے اور بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن یعنی ۴ روزوں تک لگاتار روزے رکھے اور اس درمیان ہر وقت پاک وصاف اور باوضو رہے۔ وضو اگر ٹوٹ جائے تو فوراً وضو کرے، روزانہ غسل کرے، جب بھی غسل کرے پاک، صاف لباس پہنے اور خوشبو کا استعمال کرے۔ جس جگہ عمل کرنا ہے وہاں بھی اگربتی اور لوبان وغیرہ کا اہتمام کرے۔

جس جگہ عمل کرنا ہو وہاں ایک چٹائی، قلم، دوات، کالا ڈورا اور سفید کاغذ لاکر پہلے ہی رکھ لے۔ کالی روشنائی سے نقوش وغیرہ لکھنے ہوں گے، اس لئے کالی روشنائی رکھے۔ ایک ہزار دانوں پر مشتمل تسبیح بھی لاکر رکھے۔ پھر ایک وقت مقرر کر کے عمل کی شروعات کرے۔ اگر نماز عشاء کے بعد کا وقت مقرر کر لے تو بہتر ہے۔ اگر اس وقت ممکن نہ ہو تو پھر نماز فجر کے بعد کا وقت مقرر کر لے۔ یہ وقت بھی یکسوئی کا وقت ہوتا ہے۔ اگر رات کو عمل کرنا مقصود ہو تو چراغ زیتون یا چنبیلی میں جلائے ورنہ نائٹ بلب روشن کرے۔ نماز عشاء کے بعد عمل کا آغاز اس طرح کرے پہلے چار رکعات بہ نیت تہجد پڑھ لے پھر عمل کی شروعات کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. پڑھنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے۔ پھر ایک مرتبہ سورۂ دخان پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۂ سجدہ اور ایک مرتبہ

سورۂ ملک پڑھے۔ اس کے بعد اللہ سے دعا کرے کہ میری جو خواہش ہے اس کو پورا فرمادیں۔ چار راتوں تک اسی طرح عمل کرے۔ چوتھے دن جو ہفتے کا دن ہوگا اس دن عصر کی نماز سے پہلے کاغذ کے سات ٹکڑے برابر کرلے اور باوضو کاغذ کے ٹکڑوں پر یہ آیات لکھے۔

پہلے ٹکڑے پر وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

دوسرے ٹکڑے پر وَاِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ.

تیسرے ٹکڑے پر: فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

چوتھے ٹکڑے پر: ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ.

پانچویں ٹکڑے پر: فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ.

چھٹے ٹکڑے پر: وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ.

ساتویں ٹکڑے پر: يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا.

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

اس کے بعد ان ساتوں کاغذوں کو لپیٹ کر ان پر کالا ڈورا چڑھا دیں اور ان کو اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لیں۔ اس کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سورۂ یٰسین، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے۔ سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ۳۰ / مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَكَلَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءُ لَهٗ يَكُنْ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِي الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ.

دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ عَوْنًا مِنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ يُعِيْنُنِيْ عَلٰى مَا اُرِيْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا.

چاروں رکعات اسی طرح پڑھنے کے بعد دوزانوں بیٹھ جائے۔ اسی وقت سات جنات حاضر ہوں گے اور سلام علیکم کا نذرانہ پیش کریں گے۔

اس عامل کو کسی طرح کی گھبراہٹ اور خوف کا اظہار نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ یہ جنات طلب کرنے پر حاضر ہوئے ہیں۔ اس لئے ان سے کسی طرح کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ البتہ عامل کو اپنا حصار کر کے عمل کرنا چاہئے کیوں کہ جنات حصار کے اندر داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ عامل کو چاہئے کہ بے خوف ہوکر جنات کے سلام کا جواب دے پھر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں سے وہ سات کاغذ نکال کر کسی ایک کاغذ میں لکھی ہوئی آیت کو پڑھے اور پوچھے کہ کاغذ کا یہ پرزہ کس کا ہے۔؟ ان میں سے ایک کہے گا کہ یہ میرا ہے تو عامل کو پوچھنا چاہئے کہ اس نام کو اس کاغذ پر لکھے اور کہے کہ اپنی مہر لاؤ جب وہ جن اپنی مہر دیدے تو عامل کو چاہئے کہ اس مہر کو اس کاغذ پر لگادے، اس کے بعد عامل جنات سے کہے کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میں تمہیں جب بھی طلب کروں تم حاضر ہوکر میری مدد کروگے۔

عامل جب بھی جنات کو حاضر کرنے کا ارادہ کرے تو کسی بھی نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَقَاعِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْاَكْرَمِ وَبِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ عَوْنًا مِنَ الصُّلَحَاءِ الْجِنِّ يُعِيْنُنِيْ عَلٰى مَا اُرِيْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا

اس دعا کو جب بھی پڑھے گا جنات حاضر ہوجائیں گے، عامل کو

چاہئے کہ مکمل تنہائی میں حاضرات کرے۔ عامل جنات کو جو بھی حکم دے گا اس کی تعمیل کریں گے۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ وہ صرف جائز امور میں جنات سے خدمات لے۔ ناجائز کاموں میں انہیں پریشان نہ کرے ورنہ اس بات کا خطرہ رہے گا کہ وہ عامل کو ہلاک کردیں گے یا عامل کی اولاد کو پریشان کریں گے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ جنات سے بے خوف رہے، اگر وہ ان کی حاضری پر خوف زدہ ہوگیا تو ساری محنت بے کار ہوجائے گی اور جنات واپس ہوجائیں گے کیوں کہ جنات کسی بھی ڈرپوک عامل کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

اس عمل میں قرآن حکیم کی جن سورتو کا ذکر کیا گیا ہے عامل کو چاہئے کہ ان کو حفظ کرلے اور ہر جمعرات کو ایک ایک بار ان کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے۔ انشاء اللہ اگر ہوش وحواس کے ساتھ اس عمل کی تکمیل کرلی گئی تو جنات تابع ہوں گے اور عامل کے ہر اس حکم کی تعمیل کریں گے جو جائز ہو۔ یہ لاکھوں، اور کروڑوں روپے کا عمل ہے۔ جسے اس کتاب کے قارئین کے لئے بطور خاص پیش کیا جارہا ہے اور اس کی اجازت ہر اس عامل کو دی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو۔

تسخیر مؤکلات سورۂ مزمل

یہ عمل مکمل تنہائی میں یقین کامل کے ساتھ کرنا چاہئے۔ عمل کی جگہ پاک صاف ہو۔ اس جگہ میں دوران عمل کسی اور کی آمد ورفت نہ ہو۔ دوران عمل اگربتی روشن کریں یا پھر عود یا عنبر کا بخور جلائیں۔ پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کے ساتھ اس عمل کو ۵۰ر دن تک جاری رکھیں۔ پہلے دن غسل کریں۔ اس کے بعد روزانہ باوضو عمل کریں۔ اور ہر تیسرے دن غسل ضرور کریں۔ اگر روزانہ غسل کرکے عمل کے لئے بیٹھیں تو افضل ہے۔ حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کریں اور اس عمل کو روزانہ نصف شب کے بعد کریں۔

روزانہ اول وآخر ۳-۳ر مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۴۰ر مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں، دوران تلاوت مؤکلات کا تصور رکھیں۔

سورۂ مزمل ہر بار مکمل بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ پچاس راتوں کے اندر اندر کسی بھی رات ۴ مؤکل حاضر ہوں گے، یہ مؤکل عمل کے وقت بھی حاضر ہوسکتے ہیں۔ اور عامل کو کسی اور جگہ بھی اچانک مل سکتے ہیں، ان کی نشانی یہ ہے کہ یہ چاروں ایک ساتھ آتے ہیں۔ عامل کو ہوش وحواس کے ساتھ دن رات گزارنے چاہئیں اور انسانی روپ میں جب چار انسان ایک ساتھ اس سے ملاقات کریں تو اس کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ سورۂ مزمل کے مؤکل ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ اکثر وبیشتر یہ کالے یا سفید لباس میں ہوتے ہیں۔ ملاقات کے دوران عامل کو علیک سلیک کے بعد سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ حاضر کس طرح ہوں گے۔ مؤکل دوبارہ حاضری کا آسان عمل بتاتے ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ اس عمل کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھے۔ اگر عامل کی روحانی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے تو وہ عامل کے روبرو آکر ملاقات کرتے ہیں ورنہ خواب میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور عامل کے تمام سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ سورۂ مزمل کے مؤکلین کے ذریعہ دفینوں کی کھوج بھی کی جاسکتی ہے۔ اور گم شدہ لوگوں کا سراغ بھی نکالا جاسکتا ہے۔ دوران چلہ عامل کو مختلف نوعیت کی بشارتیں خوابوں میں ہوتی ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ ان بشارتوں کو اپنے پاس نوٹ رکھے اور کسی تجربہ کار سے ان کا ذکر کرکے ان کا مطلب معلوم کرے۔

یہ بات واضح رہے کہ اگر کوئی عامل سورۂ مزمل کے مؤکل تابع کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو وہ روحانیت کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن جاتا ہے۔

حاضرات سورۂ مزمل

اس حاضرات پر قابو پانے کے لئے سب سے پہلے اس کی زکوۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات یا اتوار سے شروع کرے۔ روزانہ ۲۱ر مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کرکے اول وآخر ۱۱ر مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۴۰ر ویں دن کمسن بچوں کو شیرنی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوۃ ادا ہوگی۔ زکوۃ کے بعد نوچندی جمعہ کو صبح ۸ر بجے اور ۹ر کے درمیان نقش تیار کرے اور حفاظت سے اپنے پاس رکھے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو نقش مریض یا بچے کے ہاتھ میں دے اور تاکید کردے کہ وہ نقش کو دیکھتا رہے اور خصوصاً سیاہ خانہ میں اپنی نظریں جمائے رکھے۔ عامل کو چاہئے ایک مرتبہ سورۂ مزمل مع عزیمت پڑھے۔ انشاء اللہ اسی وقت مؤکل حاضر ہوکر ہم کلام ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم. اجب با روقیاباتیل با طاطاتیل با سر قیاتیل با رقیاماتیل بحقق. یٰاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا (تاختم سورۃ پڑھے) ختم سورۃ کے بعد یہ عزیمت پڑھے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ. شاہ بکنانوس راعلام بدیدی ایں قہ بوسیلۂ خدا و رسول خدا آمدہ حاضر شود۔

عامل مؤکلین سے دفینے کے بارے میں معلوم کرسکتا ہے اوران سے دفینہ نکالنے کی ترکیب بھی پوچھ سکتا ہے۔ مؤکلین جنات کی طرف سے ہونے والی مزاحمتوں کو بھی روک سکتے ہیں

حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
۸۸۳۷۷ر۱۰
[redacted]
۹۹۱۱۱۰۱۰۹۶۵۱۱۹
عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ شاہ بکنانوس راعلام بدیدی ایں قہ بوسیلۂ خدا و رسول خدا آمدہ حاضر شود۔

اس نقش کو ایک بار تیار کر کے رکھ لیں، لیکن اس کی کالس پر حاضرات والی روشنائی لگائیں۔ انشاء اللہ لازماً حاضرات ہوگی اور مؤکلین حاضر ہوکر عامل سے ہم کلام ہوں گے اور جب عامل رخصت کی اجازت دے گا جب ہی رخصت ہوں گے۔

ہمزاد تابع کرنے کے لئے

ایک بہت ہی نادر اور مؤثر قسم کا عمل پیش کیا جارہا ہے۔ جو نہ صرف ہمزاد کو مسخر کرنے کے لئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیر خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔ یہ مشکل بھی نہیں ہے۔ اور جسے ہمزاد اور خلائق کو مسخر کرنے کی آرزو ہو تو اس کے لئے تو یہ عمل ایک گوہر نایاب

ہے۔ عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کمرے میں چونا کرالیں۔ اور کمرہ ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہو اور اس میں ساز و سامان موجود نہ ہو۔ نہ ہی آس پاس کسی طرح کا شور غل ہو۔ کمرے کی چاروں دیواروں پر قد آدم آئینہ لگالیں۔ اور ایک لالٹین جلا کر اسے کمرے کی چھت میں بالکل درمیاں میں لٹکا دیں۔ عمل سے پہلے لالٹین لٹکا دیں اور اپنا حصار کرلیں۔ اس عمل کا مخصوص حصار ہے اسی طرح کریں۔ اور اس آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ رمرتبہ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ (سورۃ انعام) جب اس آیت کو پڑھ چکیں تو پھر یا لَطِیْفُ ۱۲۹ رمرتبہ پڑھیں، اس کے بعد اپنا رخ شمال کی طرف کریں۔ اور آئینے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹ رمرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاءُ اِنَّہٗ ھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝ (سورۂ یوسف) عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ رمرتبہ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ (سورۂ ملک)

چند روز کے بعد آئینے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گی۔ اور درمیان عمل آئینے میں اپنی صورت بھی کئی بار غائب ہوجائے گی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوران عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔ اور جسم حرکت نہ کرے۔ عمل لگاتار ۲۱ رروز تک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ہر نقش لکھ کر چاروں آئینوں پر چسپا کردیں۔ اور حصار کے لئے گیرو تیار کریں۔ گیرو ایک دن میں ایک کلو سے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکور دائرہ کھینچ کر اس کے چاروں طرف گیرو ڈال دیں۔ اور اس گیرو پر سورۂ یٰسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ ایک ہزار مرتبہ پڑھ

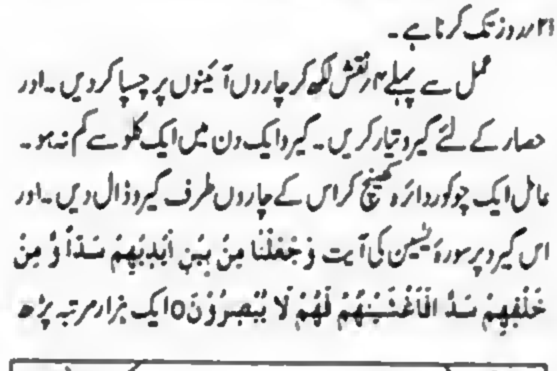

کر گیر و پر دم کریں۔ یہ ہمزاد اور دفینہ کی جگہ کی صحیح نشاندہی کرے گا اور عامل اسے حکم دے گا تو یہ دفینہ نکال بھی دے گا۔ نقش یہ ہے۔

نشست گاہ کی مثال

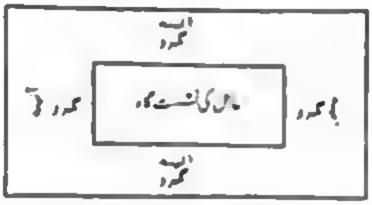

یہ احتیاط سے کریں بہت عجیب عمل ہے ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے مخلوقات خداوندی بھی مسخر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے ہمزاد اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے اعمال بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے "صنم خانہ عملیات" پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نااہل کو ایسے اعمال سے دور رکھے۔

جنات سے دوستی کرنے کا طریقہ

جب تم کو جنات سے دوستی کرنا ہو کہ وہ تمہاری حاجتیں پوری کرے تو تم کو لازم ہے کہ بدھ سے سنیچر تک روزے رکھو اور غسل کر کے کپڑوں کو خوب پاک صاف کرو۔ اور ہر روز ایک ہزار بار سورۂ اخلاص اور ایک سو بار سورۂ یٰسین اور سورۂ دخان اور تنزیل السجدہ اور سورۂ ملک پڑھو۔ پھر جب سنیچر کے روز عصر کا وقت ہو یعنی دسویں ساعت آوے تو لوگوں سے علیحدہ کسی خالی مگر پاک مقام میں کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر اس پر یہ آیت لکھو:

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور دوسرے پر یہ آیت فَاِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اور تیسرے پر فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور چوتھے پر ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ اور پانچویں پر فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ٥ اور چھٹے پر وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے یَنْظُرُوْنَ تک اور ساتویں پر یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ ان آیات کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد الفاتحہ کے سورۂ یٰسین دوسری میں سورۂ دخان تیسری میں سورۂ السجدہ چوتھی میں سورۂ ملک اور ہر سجدہ کے آخر میں یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ مَنْ لَّبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَکَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ سُبْحَانَ مَنْ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ یَکُنْ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِی الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّوْرِ پھر اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِکَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ کِتَابِکَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِکَ الْکَرِیْمِ الْاَکْرَمِ وَبِکَلِمَاتِکَ التَّامَّةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ عَوْنًا مِّنْ صُلَحَاءِ الْجِنِّ یُعِیْنُنِیْ عَلٰی مَا اُرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ۔ اسی وقت سات جنات المسلمین میں سے تمہارے سامنے آئیں گے۔ اور سلام کریں گے اور اس نماز سے پہلے تم کو لازم ہے کہ ساتوں کاغذوں کو ایک تاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو۔ پھر نماز شروع کرو۔ اور تھوڑا موم بھی اپنے سامنے رکھنا۔ پھر جب وہ جنات حاضر ہوں تب تم ان کاغذوں میں سے ایک لے کر پڑھو اور ان جنات سے کہو کہ تم میں سے کس کا یہ کاغذ ہے۔ ان میں سے ایک کہے گا یہ میرا ہے۔ تم اس سے اس کا نام پوچھ کر اس کا نام کاغذ کے اوپر کی طرف لکھو اور اس سے کہو اپنی مہر لاؤ۔ جب وہ اپنی مہر دے۔ تو اس کو موم لگا کر کاغذ کے نیچے کرو۔ جیسا کہ خطوں پر مہر لگاتے ہیں اور اس طرح سب سے کاغذ پر ایک ایک مہر لگوا لو۔ پھر ان کو رخصت کر دو اور ان رقعوں کو اپنے ساتھ لا کر کسی پاکیزہ جگہ پر رکھ دو۔ جب ضرورت ہو جنات کو بلاؤ۔ فوراً حاضر ہوں گے۔ اور جو کام کہو گے کریں گے۔ خزانے نکالیں گے۔ خبریں لائیں گے اور ہر چیز لا کر دیں گے۔ یاد رہے کہ اس کام کے واسطے قوی

دل اور مضبوط شخص چاہئے اگر عامل کمزور ہوگا تو اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

سلامٌ قولاً من رب الرحیم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ چار سو بتیس بار پڑھے۔ رات کو کم از کم سوئے اور خلوت ہو کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب روز عود اور لوبان جلائے کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آکر تجھ سے کہے گا۔ اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لیلے اس کے کہنے کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا۔ اور در و دیوار پر تجھ کو آیت سلامٌ قولاً من رب الرحیم لکھی ہوئی دکھائی دے گی اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے اردگرد خلق کثیر ہوگی تیرے سامنے آئے گا۔ وہ بادشاہ السلام علیکم کہے گا تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے۔ اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بوقت ضرورت بلا سکوں، وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا۔ اور عہد اس طرح کے ہوں گے جھوٹ نہ بولنا گناہ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ ذَرَّاتٌ وَّلَا فِی الْاَرْضِ غَمَرٰتٌ وَّلَا فِی الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَّلَا فِی الْبِحَارِ قَطَرَاتٌ وَّلَا فِی الْغُیُوْبِ لَحَظَاتٌ وَّلَا فِی النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ اِلَّا وَھِیَ بِکَ وَاٰلَاتٌ۔ وَلَکَ شَاھِدَاتٌ وَفِیْ مُلْکِکَ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُکَ بِتَسْخِیْرِکَ لِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْکَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۞

تسخیر موکل الھادی

اگر آپ اسم باری تعالیٰ "ھادی" کو اس کے عددوں کے مطابق پڑھتے رہیں تو تمام مخلوق تابع فرمان ہو جائے گی۔ یہ اسم سر جلیل سے ہے۔ خادم روحانیت کا کامل اثر رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص بخورات کے ساتھ اس کی تلاوت کرے تو خادم ظاہر ہوگا۔ اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ہر روز سات ہزار (۷۰۰۰) مرتبہ طہارت کاملہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو لوبان سلگائیں اور اس اسم کی مخصوص قسم "موکل کو حاضر کرنے والی" ہر روز ایک سو مرتبہ پڑھیں اور ایک ماہ تک اسی طریقہ سے مسلسل پڑھیں تو خادم روحانی آپ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اس سے خوف نہ کھائیں۔ خادم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ اس سے طلب کریں۔ اس انگوٹھی پر اسم اعظم درج ہوگا۔ وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگوٹھی دے گا۔ آپ مخلوق میں سے جس کو بھی تابع کرنا چاہیں گے، انگوٹھی کو انگلی میں پہن کر اسے حرکت دیں، پس وہ شخص مسخر ہوگا۔ خواہ کتنے ہی فاصلہ پر ہوگا۔ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز طلب کریں یا مال و دولت تو بھی خادم لا دے گا۔ اگر کسی لشکر کو شکست دینا یا کسی دشمن کو قتل کرنا یا کسی ظالم کو ہلاک کرنا چاہیں تو موکل کی قسم پڑھ کر انگوٹھی کو حرکت دیں، فوراً حکم کی تعمیل کرے گا۔

موکل کے ذریعہ آپ زمین سے دفینہ نکال سکتے ہیں اسم ہادی کے ذریعہ سمندر کی گہرائیوں سے بھی خزانہ برآمد کر سکتے ہیں۔ ایک لاجواب عمل ہے لیکن قسمت آزمانا ضروری ہے۔

قسم یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِھَا الْھِدَایَۃِ وَاَبْدَالِ الدَّیْمُوْمِیَّتِ وَبِالْفِ الْوَاحِدَانِیَّۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ بِاَمْرِ یَا نَبِیْلُ الْمَلَکُ الرُّوْحَانِیْ اَسْئَلُکَ اَیُّھَا الْمَلَکُ الرُّوْحَانِیْ وَاَقْسَمُ عَلَیْکَ بِھَاءِ الْاِحَاطَۃِ وَبِالْمَلٰٓئِکَۃِ الَّذِیْنَ یَدُوْرُوْنَ

خَوْلَ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَهُمْ وَاهِمُوْنَ وَاذْكُرْ مِنْ حَيْثُ النَّجَلِّي هُوَ وَمِنْ حَيْثُ التَّرَقِّي هَا وَبِالنَّهْرِ الدَّآئِرِ ذَوْرَانِ الْهَآءِ وَبِعَظَمَةِ بِكُرَةِ الْعَالَمِ الْعُلْوِيُّ وَالسِّفْلِيِّ مِنَ الْعَرْشِ اِلَى الْفَرْشِ مِثْلَ الْكُرَةِ وَمَا فِيْهَا وَمَا بَيْنَهُمَا قَدِ الْتَقَمَهُمَا الْمَلَكُ فِيْهِ وَهُوَ مُنْتَظِرُ الْاَمْرِ الْمَلَكُ الْهَدِيُّ وَبِالْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰى جَبْهَةِ بِالْحُرُوْفِ النَّيِّرِ قُوْمَةِ هُنَالِكَ بِالْبُخُوْرِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْمَلْحَةِ اللَّتِيْ تَجْرِيْ اِلَّا مَا اُجِيْبِيْ اَيُّهَا الرُّوْحَانِيْ وَمَآ اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اِفْعَلُوْا اَوْمَا تُؤْمَرُوْنَ.

اس اسم کا ایک نقش بھی ہے۔ اہل ریاضت کے لئے ضروری ہے کہ اسے تحریر کرکے اپنے پاس رکھے اور ہر نماز بعد اس قسم کو ایک مرتبہ اور طلوع شمس کے وقت اسم باری تعالیٰ ''ھادی'' کو ایک سو مرتبہ پڑھے تو کچھ برس بھی نہ گزریں گے کہ تسخیر خلق اس کو حاصل ہوگی۔ اور رزق کا حاصل کرنا بالکل آسان ہوگا۔ اور کم از کم مدت اس کی دو سال ہے۔ اس ''ھادی'' سے فیض حاصل کرنے کا یہ دوسرا طریقہ ہے۔ پہلے طریقہ میں مؤکل کی تسخیر ہوتی ہے، اسم ''ھادی'' کا نقش مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱	۳۰	۵	۱	۴
۳۰	الھادی	لھادی	لھادی	۵
۵	لھادی	۵	لھادی	۱
۱	لھادی	لھادی	لھادی	۳۰
۴	۱	۵	۱	۳

مؤکل تابع کیجئے

عمل سورۂ اخلاص

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ حل مشکلات کے ساتھ فرحت قلبی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حیرت انگیز مناظر دیکھتا ہے۔ جس سے نظر ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اہل ذوق چاہیں تو اس کی دعوت بھی دیں۔ مگر خلوت اختیار کرنا ہوگی۔ کسی سے کلام نہ کرے۔ ایک پرہیزگار خادم رکھیں۔ کہ وہ ضروریات کو انجام دے، غذا میں صرف بھنے ہوئے چنے یا جو کی روٹی کھائے۔ باقی ہدایات ترکِ جمالی وجلالی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اوراد اس پر عمل کریں۔ ۱۵ روز کی خلوت میں چھ ہزار بار بطریق مذکور ذیل پڑھیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ ۴۰۰ بار روزانہ دن رات میں پڑھیں۔ باقی اوقات میں درود استغفار پڑھیں۔ یا سوئیں۔ اور قضائے حاجت کے لئے ۶۰۰ بار ایک دن رات میں۔ ۲۰۰ بار ہر سہ روز پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف ۴۱ بار۔

طریقہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يَا اَحَدُ يَااَحَدُ يَا وَاحِدُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ يَا صَمَدُ يَفْرَدُ يَا تَرُ يَامَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِيْ خُدَّامَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ اَنْ تَجْعَلَنِيْ لِيْ مَا اُرِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ جب دوسو کی تعداد پوری ہوجائے یا ایک دن میں ۶۰۰ کی تعداد پوری کرنا ہو تو ہر ۲۰۰ کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْخُدَّامُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الشَّرِيْفَةَ اَنْ تُجِيْبُوْلِيْ مَا تَعْبُدُوْنَهٗ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمُ الْاِجَابَةَ بِدَعْوَتِيْ وَبِطَاعَتِيْ فَاسْرَعُوْ وَاحْضِرُوْ اَطِيْعُوْا بِحَقِّ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

اس عمل کو شروع کرتے ہی تین مؤکل عامل کی مدد کے لئے متعین ہوجاتے ہیں۔ اور جب تک عامل کی ضرورت پوری کردیں واپس نہیں جاتے۔ اگر عامل کی ذات یا بات کی وجہ سے کسی مومن مرد یا عورت کا دل نہیں دکھا ہے اور ان کی آہیں اس وقت حائل نہ ہوں تو مؤکل سامنے حاضر ہوکر یوں کہتے ہیں۔ السلام علیکم اَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اس کے جواب میں یہ کہے وعلیکم السلام يَا عِبَادَ اللّٰهِ پھر وہ سوال کریں گے کہ تو نے ہم کو کس لئے یاد کیا ہے۔ اب اختیار ہے کہ ان سے اپنی حاجت بتلادے جائز ومحمود ہوگی تو فوراً پورا کریں گے۔ اور اگر مؤکلین کو تابع کرنا ہے تو ان سے یہ کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو جب بھی یاد کروں حاضر ہو اور میرا جو کام ہو انجام دو۔ اس پر وہ کوئی شرط پیش کریں گے۔ اگر تم نے اسے پورا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ بھی خادم بن جائیں گے۔ اور جب تک اس میں کوتاہی برتی۔ مؤکل حاضر نہ ہوں گے۔

قسط نمبر:۶

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

الحصارُ السَّبعة

سلطان ابراہیم غزنوی نے کس وجہ سے ملک شاہ سلجوق کے چچا کو قید کرلیا تھا، جس کی رہائی کے لئے سلجوق امیر سبکتگین نے غزنی پر اس وقت حملہ کردیا، جب سلطان کی افواج ہندوستان میں تھیں، اس نے اس سخت پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت کی دعا کی۔ جس کے نتیجے میں اسی رات سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ "امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن عزیز سے فتح ونصرت کی آیات کا ایک انتخاب کرکے مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام "الحصار السبعہ" ہے اور یہ مجموعہ اس وقت کے قاضی "زاہد" کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے جب قاضی زاہد سے پوچھا تو انہوں نے وہ مجموعہ سلطان کو دیدیا اور ساتھ ہی اس کے ورد کا طریقہ بھی بتادیا کہ روزانہ ایک حصار پڑھ جائے اور ساتویں دن روزہ رکھ کر ان ساتوں کو ایک بار پھر پڑھلیا جائے اور کچھ صدقہ بھی دیدیں، انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ سلطان ابراہیم نے حسب ہدایت عمل کیا، ادھر ملک شاہ نے خواب دیکھا کہ غزنی کے ارد گرد لوہے کا ایک جنگلہ بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلے کی حفاظت کے لئے دانت نکالے ہوئے اور اپنی سونڈیں اٹھائے ہوئے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی سے واپسی کا حکم دیدیا۔ اس طرح غزنی کا ملک محفوظ رہا۔

سلطان ابراہیم کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو اس ورد کو اسی طریقے پر پڑھتے تو اللہ تعالیٰ محفوظ فرماتے۔

فائدہ : چوں کہ ہفتے کے ساتھ دن ہیں اور یہ ساتھ دن ہی زمانے کی بنیاد ہیں، اس لئے یہ وظیفہ سات دنوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

بروز پیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اَکِنَّۃً اَنْ یَّفْقَھُوْہُ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا. فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ. اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. قُلْ کُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنِ اھْتَدٰی. یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا. سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ سُلْطٰنًا.

FREE AMLIYAAT BOOKS

اَللّٰهُمَّ يَاذَالْمَنِّ وَلَايُمَنُّ عَلَيْكَ يَاذَالطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّىْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّىْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز منگل

رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَا اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْا اِلَى اللّٰهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ. يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا اَضَآءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيْهِ وَاِذَا اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

يَااَللّٰهُ يَارَبِّىْ يَارَبَّا وَ يَا مَلْجَا يَا مُسْتَغَاثًا يَاغَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ بِكَرَمِكَ اِلٰى كَرَمِكَ وَ بِفَضْلِكَ اِلٰى فَضْلِكَ وَ بِجُوْدِكَ اِلٰى جُوْدِكَ وَبِاِحْسَانِكَ اِلٰى اِحْسَانِكَ.

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ.

يَارَبِّ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِىْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا.

اَللّٰهُمَّ يَاحَفِيْظِىْ وَ يَانَصِيْرِىْ وَيَا مُعِيْنِىْ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاَشْغَالِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّىْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّىْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز بدھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا. اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ. يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ. لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا. اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا. جَزَآءً وِّفَاقًا. فِىْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ. وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ. لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ. كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ. رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ. اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ.

FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز جمعرات

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ. وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا. قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا. اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ. مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ. بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَانِيَتِیْ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَائِكَ وَتَقْدِيْرِكَ فَاِنِّیْ اَسِيْرٌ بِحُكْمِكَ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ بِاَحْوَالِ الْعِبَادِ وَ اَشْغَالِهِمْ وَ حَرَكَاتِهِمْ وَ سَكَنَاتِهِمْ فِی اللَّيَالِیْ وَالْاَيَّامِ . لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

وَ اَقْرَبُ نَصْرًا وَ اَوْضَحُ دَلِيْلًا اَغْنٰی مِنَ الْاَعْدَاءِ . اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ يَافَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز جمعۃ المبارک

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ. قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ .

لَا حَوْلَ وَلَا حِيْلَةَ وَلَا مَحَالَةَ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُدَبِّرُهُمْ وَ مُحَوِّلُهُمْ مِنْ حَالٍ اِلٰی حَالٍ بِكَ اَصُوْلُ.

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا وَلَا تَخْذُلْنَا وَارْحَمْنَا وَلَا تُهْلِكْنَا وَ اَنْتَ رَجَاءُ نَا يَااَللّٰهُ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ يَا نِعْمَ النَّصِيْرُ.

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَافَارِجَ الْهَمِّ يَاكَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّیْ وَاكْشِفْ غَمِّیْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّیْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز ہفتہ

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

FREE AMLIYAT BOOK'S GROUP

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ. الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ. رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ. رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ. قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ.

اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَ يَا كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَ يَا مَانِعَ الْبَلِيَّاتِ وَ يَا كَاشِفَ الْكُرُبَاتِ وَ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ وَ يَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ اِدْفَعْ عَنِّيْ وَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ النَّكَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَ اِيَّاهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَاحْفَظْنَا وَاِيَّاهُمْ مِنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

محمد شبیر قادری

بروز اتوار

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ. وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ. ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا. وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا. وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ. وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ. إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ. وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ.

اَللّٰهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَا اَنِيْسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَا نَاصِرَ الْمُضْطَرِّيْنَ.

اَللّٰهُمَّ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ، اَللّٰهُمَّ يَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ، اَللّٰهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا فِي الْعَافِيَةِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
https://www.facebook.com/groups/freeamliyaatbooks

اکسیر عمل قرآنی

اس عمل کے بارے میں حضرت مولانا محمد طاہر قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں، قرآن کریم کی وہ آیتیں جن کے شروع میں "اللہ" ہے ان کا ہر حاجت و مشکل میں پڑھنا حصول مدعا مقصود کے لئے اکسیر ہے۔ اگر کوئی مقصد نہ بھی حاصل ہوگا تو اس سے بہتر مقصد کا حصول یقینی ہوگا۔ نیز تحریر فرمایا کہ یہ عمل مجھ کو حیدرآباد (دکن) کے ایک سو بیس برس کی عمر کے بوڑھے عامل سے پہنچا ہے۔ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے، اس عمل سے بڑی راہیں کھلتی ہیں۔

وہ آیات یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.

(۱) اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

(۲) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. (سورۂ بقرہ)

(۳) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

(۴) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ. مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ. (سورۂ آل عمران)

(۵) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا. (سورۂ نساء)

(۶) اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ (سورۂ انعام)

(۷) اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ. (سورۂ انفال)

(۸) اَللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ. (سورۂ یونس)

(۹) اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ اَنْفُسِهِمْ اِنِّيْ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (سورۂ ہود)

(۱۰) اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ (سورۂ رعد)

(۱۱) اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ. عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ. (سورۂ رعد)

(۱۲) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا

ROHANIYAAT BOOKS GROUP http://...

مَتَاعٌ. (سورۂ رعد)

(۱۳) اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ. وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ. (سورۂ ابراہیم)

(۱۴) اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. (سورۂ طٰہٰ)

(۱۵) اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (سورۂ حج)

(۱۶) اللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ (سورۂ حج)

(۱۷) اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورۂ نور)

(۱۸) اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورۂ نمل)

(۱۹) اللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورۂ نمل)

(۲۰) اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (سورۂ عنکبوت)

(۲۱) اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورۂ عنکبوت)

(۲۲) اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (سورۂ روم)

(۲۳) اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورۂ روم)

(۲۴) اللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (سورۂ روم)

(۲۵) اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ (سورۂ روم)

(۲۶) اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ (سورۂ الم سجدہ)

(۲۷) اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ. (سورۂ صافات)

(۲۸) اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (سورۂ زمر)

FREE AMLIYAT BOOKS GROUP
https://www.facebook.com/groups/...

(۲۹) اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (سورۂ زمر)

(۳۰) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (سورۂ زمر)

(۳۱) اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ (سورۂ غافر)

(۳۲) اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۂ غافر)

(۳۳) اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ (سورۂ غافر)

(۳۴) اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۵) اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۶) اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ. (سورۂ شوریٰ)

(۳۷) اَللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (سورۂ شوریٰ)

(۳۸) اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ (سورۂ شوریٰ)

(۳۹) اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (سورۂ جاثیہ)

(۴۰) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورۂ تغابن)

(۴۱) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (سورۂ طلاق)

(۴۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (سورۂ اخلاص)

حل مشکلات کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ "اقراء" میں آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا" وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ "سجدہ کریں اور زیادہ قریب ہو جائیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ سجدے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

چنانچہ بعض علماء کرام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ نے اسی کے پیش نظر فرمایا کہ سخت پریشانی کی حالت میں اگر قرآن کریم کی چودہ آیات سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔

قرآن کریم کی وہ آیات سجدہ یہ ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ. (سورۂ اعراف)

(۲) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ. (سورۂ رعد)

(۳) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَآئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ. يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (سورۂ نحل)

(۴) وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا. (سورۂ اسراء)

(۵) أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْرَآئِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَبُكِيًّا (سورۂ مریم)

(۶) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (سورۂ حج)

(۷) وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا (سورۂ فرقان)

(۸) اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورۂ نمل)

(۹) إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ (سورۂ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوُوْدُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ (سورۂ ص)

(۱۱) فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ (سورۂ فصلت)

(۱۲) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا (سورۂ نجم)

شبیر قادری

(۱۳) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (سورۂ انشقاق)

(۱۴) كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورۂ علق) (دامانِ رحمت)

تمام امراض کے لئے نسخۂ شفاء

(۱) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ إِلَّا خَسَارًا (سورۂ اسراء)

(۲) فِيْهِ شِفَآءٌ لِلنَّاسِ (سورۂ نحل)

(۳) وَشِفَآءٌ لِمَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۂ یونس)

(۴) وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ (سورۂ توبہ)

(۵) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۂ شعراء)

(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا هُدًى وَشِفَآءٌ (سورۂ حم سجدہ)

(۷) يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ. (سورۂ نساء)

(۸) اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ (سورۂ انفال)

(۹) ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (سورۂ انبیاء)

FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP
http://...

(۱۰) رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (سورۂ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورۂ انبیاء) (دامانِ رحمت)

امام شافعیؒ کی دعا

امام شافعیؒ کے شاگرد ربیع فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کی مشہور اور مقبول دعاؤں میں ایک دعا یہ تھی۔ جو شخص روزانہ ایک سو انتیس مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے تمام حوادث کے شر سے مامون و محفوظ رکھیں گے اور اس کے تمام حالات میں لطف نصیب فرمائیں گے۔

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

شیخ احمد بن محمد بن عباد شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المفاخر العلیہ فی المآثر الشاذلیہ" میں اپنے شیخ ابوالحسن شاذلی کے اذکار اور اوراد میں سے ایک وظیفہ حزب اللطف کا نقل فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعے شدائد اور مصیبتوں کے وقت دعا مانگی جاتی ہے اور اس دعا کا مشکلات دور کرنے میں عجیب راز پنہاں ہے۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ وَ اَنْمَى الْبَرَكَاتِ وَ اَزْكَى التَّحِيَّاتِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ عَلٰى اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ وَ سَلِّمْ عَلَیْهِ یَا رَبَّنَا اَزْكَى التَّحِیَّاتِ فِیْ جَمِیْعِ الْخَطَرَاتِ وَاللَّحَظَاتِ.

اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ لُطْفُهٗ بِخَلْقِهٖ شَامِلٌ وَ خَیْرُهٗ لِعَبْدِهٖ وَاصِلٌ وَ سِتْرُهٗ عَلٰى عِبَادِهٖ سَابِلٌ لَا تُخْرِجْنَا عَنْ دَائِرَةِ الْاَلْطَافِ وَاٰمِنَّا مِنْ كُلِّ مَا نَخَافُ وَ كُنْ لَنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ الظَّاهِرِ، یَا بَاطِنُ یَا ظَاهِرُ، یَا لَطِیْفُ نَسْاَلُكَ وِقَایَةَ اللُّطْفِ فِی الْقَضَاءِ وَالتَّسْلِیْمَ مَعَ السَّلَامَةِ عِنْدَ نُزُوْلِهِ الرِّضَا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ بِمَا سَبَقَ فِی الْاَزَلِ، فَحُفَّنَا بِلُطْفِكَ فِیْمَا نَزَلَ، یَا لَطِیْفًا لَمْ یَزَلْ وَاجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ مِنَ التَّحَصُّنِ بِكَ یَا اَوَّلُ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْاِلْتِجَاءُ وَعَلَیْهِ الْمُعَوَّلُ. اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ اَلْقٰى خَلْقَهٗ فِیْ بَحْرِ قَضَائِهٖ وَ حَكَمَ عَلَیْهِمْ بِحُكْمِ قَهْرِهٖ وَابْتِلَائِهٖ اِجْعَلْنَا مِمَّنْ حُمِلَ فِیْ سَفِیْنَةِ النَّجَاةِ وَ وُقِیَ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ طُوْلَ الْحَیَاةِ.

اِلٰهَنَا اِنَّهٗ مَنْ رَعَتْهُ عَیْنُ عِنَایَتِكَ كَانَ مَلْطُوْفًا بِهٖ فِی التَّقْدِیْرِ مَحْفُوْظًا مَلْحُوْظًا بِرِعَایَتِكَ یَا قَدِیْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبَ الدُّعَاءِ اِرْعَنَا بِعَیْنِ رِعَایَتِكَ یَا خَیْرَ مَنْ رَعٰى، اِلٰهِیْ لُطْفُكَ الْخَفِیُّ اَلْطَفُ مِنْ اَنْ یُرٰى وَ اَنْتَ اللَّطِیْفُ الَّذِیْ لَطَفْتَ بِجَمِیْعِ الْوَرٰى قَدْ حَجَبْتَ سَرَیَانَ سِرِّكَ فِی الْاَكْوَانِ فَلَا یَشْهَدُهٗ اِلَّا اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِیَانِ فَلَمَّا شَاهَدُوْا سِرَّ هٰذَا اللُّطْفِ الرَّقِیْقِ هَامُوْا مَا دَامَ لُطْفُكَ الدَّائِمُ الْبَاقِیْ.

اِلٰهَنَا حُكْمُ مَشِیْئَتِكَ فِی الْعَبِیْدِ لَا تَرُدُّهٗ هِمَّةُ عَارِفٍ وَلَا مُرِیْدٍ، لٰكِنْ فَتَحْتَ لَنَا اَبْوَابَ الْاَلْطَافِ الْخَفِیَّةِ الْمَانِعَةِ حُصُوْنُهَا مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ فَاَدْخِلْنَا بِلُطْفِكَ تِلْكَ الْحُصُوْنَ، یَا مَنْ یَقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ فَیَكُوْنُ

اِلٰهَنَا اَنْتَ اللَّطِيْفُ بِعِبَادِكَ لَاسِيَّمَا بِاَهْلِ مَحَبَّتِكَ وَ وِدَادِكَ فَبِاَهْلِ الْمَحَبَّةِ وَالْوِدَادِ خُصَّنَا بِلَطَائِفِ اللُّطْفِ بِاَجْوَادٍ.

اِلٰهَنَا اللُّطْفُ صِفَتُكَ وَالْاَلْطَافُ خُلُقُكَ، وَ تَنْفِيْذُ حُكْمِكَ فِيْ خَلْقِكَ حَقُّكَ وَ رَأْفَةُ لُطْفِكَ بِالْمَخْلُوْقِيْنَ تَمْنَعُ اسْتِقْصَاءَ حَقِّكَ فِي الْعٰلَمِيْنَ.

اِلٰهَنَا لَطَفْتَ بِنَا قَبْلَ كَوْنِنَا وَ نَحْنُ لِلُّطْفِ اِذْ ذَاكَ غَيْرُ مُحْتَاجِيْنَ اَفَتَمْنَعُنَا مِنْهُ مَعَ الْحَاجَةِ لَهُ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

خَاشَا لُطْفُكَ الْكَافِيْ وَلُطْفُكَ الْوَافِيْ اَنْ يُمْنَعَ عَنَّا وَ اَنْتَ الشَّافِيْ.

اِلٰهَنَا لُطْفُكَ هُوَ حِفْظُكَ اِذَا رَعَيْتَ وَ حِفْظُكَ هُوَ لُطْفُكَ اِذَا وَقَيْتَ فَاَدْخِلْنَا سُرَادِقَاتِ لُطْفِكَ وَاضْرِبْ عَلَيْنَا اَسْتَارَ حِفْظِكَ يَالَطِيْفُ نَسْئَلُكَ اللُّطْفَ اَبَدًا، يَاحَفِيْظُ قِنَا السُّوْءَ وَ شَرَّ الْعِدَا يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ يَالَطِيْفُ اُلْطُفْ بِعَبْدِكَ الْعَاجِزِ الْخَائِفِ الضَّعِيْفِ.

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطَفْتَ بِيْ قَبْلَ سُؤَالِيْ وَ كَوْنِيْ كُنْ لِيْ لَا عَلَيَّ يَااَمِيْنُ يَامُغْنِيْ فَاَنْتَ حَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ وَعَوْنِيْ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ. اُنْسِيْ بِلُطْفِكَ يَالَطِيْفُ اٰنِسِ الْخَائِفِ فِيْ حَالِ الْمَخِيْفِ تَاَنَّسْتُ بِلُطْفِكَ يَالَطِيْفُ وُقِيْتُ بِلُطْفِكَ الرَّدٰى فِي الْمَخِيْفِ وَاحْتَجَبْتُ بِلُطْفِكَ مِنَ الْعِدَا يَالَطِيْفُ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ. بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ.

شبیر قادری

نَجَوْتُ مِنْ كُلِّ خَطْبٍ جَسِيْمٍ بِقَوْلِ رَبِّيْ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ. سَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ حَاسِدٍ بِقَوْلِ رَبِّيْ وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ كُفِيْتُ كُلَّ هَمٍّ فِيْ كُلِّ سَبِيْلٍ بِقَوْلِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَؤُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ.

لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

FREE AMLIYAT BOOKS GROUP
https://www.facebook.com

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِإِيْلٰفِ قُرَيْشٍ. إِيْلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ. الَّذِيْ أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ. (تین مرتبہ)

اِكْتَفَيْتُ بِكٓهٰيٰعٓصٓ وَاحْتَمَيْتُ بِحٰمٓعٓسٓقٓ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ.

اَحُوْنٌ قَافٌ اٰدَمُ حَمَّاءُ امِيْنٌ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَالْاَسْرَارِ قِنَا الشَّرَّ وَالْاَشْرَارَ، وَكُلَّ مَا اَنْتَ خَالِقُهُ مِنَ الْاَكْدَارِ.

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِحَقِّ كِلَاءَةِ رَحْمَانِيَّتِكَ اِكْلَأْنَا وَلَا تَكِلْنَا اِلٰى غَيْرِ اِحَاطَتِكَ رَبِّ هٰذَا ذُلُّ سُؤَالِيْ بِبَابِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنْ اَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَجِّدْ وَعَظِّمْ وَشَرِّفْ وَكَرِّمْ سَيِّدِيْ لَا تُخْلِنِيْ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْاَمَانِ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَارَحْمٰنُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

یہ ساتوں دعائیں ایک عظیم وظیفہ ہے، ان میں سے ہر ایک مستقل وظیفہ اور عظیم خزانہ ہے، ان دعاؤں کو پڑھنے کے لئے اس ترتیب کی ضرورت نہیں ہے۔

جو شخص ان تمام دعاؤں کو ایک ساتھ روزانہ پڑھے گا وہ ان تمام فوائد سے جو ہر دعا کے ذیل میں لکھے ہوئے ہیں مکمل فیض یاب ہوگا اور ہر خیر کے ساتھ کامیاب ہوگا اور جو شخص کسی مصروفیت کی وجہ سے ان تمام دعاؤں کو نہ پڑھ سکے تو اپنی فرصت کے مطابق ان دعاؤں میں سے چند یا ایک کو فی الحال پڑھ لے اور دیگر دعاؤں کو فرصت ملنے کے بعد مکمل کر لے۔

اور مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی ان دعاؤں کے ذریعے استغاثہ اور اللہ سے مناجات کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی بھی ضرورت کا سوال کرے گا صدق نیت کے ساتھ، تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اور اس کی ضرورت منجانب اللہ پوری ہوگی۔

اس کی حاجت دنیوی ہو یا اخروی ضرور پوری ہوگی۔

یہ دعائیں فریاد اور مناجات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہترین ذکر بھی ہیں۔

(ریاض الجنۃ)

☆☆☆

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو ککلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہورا سوئیٹس ®

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

قسط نمبر ۱۱

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

دماغ کے اندر کی ساخت پر غور کیجئے کہ پرت پر پرت جمے ہوئے ہیں اور لپٹا اور سمٹا ہوا رکھا ہے تاکہ بیرونی آواز سے وہ محفوظ رہے، پھر اسی کی حفاظت کے لئے اس کے اوپر کھوپڑی قائم کی اور اس پر بال لگائے کہ گرمی اور سردی سے دماغ کی حفاظت بھی ہو اور خوب صورتی بھی پیدا ہوجائے، یہ روک تھام اور حفاظت اس لئے کی گئی کہ دماغ کو جسم میں بہت ہی اہمیت حاصل ہے اور حواس کا چشمہ بھی یہی ہے۔

دل کو سینہ کے اندر جگہ دی اور اس پر ایک مضبوط جھلی لپیٹی، پھر مزید حفاظت کی خاطر اس پر گوشت اور پٹھوں کا خول چڑھایا، یہ سنگین حصار بھی دل کی اہمیت کو بتاتا ہے، حلق میں دو نالیاں برابر دو کاموں کے لئے لگائیں، ایک نالی آواز کے لئے ہے، جو پھیپھڑے تک جاتی ہے، دوسری غذا کے لئے ہے جو معدہ تک پہنچتی ہے، دونوں نالیوں کے درمیان ایک روک بھی قائم کی تاکہ کھانا آواز کی نالی میں نہ پہنچ جائے، پھیپھڑا دل کو ہوا برابر پہنچاتا رہتا ہے، ہوا دل میں پہنچاتا بھی ہے اور واپس بھی لیتا ہے، اگر ایسا نہ کرے تو دل میں حرارت گھٹ کر اس کو ختم کردے، ادھر قدرت نے فضا کو ہوا سے ہر وقت پُر رکھا تاکہ پھیپھڑا اس عمل سے کبھی خالی نہ رہے، پیشاب اور پاخانہ کے اعضاء کو روک اور ضبط کی صلاحیت بخشی تاکہ غلاظت ہر وقت بہتی نہ رہے اور انسان کی زندگی کو بدمزہ نہ کردے۔

دیکھئے رانوں پر گوشت کا ذل کس قدر موٹا کیا تاکہ بیٹھنے میں انسان کو راحت ملے، چنانچہ دُبلا آدمی جب خالی زمین پر بیٹھتا ہے تو رانوں پر گوشت کم ہونے کی بنا پر بڑی تکلیف پاتا ہے، قدرت نے آلہ مردمی کی ساخت بھی عجیب رکھی، نہ اس کو ڈھیلا رکھا کہ مادہ رحم تک نہ پہنچ سکے، نہ ایسا سخت کہ چلنے پھرنے میں دشواری ہو، اس میں گھٹنے کی بھی صلاحیت رکھی اور بڑھنے کی بھی، گھر میں پاخانہ تنہا جگہ اور آڑ میں بنایا جاتا ہے اور یہ مناسب ہے، دیکھئے قدرت کا بھی یہی عمل ہے کہ پاخانہ کا مقام ایسی جگہ بنایا جو بدن بھر میں سب سے زیادہ چھپی ہوئی اور پوشیدہ تھی، بدن کے پورے آدھے دھڑ نے اس کو چھپا رکھا ہے۔

پھر مزید احتیاط کے لئے رانوں پر گوشت زیادہ چڑھایا کہ پاخانہ کی جگہ کا بھی ایک گونہ پردہ ہوجائے اور پیشاب کی جگہ کا بھی، انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے یہ احتیاط انسان کے جسم میں برتی گئی ہے، بالوں اور ناخنوں میں بڑھنے کا مادہ رکھا اور پھر ان کا کاٹنا اور تراشنا بھی قرین مصلحت سمجھا گیا۔ لہٰذا ان میں سے احساس کا مادہ سلب کرلیا گیا کہ اگر ان کو تراشا جائے تو کسی قسم کا دکھ نہ ہو، اگر یہ صورت نہ ہوتی تو بڑی الجھن پیدا ہوجاتی یا تو ان کو ایسے ہی بڑھنے دیا جاتا تو یہ دونوں بڑھ کر انسان کی شکل کو دہشت ناک کردیتے یا پھر ان کو تراشا جاتا تو دکھ ہوتا۔

بالوں کی پیدائش پر غور کیجئے اگر یہ آنکھ کے اندر اُگ آتے تو آنکھ کو اندھا کردیتے، اگر منہ میں اُگ جاتے تو کھانے پینے کو دشوار کردیتے، اگر ہاتھ کی ہتھیلی میں نکل آتے تو کام کرنے میں سخت دقت پیدا ہوتی اور چیزوں کو چھونے کا لطف بھی ختم ہوجاتا، اگر شرم گاہ کے اندر نکل آتے تو جماع کی لذت کھو دیتے، خالق عالم کا یہ عین احسان و کرم ہے کہ اس نے ہر چیز کو قرین مصلحت بنایا اور بے موقع کوئی بھی شئے پیدا نہیں فرمائی۔

قدرت کی طرف سے انسان میں کھانے پینے سونے اور جماع وغیرہ کی خواہشات پیدا کی گئیں، اس میں بھی بہت سی مصلحتیں مدنظر ہیں، ہر خواہش ایک خاص شئے کا مطالبہ کرتی ہے اور بدن انسانی پر خاص ہی اثر ڈالتی ہے، مثلاً بھوک کھانا مانگتی ہے جس سے انسان زندہ ہے، پیاس پانی کا تقاضا کرتی ہے جس سے انسان کی بقا ہے، نیند کی حاجت بدن اور عام قویٰ کی مصلحت سامنے رکھتی ہے، شہوانی جذبہ جماع کا داعی بنتا ہے جس سے نسل کو دوام اور بقا نصیب ہوتی ہے۔

اگر انسان کھانا کھاتا، پانی پیتا محض اس تخیل کے ماتحت کہ اس کو

بوجہ حیات ان چیزوں کی ضرورت ہے اور کوئی طبعی تقاضا یا مطالبہ نہ ہوتا تو بہت سے ضروری مشاغل میں الجھ کر وہ یقیناً کھانا پینا چھوڑ دیا کرتا، نتیجہ یہ ہوتا کہ قویٰ کمزور پڑ جاتے اور آخر میں انسان ہلاکت کی نذر ہوتا، بالکل اس طرح کہ اگر انسان مثلاً علاج کی مصلحت سے ایک ایسی دوا کا حاجت مند ٹھہرے جس کو اس کی طبیعت نہیں چاہتی ہے تو لامحالہ طبیعت اس دوا کے استعمال میں مزاحمت کرے گی اور اس کو استعمال نہیں کرنے دے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان بیماری کا نشانہ بن کر موت کا لقمہ بنے گا، انسان اگر اپنے اختیار سے سوتا اور طبعی تقاضہ سے مجبور نہ ہوتا تو بہت سے مشاغل میں پھنس کر سونا چھوڑ دیا کرتا اور اس کا اثر لامحالہ یہ ہوتا کہ انتہائی تکان اور درماندگی اس کو ہلاکت کے گھاٹ اتار دیتی، جماع اگر محض اس مصلحت سے کرتا کہ اس کے بچہ ہو تو کام کی زیادتی اس کو جماع سے روک دیا کرتی اور اس طرح نسل کا سلسلہ رک جایا کرتا لیکن نہیں قدرت نے اندر طبیعت میں اس ضروری امر کے لئے ایک زبردست داعیہ رکھا جس کی بنا پر انسان ہر ضروری تقاضے سے باز نہیں رہ سکتا اور جب یہ ضروری کام عمل میں لایا جاتا ہے تو لامحالہ مناسب فائدہ مل کر رہتا ہے۔

نظام بدن کی ایک بڑی دلچسپ مثال سنئے اور اس سے حکمت الٰہی کا اندازہ لگایئے۔ بدن انسانی ایک بادشاہ کے گھر کے مانند ہے جس میں اس کے اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور جو لوگ ان کی خدمت میں مقرر ہیں، مثلاً ایک اس خدمت پر مامور ہے کہ اہل خانہ کی ضروریات گھر میں لے آئے، دوسرا اس امر پر کہ گھر میں لائی ہوئی ضروریات کو محفوظ رکھے، تیسرا اس کام پر کہ لائی ہوئی اور محفوظ کی ہوئی ضروریات کو قابل نفع اور قابل استعمال بنائے، چوتھے کا یہ فرض ہے کہ گھر کے کوڑے کرکٹ کو باہر نکال کر پھینکے۔

بدن کا بادشاہ خالق عالم ہے، بدن انسانی ایک گھر ہے، اعضاء جسمانی اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور نفس فکر، وہم، عقل، حفظ اور غضب کی قوتیں ان کے نوکر چاکر ہیں، ان قوائے بدنی میں سے اگر ایک قوت بھی گھٹ جائے تو بدن انسانی میں زبردست انقلاب آ جائے، مثلاً اگر انسان میں ایک صرف قوت حافظہ ہی نہ ہوتی تو اس کی کیسی حالت ہو؟ کہ اس کو کچھ یاد نہ رہے، نہ اپنے حقوق یاد ہوں نہ دوسرے کے، نہ لیا یاد ہو نہ دیا، نہ دیکھا یاد ہو نہ سنا، نہ پایا یاد ہو نہ کہا ہوا، نہ یہ یاد ہو کہ اس پر کسی نے کیا احسان کیا تھا؟ نہ یہ کہ کس نے اس کو کیا نقصان پہنچایا تھا؟ کس سے اس کو کیا نفع ملا تھا اور کیا ضرر؟ راستہ چل کر بھی اس کو وہ راستہ یاد نہ ہو، ایک چیز پڑھ کر بھی وہ اس کو یاد نہ رکھ سکے۔ نہ اپنی تحریر سے نفع اٹھائے نہ گزرے ہوئے واقعات سے وہ عبرت حاصل کرے۔

پھر ذرا غور کیجئے کہ صرف ایک قوت کے نہ ہونے سے یہ کیفیات رونما ہوں تو اگر سب ہی نہ ہوں تو انسان کی کیا گت بنے اور اس کی کیسی مٹی پلید ہو، یہ قوت حافظہ تو پھر ایک خوبی ہے، لیکن نسیان کی عادت جو بظاہر ایک عیب ہے وہ بھی اگر انسان میں نہ ہو تو انسان ایک مصیبت میں گرفتار ہو جائے، انسان اگر کسی چیز کو نہ بھولے تو آئی ہوئی مصیبت کو بھی کبھی نہ بھولے اور اس کی حسرت دل سے نہ مٹے، نہ کینہ اور حسد اس کے دل سے کبھی ڈھلے، پڑی ہوئی چیزوں اور دل دکھانے والی باتوں کی یا دنیاوی لذتوں کا لطف نہ اٹھانے دے، انسان ظالم سے غفلت کی امید نہ رکھے، نہ حاسد اور ضرر رساں سے بھولنے کی توقع ہو، غرض اس قسم کی یاد داشت سے انسان کی بے چینی کبھی نہ مٹے، پس دیکھئے کہ یہ حافظہ اور نسیان کی دو متضاد صفتیں بھی اپنے اندر کس قدر مصلحتیں رکھتی ہیں۔

نیز انسان کو قدرت نے تمام حیوانات سے جدا نہایت مفید صفتیں بخشیں، مثلاً صفت گویائی عطا فرمائی جس سے انسان اپنے دل کی بات دوسرے کو سمجھاتا ہے اور دوسرے کی بات خود سمجھتا ہے، یا صفت کتابت انسان کو بخشی، اس صفت کی بدولت گزشتہ لوگوں کے حالات موجودہ لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں اور موجودہ لوگوں کے حالات آنے والوں کو معلوم ہوں گے۔ کتاب ہی کی بدولت علم کو بقا ملتی ہے، آداب کو ہمیشگی نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ کیا حساب کتاب اور معاملات فی زمانہ چل رہے ہیں یا پہلے چل رہے تھے۔ فن کتابت کا وجود اگر نہ ہوتو ایک زمانہ کے حالات دوسرے زمانہ سے پردہ میں رہیں، علوم صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں، فضائل و آداب تلف ہو کر رہ جائیں۔ غرض لوگوں کے معاملات میں زبردست خلل رونما ہو۔

یہاں یہ شک ہو سکتا ہے کہ ہمارا بیان موضوع بحث سے ہٹ گیا کیوں کہ بحث امور طبعیہ پر چل رہی ہے اور کلام اور اسی طرح کتابت طبعی امور نہیں بلکہ کسبی ہیں، چنانچہ کتابت اس لئے مختلف انواع پر بٹ گئی ہے کہ مثلاً ایک عربی ہے، دوسری ہندی، تیسری رومی وغیرہ۔ اگر یہ طبعی امر

ہوتی تو اختلاف ناممکن تھا، یہی حال کلام کا ہے کہ اس کا مدار بھی جداجدا اصطلاحات پر ہے، شک کا حل یہ ہے کہ کتابت سے مقصد وہ آلات طبعیہ ہیں جن سے فعل کتابت صادر ہوتا ہے، جیسے ہاتھ، انگلیاں، ہتھیلی یا ذہن وفکر جواس میں کام کرتے ہیں، یہ سب طبعی ہیں ان میں فعل انسان کو کوئی دخل نہیں اور ان کے بغیر کتابت ممکن نہیں۔ اسی طرح کلام سے مراد آلات کلام ہیں، مثلاً زبان اور اس کی طبعی قوت گویائی یا ذہن جواس میں مددویتا ہے اگر یہ چیزیں قدرت کے ہاتھوں تخلیق نہ پاتیں تو کلام وجود میں کب آتے۔

انسان کو خالق کی طرف سے صفت غضب دی گئی یا حسد کا مادّہ اس میں رکھا گیا۔ ان ہردوصفات میں بھی مصلحتیں ہیں، اگران کو درجۂ اعتدال پر رکھا جائے، غضب کا کام اذیت اور دکھ کو دور کرنا ہے اور حسد کا تقاضہ نفع حاصل کرنا ہے۔ یہ صفتیں مناسب حد سے جب بڑھتی ہیں تو ننگ انسان بنتی ہیں، غضب دفع ضرر کے درجہ تک رہے، ضرررسانی کے مرتبہ تک نہ پہنچے تو خوب ہے۔ حسد اگر حصول نفع کا سبب بنے اور تلف نفع غیر کی رغبت نہ دے تو محمود ہے۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے یا اس سے لیا ہے اس میں سب سے زبردست مصلحتیں مضمر ہیں۔ مثلاً قدرت نے امید وآرزو کا ایک جذبہ اس میں ودیعت فرمایا اور اس سے دنیا کو آباد کیا، نسلوں کو دوام بخشا، کمزوروں کو موقع دیا کہ وہ آبادی دنیا میں اگلے قوی لوگوں کی جدوجہد سے فائدہ اٹھائیں، کیوں کہ ابتدائے آفرینش میں انسان کمزور ہوتا ہے۔ اگر اس کو اگلے لوگوں کو امیدوں کے آثار اور ان کے آباد کردہ مقامات نہ ملیں تو اس میں کہاں طاقت ہے کہ اپنے لئے امن وعافیت کا مقام یا نفع کا کوئی ذریعہ مہیا کر سکے۔

☆☆☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ ونقش یالوح حاصل کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

سے رابطہ کریں

فون نمبر: 9358002992

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند
کی حیرتناک پیش کش

ردّ سحر، ردّ آسیب، ردّ نشہ، ردّ بندش و کاروبار اور ردّ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آجاتا ہے۔

تردد اور تذبذب سے بے نیاز ہوکر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقۂ احباب میں تحفتاً دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپئے﴾

حیدرآباد میں ہمارے دستی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

سید عاقل حید شاہ کاظمی

استخارہ ذات الرقات

اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب آپ کوئی کام کرنا چاہیں تو اللہ سے استخارہ کرنے کے لئے کاغذ کے چھ ٹکڑے کرلیں۔ ان میں سے تین ٹکڑوں پر لکھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَيْرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانَةٍ اِفْعَلْ (اور دوسرے تین ٹکڑوں پر اس جگہ) لاتفعل لکھیں۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا اور مہربان ہے طلب خیر ہے اللہ سے جو غلبہ وحکمت والا ہے، فلاں بن فلاں کے لئے یہ کام کرو۔ یہ کام نہ کرو لکھیں۔ جہاں پہلے ٹکڑوں پر "اِفْعَلْ" لکھا ہے۔ اب ان کاغذ کے چھ ٹکڑوں پر مصلے کے نیچے رکھ دے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد از نماز سجدے میں جا کر سو مرتبہ کہے اَسْتَخِيْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِيَرَةً فِيْ عَافِيَةٍ "ترجمہ" کے واسطے سے اس سے خیر طلب کرتا ہوں اور آسانی بھی" پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور کہے اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِيَةٍ "ترجمہ: اے معبود مجھے خیر عطا کر میرے تمام امور میں بہتری پیدا فرما جس میں سہولت اور آسانی ہو۔ اس کے بعد کاغذ کے ان ٹکڑوں کو ہاتھ سے باہم ملا دے اور پھر ایک ایک کر کے باہر نکالے۔ پس اگر یکے بعد دیگرے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر "افعل" لکھا ہوا ہے تو اس کام کو انجام دے اگر متواتر ایسے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر لاتفعل لکھا ہو اس کام کو انجام نہ دے۔ اگر ایک ٹکڑے پر "افعل" اور دوسرے پر "لاتفعل" تو پھر یکبارہ پانچ ٹکڑے باہر نکالے اور دیکھے کہ اگر تین پر "افعل" ہے اور دو پر "لاتفعل" تو اس کام کو انجام دے اور اگر برعکس ہوں تو انجام نہ دے۔

استخارہ کے معنی: ہیں خیر طلب کرنا، لہٰذا جو کام انجام دینا چاہے اس میں اللہ سے خیر طلب کرے اور روایت ہوئی ہے کہ نماز شب کے آخری سجدے میں سو مرتبہ استخیر الله برحمته کہے۔ نافلہ صبح کے آخری سجدے اور نافلہ زوال کی ہر رکعت میں بھی اسی طرح اللہ سے خیر طلب کرنا مستحب ہے۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ علامہ مجلسی نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا، انہوں نے اپنے استاد شیخ بہائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ جو حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ، کے استخارے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو تسبیح پر کیا جاتا ہے۔ وہ یوں کہ تسبیح کو ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر درود بھیجے۔ پھر تسبیح کے کچھ دانوں کو اپنی مٹھی میں لے کر دو، دو کر کے شمار کرے۔ پس اگر ایک دانہ بچ جائے تو اس کام کو انجام دے اور اگر دو دانے بچ رہیں تو انجام نہ دے۔ فقیہ اجل صاحب جواہرالکلام میں نقل فرمایا ہے کہ ہمارے معاصرین میں ایک استخارہ زیر عمل ہے جسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کی طرف نسبت دی جاتی ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد تسبیح ہاتھ میں لے کر اس کے کچھ دانے مٹھی میں لے اور پھر انہیں آٹھ آٹھ شمار کرے۔ اگر ایک دانہ بچے تو اچھا ہے۔ اگر دو بچیں تو یہ ایک نہیں ہے۔ اگر تین بچ جائیں تو اس کے لئے اختیار ہے کہ ان میں فعل اور ترک فعل برابر ہے۔ اگر چار دانے بچ جائیں تو یہ دوسری نہیں ہے۔ اگر پانچ بچیں تو بعض حضرات کے نزدیک اس میں رنج ومشقت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں ملامت ہے۔ اگر چھ دانے بچیں تو خوب اور اس کام کے انجام دینے میں جلدی کی جائے۔ اگر سات دانے رہ جائیں تو اس کا حکم پانچ دانے بچ جانے کا ہے۔ اگر آٹھ دانے بچ جائیں تو یہ چوتھی نہیں ہے۔

محدث کاشانی نے تقویم المحسنین میں قرآن مجید سے استخارہ کرنے کے لئے ایام کی ساعتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ مشہور طریقے کی بنا پر ہے اور اہل بیت اطہار سے اس بارے میں کوئی حدیث دستیاب نہیں ہوئی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے سلسلے میں اتوار کا دن نیک ہے۔ ظہر تک پھر عصر سے مغرب تک، پیر کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک پھر دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخری وقت تک، منگل کا دن نیک ہے دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، بدھ کا دن نیک ہے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، جمعرات کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء کے آخر تک، جمعہ کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور زوال عصر تک اور ہفتے کا دن نیک ہے دوپہر تک اور زوال سے عصر تک۔ یہ جدول محقق طوسی کی کتاب مدخل منظوم سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت لقمانؑ کی اپنے کو نصیحتیں

حضرت حکیم لقمان کو اللہ رب العزت نے علم و حکمت سے مالا مال اور بہرہ ور فرمایا تھا۔ آپ کا ذکر قرآن کریم میں نمایاں طور پر آیا ہے:

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

ترجمہ : ''اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی (اور اُن سے کہا تھا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ بڑا بے نیاز ہے، بذاتِ خود قابلِ تعریف ہے۔''

آپ نے اپنے تجربے کی روشنی میں بہت سی نصیحتیں دنیا والوں کے لئے بیان کی ہیں۔ آپ نے اپنی نصیحتیں اپنے بیٹے سے مخاطب ہوکر کیں، جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ نصائح لقمان کا زیادہ تر حصہ ان کے اپنے بیٹے سے منسوب ہے۔ لقمان حکیمانہ باتوں میں سے اس خاص نصیحت کو دو مناسبتوں کی بنا پر یہاں پیش کیا گیا ہے۔

ا- یہ کہ انہوں نے یہ نصیحت اپنے بیٹے کو کی تھی اور ظاہر بات ہے کہ آدمی دنیا میں سب سے بڑھ کر اگر کسی کے حق میں مخلص ہو سکتا ہے تو وہ اس کی اپنی اولاد ہی ہے۔ ایک شخص دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہے، ان سے منافقانہ باتیں کرسکتا ہے، لیکن اپنی اولاد کو تو ایک برے سے برا آدمی بھی فریب دینے کی کوشش نہیں کرسکتا۔ اس لئے حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کرنا اس بات کی تصریح ہے کہ ان کے نزدیک شرک فی الواقع ایک بدترین فعل تھا اور اسی بنا پر انہوں نے سب سے پہلے جس چیز کی اپنے لختِ جگر کو تلقین کی وہ یہ تھی کہ اس گمراہی سے اجتناب کرے۔

۲- مناسبت اس حکایت کی یہ ہے کہ کفار مکہ میں سے بہت سے ماں باپ اس وقت اپنی اولاد کو دین شرک پر قائم رہنے اور محمد ﷺ کی دعوت توحید سے منہ موڑ لینے پر مجبور کر رہے تھے جیسا کہ سورۂ لقمان میں ہے۔

اس لئے ان نادانوں کو سنایا جا رہا ہے کہ تمہاری سرزمین کے مشہور حکیم نے اپنی اولاد کی خیر خواہی کا حق یوں ادا کیا تھا کہ اسے شرک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی، اب تم جو اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کر رہے ہو تو یہ ان کے ساتھ بدخواہی ہے یا خیر خواہی؟ (تفہیم القرآن ۴:۱۵)

حکمت

حضرت لقمان سے کسی نے پوچھا: ''حکمت کس سے سیکھی؟''

فرمایا: ''اندھوں سے۔ وہ پہلے زمین کو اچھی طرح ٹٹول لیتے ہیں تب آگے بڑھتے ہیں۔

چغل خوری کی مذمت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ تجھ کو ایسی عادتیں سکھلائے دیتا ہوں اگر ان پر کاربند ہوگا تو ہمیشہ سردار بنا رہے گا۔ وہ یہ ہیں: قریب و بعید سے بہ خلق پیش آیا کر، اپنا جہل کریم و لئیم پر ظاہر مت کر اور لوگوں کی حرمت کا لحاظ رکھ اور اپنے یگانوں سے ملا کر اور جو شخص تجھ میں اور لوگوں میں بگاڑ ڈالنا چاہے اور فریب دینا چاہے اس کی بات کبھی مت مان اور اپنا بھائی اور دوست اس کو جان کہ جب علیحدہ ہو جائے نہ تو اس کی برائی کرے، نہ وہ تیری اور بعضوں نے کہا ہے کہ چغلی جھوٹ، حسد اور نفاق سے بنی ہے۔ اور یہی تینوں چیزیں ذات کے برے ارکان ہیں اور بعض کا قول ہے کہ چغل خور بالفرض اگر سچ ہی کہتا یہ تو واقع میں گویا گالی ہی دیتا ہے۔ اس واسطے کہ جس کی طرف سے بیان کرتا ہے وہ اگر سچ پوچھو تو قابل رحم ہے، کہ اس کو اتنی ہمت و جرأت نہ ہوئی کہ سامنے کہتا بلکہ اس نے خود اپنی زبان سے رنج دیا۔ حاصل یہ کہ چغلی کی بدی بچنے کے قابل ہے، بری بلا ہے۔ اس سے بڑے بکھیڑے

ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم،۳: ۲۸۵)

دین داری

حضرت لقمان حکیم کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ اباجان! کون سی اچھی خصلتیں اور کون سے اچھے امور ایسے ہیں جو انسان میں ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمان نے فرمایا کہ دین دار ہونا اور دین پر مکمل عمل پیرا ہونا سب سے اچھی بات ہے۔ بیٹے نے کہا کہ اگر انسان دو امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے دو امور بہتر ہیں؟

حضرت لقمان نے فرمایا کہ دین اور مال (رزق حلال)

بیٹے نے کہا کہ اگر تین چیزیں انسان اختیار کرنا چاہے تو کون سی تین چیزیں اچھی ہیں؟ فرمایا: دین، مال اور حیا۔

بیٹے نے کہا کہ اگر کوئی آدمی چار باتیں اختیار کرنا چاہے تو کون سی چار باتیں اختیار کرنی چاہئیں؟ حضرت لقمان نے کہا کہ دین، مال، حیا اور حسنِ خلق۔

بیٹے نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پانچ چیزیں اختیار کرنا چاہے تو وہ کون سے امور ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمان نے فرمایا: دین، مال، حیا، حسنِ خلق اور سخاوت۔

بیٹے نے کہا اگر انسان چھ امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے چھ امور اختیار کرے؟ حضرت لقمن نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب کسی انسان میں یہ پانچوں خصلتیں اور امور جمع ہو جائیں تو وہ انسان پاک، صاف و متقی ہو جانے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ولی اور دوست بن جاتا ہے، اس طرح شیطان سے بری اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم)

دانائی کا راستہ اختیار کر، تجھے عزت حاصل ہوگی، تو اس کی قدر دانی کرے گا تو وہ تیری قدر دانی کا موجب ہوگی، حکمت کا سردار اللہ کا دین ہے۔

زبان اور دل

ان کی حکمت و دانش پر مبنی ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے۔ ان کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بہترین دو حصے لاؤ۔ چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے۔ ایک دوسرے موقع پر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بدترین حصے لاؤ، وہ پھر بھی وہی زبان اور دل لے کر چلے گئے۔ پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ زبان اور دل اگر صحیح ہوں تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ (تفسیر احسن البیان، ص: ۳۱)

شرک سے بچو

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے (ثاران) کو سب سے پہلی جو نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یاد رکھو اس سے بڑی بے حیائی اس سے زیادہ برا کام اور کوئی نہیں۔

حضرت عبداللہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ جب سورۂ انعام کی آیت نمبر ۸۲ (اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ) اتری تو اصحاب رسول اللہ ﷺ پر بڑی مشکل آپڑی اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ ہم میں سے وہ کون ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو؟ اور آیت میں ہے کہ ایمان کو جنہوں ظلم سے نہیں ملایا وہی با امن اور راہ راست والے ہیں تو آپ نے فرمایا ظلم سے مراد عام گناہ نہیں ہے بلکہ ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۹۲)

☆ شرک جلی کی طرح شرک خفی بھی اعمال انسانی کو اس طرح کھا لیتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور شرک خفی میں ریا، نمائش اور شہرت پسندی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

☆ شرک باللہ تمام بھلائیوں کو مٹا کر انسان کو خدا کے سامنے خالی ہاتھ لے جاتا ہے اس لئے ہمیشہ اس سے پرہیز کرو۔

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو دوسری نصیحت کی اس کے مطابق یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرنا ہے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ الخ یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرتے رہو۔ (سورہ لقمان: ۱۴)

FREE ... http://...

عموماً قرآن کریم میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے یہاں بھی اسی طرح ہے۔ وہن کے معنی مشقت، تکلیف، ضعف وغیرہ کے ہیں۔ ایک تکلیف تو حمل کی ہوتی ہے، جسے ماں برداشت کرتی ہے۔ حالت حمل کے دکھ، درد کی حالت سب کو معلوم ہے، پھر دو سال تک اسے دودھ پلاتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے۔

چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۳ میں ہے: وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. الخ یعنی جو لوگ اپنی اولاد کو پورا پورا دودھ پلانا چاہیں ان کے لئے آخری انتہائی سبب یہ ہے کہ دو سال کامل تک ان بچوں کو ان کی مائیں اپنا دودھ پلاتی رہیں۔

چوں کہ ایک اور آیت میں فرمایا گیا: وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا. (سورۃ الاحقاف: ۱۵)

یعنی مدت حمل اور دودھ چھٹائی کل تیس ماہ ہے، اس لئے حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے بڑے بڑے اماموں نے استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے ہے۔ ماں کی اس تکلیف کو اولاد کے سامنے اس لئے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اولاد اپنی ماں کی ان مہربانیوں کو یاد کرکے شکر گزاری، اطاعت اور احسان کرے جیسا ایک اور آیت میں فرمان عالی شان ہے: وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل: ۲۴)

ہم سے دعا کرو اور کہوں کہ اے میرے سچے پروردگار! میرے ماں باپ پر اس طرح رحم وکرم فرما جس طرح میرے بچپن میں وہ مجھ پر رحم وکرم کیا کرتے تھے۔ یہاں فرمایا تاکہ میرا اور اپنے ماں باپ کا احسان مند ہو، سن لے آخر کار لوٹنا تو میری ہی طرف ہے۔ اگر میری اس بات کو مان لیا تو پھر بہترین جزا دوں گا۔

ابن ابی حاتم میں ہے: جب معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا، آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا، جس میں اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ یہ پیغام لے کر تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، میری باتیں مانتے رہو، میں تمہاری خیر خواہی میں کوتاہی نہ کروں گا، سب کو لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے، پھر یا تو جنت مکان بنے گا یا جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہاں سے نہ اخراج ہوگا نہ موت آئے گی۔

پھر فرماتا ہے، اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں، گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار! تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرنا چھوڑ دو، دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں ادا کرتے رہو۔ ان کی ایسی باتیں نہ مانو بلکہ ان کی فرماں برداری کرو، جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں۔ سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو۔ اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دوں گا۔

طبرانی کی ''کتاب العشرۃ'' میں ہے: حضرت سعدؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں، بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا؟ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ، ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یوں ہی بھوکی مر جاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آواز کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میرا بہت ہی دل تنگ ہوا، اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا، خوشامدیں کیں، سمجھایا کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے باز آجاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں، اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور ان کی حالت بہت خراب ہو گئی تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان! سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہارے جیسی ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک و پیاس میں ایک ایک کرکے سب نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر، ۴: ۱۹۳)

☆ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، ان کے ساتھ بھلائی کرو، ادب کے ساتھ بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی اور

نیازمندانہ طریقے سے کاندھے جھکاؤ۔

☆ والدین (ماں باپ) کو غنیمت جاننا چاہئے۔

بے تکلف کلام سے احتراز

☆ لقمان حکیم سے پوچھا کہ آپ کیا حکمت کرتے ہیں: فرمایا کہ جو چیز خود معلوم ہو جائے اس کے پوچھنے کے درپے نہیں ہوتا اور بے تکلف کلام بے فائدہ نہیں کہتا۔

آخرت کی اہمیت

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر دنیا کو آخرت کے عوض میں دے ڈالے گا تو دونوں میں نفع رہے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے میں دو گے تو دونوں میں نقصان رہے گا۔

☆ کوئی چیز تیرے نزدیک حصول آخرت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

دنیا کی مثال

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے۔ اس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے اور تم اپنی کشتی دنیا میں تقویٰ کو بناؤ اور ایمان کو اس میں رکھو اور توکل کا بادبان چڑھاؤ تاکہ موج طوفان سے نجات پاؤ۔ گو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ نجات ملے۔

توبہ میں عجلت

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ جان پدر، توبہ میں تاخیر مت کرنا کیوں کہ موت ناگہانی آجاتی ہے۔ جو شخص توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا اور آج کل پر ٹالتا رہتا ہے وہ بڑے خطروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ گناہوں کی تاریکی اگر پے درپے دل پر آئے گی تو زنگ اور مہر ہو کر پھر قابل محو نہ رہے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس عرصے میں مرض یا موت کے پنجے میں اسیر ہو جائے گا مہلت تدارک کی نہ ملے گی اور اسی موضوع پر حدیث میں ہے: "بے شک دوزخیوں کا زیادہ چیخنا تاخیر کے باعث ہوگا۔" (ابن ابی الدنیا)

اور جو لوگ ہلاک ہوئے وہ ٹالنے ہی کے سبب ہوئے۔ غرض کہ دل کا سیاہ ہونا تو سردست موجود ہے اور طاعت سے اس کی جلا کرنی ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آجائے اور خدا کے پاس روگی دل لے کر جانا پڑے، حالاں کہ نجات اس شخص کی ہوگی جس کے دل میں روگ نہ ہو، علاوہ ازیں بندے کے پاس دل خدائے تعالیٰ کی امانت ہے اور زندگی میں اس کی امانت ہے۔ اسی طرح سب اسباب اطاعت امانت خداوندی ہیں۔ پس جو شخص امانت میں خیانت کا تدارک نہ کرے گا تو اس کا انجام خطرناک ہے۔ (احیاء العلوم ۴: ۵۳-۵۲)

توحید

☆ خدا کی معرفت حاصل کرو اور اسے اچھی طرح پہچانو۔ (معادن الجواہر)

☆ تمہارا رب خوب جانتا ہے، جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک نفس ہوگے تو وہ رجوع ہونے والوں کو بخشتا ہے۔

☆ جو کام خدا کے لئے کرو اس میں بندوں کا خوف نہ کرو۔

☆ اللہ کی اطاعت میں جھک جانا معصیت میں اکڑنے اور قوت کا مظاہرہ کرنے سے زیادہ مناسب ہے۔

☆ کسی ذکر میں بجز خدا اور کسی خاموشی سے بجز فکر روز جزا کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: سفر کا سامان تیار کرو، بیٹے نے گھوڑا تیار کیا۔ لقمان اس پر سوار ہوئے اور بیٹے سے کہا تم پیچھے پیادہ چلتے آؤ۔ وہ کھیتوں کے پاس سے گزر رہے تھے، کسانوں نے انہیں دیکھا اور کہا: یہ کیسا بے رحم، سنگ دل آدمی ہے کہ خود تو گھوڑے پر سوار ہے اور بے چارے بیٹے کو پیچھے گھسیٹتا لا رہا ہے۔

لقمان علیہ السلام گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو سوار کیا اور خود پیادہ چل دیئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ دیکھنے والوں نے کہا: دیکھئے بیٹا کتنا ناقدر شناس ہے کہ اس کو باپ کا احترام نہیں، خود تو گھوڑے پر سوار ہو گیا اور کمزور باپ پیچھے پیچھے چلا آرہا ہے۔ بعد میں باپ بیٹا آگے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ کچھ دور گئے ہوں گے کہ لوگوں نے دیکھ کر کہا: یہ دونوں کیسے بے رحم ہیں، دونوں کمزور حیوان پر سوار ہیں۔ اگر باری باری سوار ہوتے تو یہ بے چارہ بھاری بوجھ سے خستہ حال نہ ہوتا۔ اس موقع پر دونوں پیادہ ہو گئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے، لوگوں نے ان کو دیکھ

لیا۔ عجیب بات ہے، یہ بوڑھا اور جوان پیدل چل رہے ہیں حالاں کہ ان کے آگے آگے گھوڑا سواری کے لئے موجود ہے۔ جب سفر ختم ہوا تو لقمان نے بیٹے سے کہا:

''تمہیں معلوم ہو گیا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور اعتراض کی زبان بند کرنا محال ہے۔ پس چاہئے کہ اپنے قول وعمل میں خدا کی خوشنودی کو مدنظر رکھو اور دوسروں کی تعریف اور تنقید کا خیال نہ کرو۔

☆ ہمیشہ خدا اور موت کو یاد رکھا جائے

☆ جو شخص اللہ کے پاس کوئی چیز امانت رکھتا ہے تو اللہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں (یعنی انسان اپنے ایمان کو اللہ کے پاس ودیعت رکھے)

☆ خدائے بزرگ و برتر کو پہچانو۔

موت کے آنے سے قبل تیاری کرلو

☆ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا موت کا حال تجھ کو معلوم نہیں کہ کب آئے گی، تو اس سے پہلے کہ وہ اچانک تجھ کو آ دبائے تو اس کی تیاری کرلے اور تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سے بڑی لذت میں اور عمدہ مجلس تماشا میں ہو اور یہ تصور کرے کہ ابھی ایک سپاہی آ کر پانچ سات لاٹھیاں مارے گا تو وہ لذت خاک میں مل جائے گی اور عیش میں کدورت آ جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ ملک الموت جان کنی کی سختیاں عین غفلت کے وقت لا ڈالے گا، مگر اس سے کچھ عیش مکدر نہیں ہوتا۔ اس کا سبب بجز جہالت اور مغالطے کے اور کیا کہنا چاہئے اور جس قدر تکلیف جان کنی میں ہوتی ہے اس کی ماہیت سوائے اس شخص کے جو اس کو چکھے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتی، اور جو شخص اس کو نہیں چکھتا وہ دو طرح پر معلوم کر سکتا ہے یا تو اوروں پر قیاس کرنے سے جو اس کو ہوئے ہوں یا اور لوگوں کا حال نزع میں نہایت کرب میں دیکھنے سے۔ پس قیاس کی صورت تو یہ ہے کہ جس عضو میں جان نہیں ہوتی اس کو درد معلوم نہیں ہوتا اور جب اس میں جان ہوتی ہے تو درد معلوم ہوتا ہے، تو درد معلوم ہوا کہ درد معلوم کرنے والی چیز روح ہے۔ جب کسی عضو میں زخم لگتا ہے یا سوزش ہوتی ہے تو اس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور جس قدر اثر روح پر پہنچتا ہے اسی قدر اس کو درد ہوتا ہے اور چوں کہ درد گوشت اور خون میں بٹ جاتا ہے تو روح کو صرف تھوڑا ہی صدمہ ہوتا ہے، تو اگر ایسی صورت ہو کہ درد خاص روح ہی پر ہو اور دوسری چیز پر نہ ظاہر ہو کہ یہ درد نہایت برا ہوگا۔ (احیاء العلوم، ۴: ۸۰۰)

دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی مختصر ہے اور تیری عمر تو مختصر تر، لہٰذا تیرے لئے وقت تو بہت ہی کم باقی رہا۔

نفس

☆ تو اپنے نفس کو رنج وغم میں مبتلا نہ کر اور تیرا دل اس سے معلق ہو کر نہ رہ جائے۔ لالچ وطمع سے بچ، قضا وقدر پر راضی ہو جا، اس طرح تیری زندگی صاف ستھری رہے گی، تیرا نفس بھی خوشی محسوس کرے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہو سکے گا۔

☆ جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے دور رہو، تا کہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے اور تن راحت پائے۔

خاموشی کی تعریف

☆ خاموشی دانائی کی علامت ہے، مگر اس پر عمل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

☆ خاموشی میں کبھی ندامت اٹھانا نہیں پڑتی اور اگر کلام چاندی ہے تو سکوت سونا ہے۔

☆ خاموشی معاملات کو سمجھنے میں معاون، عالم کے دین دار ہونے کی علامت اور جاہل کی پردہ پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ خاموشی کو اپنا شعار بنا، تا کہ زبان سے محفوظ رہے۔

☆ کم سخن اور کثیر الفہم بنے رہو اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہو۔

خوش اخلاقی

☆ خوش کلامی اختیار کرو اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ، تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو انعام واکرام سے نوازتا رہتا ہے۔

☆ معاملات میں اپنے لئے شفقت کے رویے کو لازم کرلے

FREE AMLIYAT BOOKS GROUP
http://www.freeamliyatbooks.com

اور حالات کی ناسازگی (خرابی) پر صبر کر اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ، کیوں کہ حسنِ خلق کی بشاشت اور کشادگی نیک لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہے، جب کہ فاسق و فاجر اس سے دور بھاگتا ہے۔

☆ خوش کلام بنو تب تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو داد و دہش کرتا رہتا ہو۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے، جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔

آدابِ گفتگو

☆ موقع سے بولو اور مناسب گفتگو کے لئے لب کشائی کرو۔

☆ اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو۔

☆ بات ہمیشہ دلیل کے ساتھ ہونی چاہئے۔

☆ بے ہودہ گوئی سے پرہیز کرو۔

☆ ہنسانے والی باتوں سے باز رہو۔

☆ جو بات کہو وہ نپی تلی اور پُر از دلیل ہو۔

☆ کسی کے سامنے اپنی یا اپنے گھر والوں کی تعریف مت کرو۔

☆ میں نے بولنے پر بار ہا افسوس کیا مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔

☆ تو نہ اتنا شیریں بن کہ نگل لیا جائے اور نہ ہی اتنا تلخ کہ تھوک دیا جائے۔

☆ زبان کی حفاظت کرنا چاہئے۔

☆ جو شخص کسی ایسے آدمی سے گفتگو کرے جو اس کی بات سننا ہی ناپسند کرتا ہو تو اس شخص کی مثال اس انسان کی مانند ہے جو اہلِ قبور کو کھانا پیش کرے۔

☆ جو بات کسی سے کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔

☆ حکمت و دانائی کی بات احمقوں سے نہ کر کہ وہ تیری بات کو جھوٹ سمجھیں، عقل مندوں کے پاس فضول اور لایعنی گفتگو نہ کر کہ وہ کہیں تجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔

☆ جس بات کو تو نہیں جانتا منہ سے نہ کہو اور جو جانتا ہے مستحق سے بتانے میں دریغ نہ کر۔

☆ بات کو سننے والے کی سمجھ کے مطابق کرنی چاہئے۔

☆ کہی ہوئی بات کو نہ دہرائیں۔

☆ غصے میں سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہئے۔

☆ دشمن سے پوشیدہ رکھنے والی بات دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔

جوانی

☆ جوانی میں ایسے کام کرو جو دین اور دنیا دونوں میں مفید ثابت ہوں۔

☆ عہدِ جوانی کو غنیمت سمجھو۔

نعمت

☆ جس نعمت میں کفران ہے اس کو بقا نہیں ہے اور جس نعمت میں شکر ہے اس کو زوال نہیں ہے۔

بدگمانی سے بچو

☆ بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر، کہ تجھے دنیا میں کوئی ہمدرد نہ مل سکے۔

خلقت

☆ ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو پہچانو اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو۔

☆ ہر شخص کے حق کو پہچانو۔

☆ ہر شخص کی مناسبت سے اس کا کام اور اس کی خدمت کرو۔

☆ قوم و ملت اور جماعت کے ساتھ میل جول رکھو۔

☆ جو اپنے لئے پسند نہ کر وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ لوگوں کے سامنے انگڑائی نہ لو۔

☆ کسی کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔

☆ بے خطا اور بے گناہ کو خطاوار اور گناہگار نہ ٹھہراؤ۔

☆ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔

☆ ہنرمند اور ہوشیار لوگوں سے میل جول رکھو۔

FREE AMLIYAT BOOK'S GROUP

☆ احمقوں سے دور رہو۔

☆ عام لوگوں کو اپنے سے گستاخ نہ ہونے دو۔

☆ حضرت لقمان نے ایک شخص سے جواسے دیکھ رہا تھا کہا اگر تم ایک موٹے ہونٹ والے شخص کو دیکھو گے تو اس کے ہونٹوں سے نرم اور باریک گفتگو سنو گے اگر تو سیاہ فام کو دیکھے گا تو اس سے سفید باتیں سنے گا۔

☆ کسی نے حضرت لقمان سے پوچھا تم نے ادب کس سے سیکھا؟ انہوں نے کہا بے ادبوں سے۔ پوچھا: کس طرح؟ کہا: جن کاموں سے بے ادب لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں میں ان کاموں کو نہیں کرتا تھا۔

☆ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے، اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لئے جمع ہو جائے تو تجھے لوگوں سے اپنی امیدیں ختم کر دینی چاہئیں۔ انبیاء و صدیقین امیدیں منقطع کر کے اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ دنیا کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔

☆ مروت اور ادب کے اعتبار سے بہترین شخص وہ ہے کہ جب اسے کوئی ضرورت پڑے تو وہ لوگوں سے دور رہے اور جب لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو وہ ان کے قریب ہو۔

☆ آسائش خلق میں کوشش کر اور خلق سے مت ڈر اور اپنی جان کو مصیبت و مشقت کا عادی بنا۔

☆ نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھلا، بدی سے دور رہ اور خلق کو بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

☆ بد خلقی، بے صبری اور اکتاہٹ سے بچ کہ ان خصلتوں کے ساتھ تیرے ساتھ کوئی چلنے کو آمادہ نہ ہوگا اور لوگ تجھ سے پہلو تہی کریں گے۔

☆ طمع، بد خلقی اور لوگوں سے ضروریات پورا کرنے کی کثرت احمق ہونے کی علامتوں میں سے ہے۔

☆ عام لوگوں کو گستاخ نہ بنائیں۔

☆ جو لوگ تیری معذرت قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں تو ان کے پاس معذرت نہ کر اور جو تیری ضروریات کی تکمیل پسند نہیں کرتے ان سے معاونت طلب نہ کر۔

☆ سست آدمی سے دور رہیں۔

☆ جو لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے میں صبر و ثبات کا مظاہرہ کرے، وہ ان کی سرداری حاصل کر لیتا ہے۔

☆ بدجنسوں سے وفا کی امید نہ رکھیں۔

☆ جو لوگ تجھے دھوکہ دیں ان سے مدد طلب نہ کر۔

☆ ہر ایک کی عزت کا نگہبان رہنا چاہئے۔

☆ انسان کی قدر پہچانو۔

☆ نیک لوگوں کو برے ناموں سے یاد نہیں کرنا چاہئے۔

☆ ہر ایک کا حق پہچانو۔

☆ لوگوں کے سامنے دانتوں کا خلال نہ کرو۔

☆ نادان اور احمق شخص سے دور رہو۔

☆ جو شخص خود کو نہیں پہچانتا تم اسے پہچانو۔

☆ جماعت کا ساتھ دینا چاہئے۔

☆ لوگوں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔

☆ ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے مطابق بات کرنی چاہئے۔

☆ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرو کہ خود کو ذلیل و خوار کر بیٹھو۔

☆ جس چیز کو آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ کسی کے متعلق خیر خواہی کے علاوہ کچھ نہیں سوچنا چاہئے۔

☆ دوسروں کی چیز پر دل نہ لگائیں۔

راز

☆ اپنا راز کسی سے نہ کہو (معادن الجواہر)

☆ دن میں چوکنے ہو کر بات کیا کرو۔

☆ اپنے راز کی خود حفاظت کرو۔

☆ رات کے وقت آہستگی اور نرمی سے بات کرنی چاہئے۔

FREE ... AAT BOOK'S GROUP
facebook.com/...
http://...

معرفت

☆ حضرت لقمان نے کہا خلاصۂ معرفت اور روح حکمت یہ ہے کہ انسان زندگی کے ان معاملات کے متعلق زحمت اٹھاتا ہے جن کا انجام خالق کائنات کے ذمہ ہے اور وہ اعمال جن کا انجام دینا اس کے ذمے ہے، ان میں سستی اور تغافل سے کام نہیں لیتا۔

دشمن

☆ رات میں آہستہ آہستہ باتیں کرو تاکہ کوئی تمہارا دشمن تمہاری بات سن کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

☆ دوست اور دشمن دونوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ رہو۔

☆ مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے لیکن اگر بوجوہ خاص تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حذر رکھ کہ تیرا غضب (غصہ) تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔

☆ دشمن تین ہیں:

(۱) تیرا دشمن (۲) تیرے دوست کا دشمن (۳) تیرے دشمن کا دوست۔

☆ اپنے دشمن سے بچ کر رہو اور اپنے دوست کے بارے میں احتیاط برت۔

☆ گزری ہوئی لڑائی کو کبھی یاد نہ کر۔

☆ جہاں تک ہو سکے لڑائی اور دشمنی کو مول نہ لو۔

☆ اپنے لئے دوسروں کی دشمنی مول نہ لو۔

☆ لڑائی اور فساد سے دور رہو۔

دوستی

دوستوں کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

☆ دوستوں کا امتحان فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں میں کرو۔

☆ اپنے صحیح دوستوں کو دل سے دوست رکھو۔

☆ اے بیٹے! اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے تو دوست بنانے سے قبل اسے غصہ دلا اور اگر وہ غصہ میں اعتدال کا رویہ اختیار کرے تو پھر اسے دوست بنا ورنہ دوستی سے گریز کر۔

☆ یاروں اور دوستوں کو ہمیشہ عزیز رکھنا۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر ورنہ وہ سمجھنے لگے گا کہ تجھے اس کی احمقانہ جاہلانہ باتیں پسند ہیں اور دانا انسان کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھو کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی کا راستہ اختیار کر لے۔

☆ اپنے اور اپنے والد کے دوست کا ہمیشہ احترام کرنا۔

☆ نیکوکاروں کا خادم بن جا لیکن شریروں کا دوست نہ بن۔

☆ مصیبت کے وقت اپنے دوست کو آزماؤ۔

☆ دانا اور زیرک دوست کا انتخاب بہترین انتخاب ہے۔

☆ نفع و نقصان میں دوست دشمن کی آزمائش کرو۔

☆ برے آدمی کو رفیق نہ بنائیں۔

اتفاق

☆ لوہے کا ایک کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا نہیں اتار سکتا جب تک اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔

مومن کی خصوصیت

☆ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ، جب کہ منافق کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

بری عورت

☆ نافہم عورتوں پر بھروسہ نہ کرو۔

☆ عورتوں اور بچوں سے راز نہ کہو اور کسی چیز میں طمع اور لالچ نہ کرو۔

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہو اور نامحرم عورتوں سے بھی پرہیز کرو، ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔

بچوں کی تربیت

☆ اپنے بچوں کو تیراندازی اور سواری کی مشق کراؤ۔

☆ اپنی اولاد کو علم و ادب سکھاؤ۔

☆ استاذ کو بہترین باپ سمجھو۔

☆ اگر تو بچپن میں ادب سیکھے گا تو بڑے ہو کر تجھے اس کا فائدہ

FREE AMLIYAT BOOKS ... https://www.facebook.com/groups/...

ہوگا۔

☆ بیٹے کو علم و ادب سکھانا ضروری ہے۔

☆ اپنی اولاد کی ہر خواہش پوری نہ کرو۔

صابر

دریافت کیا گیا سب سے زیادہ صابر کون ہوسکتا ہے؟

فرمایا: جس صبر کے پیچھے ایذا نہ ہو۔

علم اور اہل علم

☆ جو نہ جانتے ہو اس میں رہبری کی کوشش نہ کرو۔

☆ اہل علم کی مجلس کو اپنے لئے لازم کرلے اور تو ان کے ساتھ وابستہ ہو جا تو ان سے بحث و مباحثہ نہ کر، ورنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر، تو اہل علم کو پریشان نہ کر کہ کہیں وہ تجھے (علم سے محروم کرکے) رنجیدہ نہ بنادیں۔

☆ کسی نے حضرت لقمان سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ لکھے پڑھے بغیر استادی نہ دکھائیں۔

کمینہ آدمی

☆ کمینے آدمی سے کسی چیز کا مطالبہ نہ کر کیوں کہ اگر اس نے تیرے مطالبہ کو رد کردیا تو یہ تیرے لئے عیب ہوگا اور اگر اس نے ضرورت پوری کردی تو وہ تجھ پر احسان جتائے گا۔

سوچ بچار

☆ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کرو۔

غنی

☆ کسی نے سوال کیا کہ سب سے بہتر آدمی کون ہوسکتا ہے؟ فرمایا: غنی۔ سائل نے وضاحت طلب کی کہ آیا غنی سے مال دار آدمی مراد ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ بلکہ غنی وہ ہے جو اپنے اندر خیر کو تلاش کرے تو موجود پائے ورنہ خود کو دوسروں سے بے نیاز کرلے (یعنی الگ ہوجائے)

آداب سفر

☆ سفر میں اپنی سواری پر اعتماد نہ کر، جب منزل قریب آجائے تو اپنی سواری سے اتر جا۔ شب کے آغاز میں سفر نہ کر، سفر میں اپنے ساتھ اپنی تلوار، جوتی، عمامہ، کپڑے، پانی، سوئی، دھاگہ اور چھینی وغیرہ رکھ۔ اپنے ہم سفر کا ہمدم اور ساتھی بن جا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ کوئی گناہ کا کام کرے۔

☆ ننگے خچر پر سواری کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

معاشیات

☆ سخاوت کی عادت ڈالو۔

☆ خرچ میں آمدنی کا لحاظ رکھو۔

☆ اپنے مال کو چھپاؤ اور اسے دشمن کے سامنے نہ لاؤ۔

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے لوہا اور پتھر سب اٹھائے ہیں لیکن قرض سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے پاکیزہ چیزیں کھائی ہیں اور اچھے حالات بھی دیکھے ہیں لیکن عافیت (آزمائش سے دوری) سے زیادہ لذیذ چیز نہیں پائی اور لوگوں کی طرف اپنی ضرورتیں لے جانے سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا۔

☆ میانہ روی اختیار کر، فضول خرچ نہ بن، نہ ہی مال کو روک کر (جمع کرکے) (کنجوس بن اور نہ ہی اتنا دے کہ فضول خرچی کی حد تک پہنچ جائے۔

☆ کسی کے مال پر طمع نہ کرنا، مال مل جائے تو اس کو رد نہ کرنا اور اگر میسر آجائے تو اسے جمع نہ کرنا۔

اصول، رسائی دربادشاہ

☆ جب بادشاہ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کرنے کا موقع آئے تو اس ضرورت کے پوری کروانے پر اصرار نہ کر، نیز اس کے سامنے اپنی غرض اور حاجت اس وقت بیان کر جب وہ خوش ہو۔

FREE AMLIYAAT GROUP
http://amliyaat.blogspot.com

رزق

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی اور روزی پر آنکھ مت رکھ۔ اس طرح تو رنجش نفس سے سلامت رہے گا۔

اخلاق ومعاشرت

☆ جب گھر میں داخل ہو تو آنکھ اور زبان پر قابو رکھ۔
☆ آستین سے رینٹ (ناک) صاف نہیں کرنی چاہئے۔
☆ مہمان کی حیثیت کے مطابق اس کی ضرور خدمت کر۔
☆ گھٹنوں پر سر نہیں رکھنا چاہئے۔
☆ گزری ہوئی کشیدگی کو تازگی نہ بخشو۔
☆ زمین کی طرف نگاہ رکھنا، دائیں بائیں نہ دیکھنا۔
☆ ہر شخص اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔
☆ مست اور دیوانہ سے بات نہ کرنا۔
☆ سوراخ میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ بے کاروں اور لچے لفنگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔
☆ نفع ونقصان کی خاطر اپنی آبرو برباد نہ کرنا۔
☆ جماہی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔
☆ بیہودہ گو اور متکبر نہ بننا۔
☆ ناک میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ ہمیشہ عاجزی کو اختیار کرنا۔
☆ آنکھوں اور ابروؤں سے اشارے نہ کرنا۔
☆ خود کو عورتوں کی طرح آراستہ نہ کرنا۔
☆ سورج نکلنے کے وقت سونا نہیں چاہئے۔
☆ اپنی طاقت کو نہ آزماتے پھرو۔

صفائی

☆ اپنے کپڑوں کو پاک وپاکیزہ رکھو۔
☆ جسم اور لباس کو پاک رکھا جائے۔

صحت

☆ سب سے بڑی دولت صحت ہے اور سب سے بڑی نعمت خوش رہنا ہے۔

اعتدال پسندی

☆ ہر کام میں میانہ روی اختیار کرو۔
☆ پانی میسر ہو تو روز نہانا۔

رشتہ داری

☆ عزیزوں سے عزیزداری کے برتاؤ میں بڑھ چڑھ کر رہنا۔
☆ ماں باپ کے وجود کو غنیمت اور نعمت جانو۔
☆ رشتہ داروں سے رشتہ داری برقرار رکھنا۔

مشورہ

☆ مشورہ صرف علمائے حق سے ہی لینا چاہئے۔

حاکمیت

☆ اگر حاکموں سے سخت بات سنی تو ماتحتوں پر سخت لہجہ نہ اختیار کر۔

کھانے پینے کے آداب

☆ اگر معدہ کھانے سے بھر جائے تو دماغ سو جاتا ہے، بے زبان اعضائے جسمانی خدا کی عبادت وریاضت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔
☆ تیرے دسترخوان پر ہمیشہ نیکوکاروں کا اجتماع رہے تو بہتر ہے۔
☆ اپنی غذا دوسروں کے دسترخوان پر کھانے کی لالچ نہ کرنا۔

کام کی لگن

☆ نہ کئے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھنا۔
☆ آج کا کام کل پر نہ ڈالو۔
☆ اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ضروری ہو تو دانا کے سپرد کر، اگر دانا میسر نہ ہو تو خود کر، ورنہ ترک کر دے۔
☆ جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔

محمد شبیر خاکی
FREE PAKIBOOK'S GROUP
facebook.com/groups/freepak...
https://...

☆سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرنا چاہئے۔

☆کام کو عقل اور تدبیر سے انجام دینا۔

☆بے سوچے سمجھے کام شروع نہ کرنا۔

☆کام میں عجلت نہ کرنا۔

گناہ

☆لقمان علیہ السلام نے کہا مدتوں گناہ کی زندگی گزارنے سے زندہ نہ رہنا بہتر ہے۔

☆تین لوگ ایسے ہیں جن کو عامۃ الناس کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے کے باوجود پسند نہیں کرتے اور وہ ہیں لالچی، متکبر اور بہت زیادہ کھانے والا۔

برائی

☆اے بیٹے! جو کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ برائی برائی کو ختم کرتی ہے، اگر وہ اپنے اس قول میں سچا ہے تو وہ دو مقامات پر آگ جلا کر دیکھے کہ آیا ایک جگہ کی دوسری جگہ لگی آگ کو بجھانے میں کس قدر مدد کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیر اور بھلائی برائی کو ختم کر سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔

☆ہمیشہ شر سے دور رہو، شر تم سے دور رہے گا اس لئے کہ شر سے ہی شر پیدا ہوتا ہے۔

☆ بدترین انسان وہ ہے جو اس کی پرواہ نہ کرے کہ لوگ اس کو برائی کرتا دیکھ کر برا سمجھیں۔

☆ دوستوں کو کبھی برائی سے یاد نہ کرنا۔

نیکی

☆لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے وقت اپنے آپ کو نہ بھلا دینا۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری مثال اس چراغ کی سی ہوگی جو لوگوں کو تو روشنی فراہم کرتا ہے اور خود جلتا ہے۔ چھوٹے کاموں کو حقیر نہ سمجھ کیوں کہ چھوٹے (نیک) کام ہی بڑے (نیک) کام کرنے کے باعث بنتے ہیں۔

☆نیکی اس سے کر جو نیکی کا اہل ہو اور تو ایسے شخص سے نیکی نہ کر جو اس کا اہل نہیں ورنہ تو دنیا میں نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں ثواب سے محروم رہے گا۔

☆اچھے کاموں میں پوری سعی کرو۔

☆ دوسروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھول جانا چاہئے۔ (یعنی نیکی کر دریا میں ڈال)

☆تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا۔

☆جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔

حاجت مند

☆کسی حاجت مند کو ناامید نہ کرو۔

نصیحت

☆جو نصیحت دوسروں کو کی جائے پہلے اس پر خود عمل کرنا چاہئے۔

بزرگوں سے حسن سلوک

☆بزرگوں سے بہت زیادہ بات نہ کرو (لمبی بات نہ کرو)

☆ اپنے سے بڑوں کے ساتھ مزاح اور جوش بھی نہ کرو۔

☆ بزرگوں کے آگے مت چلو۔

☆اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق نہ کرنا۔

حاسد کی تین علامتیں

☆حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں: (۱) پیٹھ پیچھے لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔

(۲) ان کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے (یعنی خوشامد کرتا ہے)

(۳) دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

دل، گلا اور زبان کی حفاظت

حکیم لقمان نے فرمایا:

☆اگر نماز پڑھو تو دل سے پڑھا کرو۔

☆اگر کھانا کھاؤ تو گلے کا خیال رکھو۔

☆اگر کسی دوسرے کے گھر ہو تو آنکھ کی حفاظت کرو۔

☆اگر ایسے بندے کی بات کرو جو موجود نہیں تو زبان پر کنٹرول رکھو۔

FREE AMLIYAAT BOOKS

غصہ وغضب

☆ غیض وغضب سے بچو، اس لئے کہ شدت غضب دانا کے قلب کو مردود بنادیتا ہے۔

کوشش

☆ اس دنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے یہاں مہمان ہو اور آخرت کے لئے ایسے کوشش کرو جیسے کل مرجانا ہے۔

☆ کارخیر کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔

عقل کی تعلیم

☆ میں نے عقل بے وقوفوں سے سیکھی، جن کاموں سے وہ گھاٹا اٹھاتے ہیں میں ان سے پرہیز کرتا رہا۔

☆ عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں لڑکے کی طرح ہو لیکن جب قوم میں ہو تو پھر مرد کی طرح ہو۔

☆ عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت ثمردار اور عقل بے ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت بے ثمر۔

عقل مند کے لئے مشکل وقت

☆ عقل مند کے لئے وہ وقت سخت مشکل ہوتا ہے جب کسی بات کا اظہار واخفاء میں خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔

محتاجی

☆ کوئی کام نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف بناتی ہے اور مروت کو زائل کرتی ہے۔

☆ حاجت مند کو ناامید نہیں کرنا چاہئے۔

عہد شکنی

☆ عہد شکنوں اور جھوٹوں پر کبھی اعتماد نہ کرو۔

خوشامد سے بچو

☆ اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہوجانا، کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن جاتی۔

امانت

☆ اللہ جب کسی کو امانت دار بنائے تو امین کا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

☆ امانت دار بن جا غنی ہوجائے گا۔

☆ امانت کی حفاظت کر۔

مہمان داری

☆ مہمان کی ہمیشہ مناسب خدمت کرنا چاہئے۔

☆ مہمان کے سامنے کسی پر خفا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ مہمان کو کام پر نہیں لگانا چاہئے۔

☆ جھوٹ سے اجتناب کر کہ اس سے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک تیرا ادب ولحاظ کم ہوجاتا ہے، علاوہ ازیں جھوٹ تیری حیا، عزت وشرافت اور سچائی کی چمک کو ختم اور تجھے ذلیل کر دیتا ہے۔ لہٰذا جب تو لوگوں سے بات کرتا ہے تو نہ اسے وہ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے سچ سمجھتے ہیں۔ بیٹے ایسی زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

سچ

☆ حضرت لقمان علیہ السلام ایک دن اپنے شاگردوں اور دوستوں کو حکمت اور دانائی کا درس دے رہے تھے۔ سب لوگ ان کے درس کو بہت غور سے سن رہے تھے کہ ایک شخص کا اس طرف سے گزر ہوا، ان کی آوازیں اُس کے کان میں پڑیں تو اس نے چونک کر ان کی جانب دیکھا، اس لئے کہ آواز جانی پہچانی تھی۔ وہ کافی دیر تک کھڑا ان کے چہرے کو غور سے دیکھتا رہا۔ آخر جب وہ درس سے فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا اور بولا: ”میں فلاں مقام پر کسی زمانے میں بکریاں چرایا کرتا تھا، بکریاں چرانے والا میرا ایک ساتھی تھا اس شخص کی صورت اور آواز بالکل آپ جیسی تھی۔“

حضرت لقمان بولے: ”ہاں مجھے یاد ہے میں وہی ہوں۔“

اس شخص نے حیران ہوکر پوچھا: ”آپ کو یہ مرتبہ کس طرح حاصل ہوا؟“

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP

جواب میں حضرت لقمان بولے: "صرف دو باتوں سے ایک سچ بولنا اور دوسرا بغیر ضرورت کے بات نہ کرنا۔"

آدابِ مجلس

☆ جب کسی مجلس میں داخل ہوں تو اول سلام کرو، پھر ایک جانب بیٹھ جاؤ اور جب تک اہل مجلس کی گفتگو نہ سن لو خود گفتگو شروع نہ کرو، پس اگر وہ خدا کے ذکر میں مشغول ہوں تو تم بھی اس میں اپنا حصہ لے لو اور اگر وہ فضولیات میں مشغول ہوں تو وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ اور دوسری کسی عمدہ مجلس کو حاصل کرو۔

☆ مجلس میں ہمارا فعل ایسا ہونا چاہئے جس سے حاضرین کی عزت کے آثار نمودار ہوں۔

تقویٰ

☆ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور اس میں ریاکاری کا پہلو نہ ہو کہ اس وجہ سے لوگ تیری عزت کریں اور دل حقیقتاً گناہ گر ہو اور تقویٰ سے خالی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ریاکاری سے خدا کے ذکر کا مظاہرہ نہ کرو، کہ لوگ اس وجہ سے تیری عزت کریں اور تیرا دل حقیقتاً گناہ گار ہو۔

احسان

☆ جب تم کسی شخص پر احسان کرو تو اسے بھول جاؤ۔

عیب کا صحیح مطلب

☆ خود اپنا عیب نہ دیکھنا زیادہ نقصان دہ (عیب) ہے۔

زندگی کیسے گزاریں

☆ زندگی خدا کے ساتھ صدق و اخلاص سے، نفس کے ساتھ جبر سے، عوام کے ساتھ انصاف سے، بڑوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے، درویشوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ نصیحت سے، دشمنوں کے ساتھ حلم سے، جاہلوں کے ساتھ خاموشی سے اور عالموں کے ساتھ تواضع سے گزارنا۔

☆ فیاضی کو عادت کے طور پر اپنانا چاہئے۔

جاہل اور جہالت

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ، ایسا نہ ہو کہ تجھے اپنے جیسا بنا لیں۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر کہ وہ یہ سمجھنے لگیں کہ تجھ کو اس کی جاہلانہ باتیں پسند ہیں۔

دانا اور دانائی

☆ دانا آدمی اپنی دانائی و حکمت کی وجہ سے ہدایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہو۔

☆ حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔

☆ دانا کے غصے کو بے پروائی میں نہ ٹال کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی نہ اختیار کر لے۔

☆ داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہے، ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا مگر یہ کہ اس بات کو اللہ اسی طرح کرنا چاہتا ہے۔

☆ حکمت و دانائی ایسی چیز ہے جس نے مسکین کو تخت شاہی پر لا بٹھایا۔

☆ عقل مند کی بات کو اللہ کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ اگر کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو دانا آدمی بولتا ہے۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔

☆ مشورہ ہمیشہ مصلح اور دانا شخص سے کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے ان شاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور ان شاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ـــــ

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

قسط نمبر:۶

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

یہ سوچتے سوچتے بہت دیر گزر گئی مگر حضرت جنید بغدادیؒ کو کسی کروٹ چین نہیں آتا تھا، پھر یہ اضطراب دہشت میں تبدیل ہو گیا اور حضرت جنید بغدادیؒ گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئے اور کھلی فضا میں ٹہلنے لگے، ابھی تھوڑی ہی دیر گئے ہوں گے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو بیچ راستے میں چادر اوڑھے ہوئے لیٹا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کون شخص ہے، جو رات کے پچھلے پہر اس طرح سرِ راہ سو رہا ہے آپ آہستہ آہستہ قدموں سے آگے بڑھے تاکہ سونے والے کی نیند میں خلل واقع نہ ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ دبے پاؤں گزر جانا چاہتے تھے مگر جب آپ اس شخص کے قریب پہنچے تو وہ یکایک اٹھ کر بیٹھ گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کو اس شخص کے اس طرح بیدار ہو جانے پر بڑی حیرت ہوئی۔

پھر وہ آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''ابوالقاسم! آپ نے آنے میں اتنی دیر کی؟''

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی بات سن کر مجھ پر رعب سا طاری ہو گیا، پھر میں نے ذرا سنبھل کر اسے جواب دیا۔ ''مجھے کیا خبر تھی کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ سے کوئی وعدہ تو نہیں تھا کہ جس کی پابندی مجھ پر فرض ہوتی۔''

اس شخص نے کہا۔ ''ابوالقاسم! آپ سچ فرماتے ہیں مگر میں نے خداوند ذوالجلال جو دلوں کو حرکت دیتا ہے اور مقلب القلوب ہے دعا کی تھی کہ آپ کے دل کو حرکت دے کر میری جانب مائل کر دے۔''

''بے شک! حق تعالیٰ نے میرے دل کو آپ کی طرف مائل کر دیا مگر یہ تو بتایئے کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

اس شخص نے کہا۔ ''ابوالقاسم! میں ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں۔ یہ سوال کئی دنوں سے پریشان کر رہا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ بہت غور سے اس شخص کا سوال سنتے رہے، سوال یہ تھا کہ مرضِ نفس کب نفس دوا بن جاتا ہے؟

جب وہ شخص اپنی بات مکمل کر چکا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جب انسان اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے تو اس حالت میں نفس کا مرض ہی دوا بن جاتا ہے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سنتے ہی اس شخص نے اپنے دل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''میں نے تجھے سات بار یہی جواب دیا مگر تو نے میری بات نہیں مانی، ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ جب تک جنید نہیں کہیں گے اس وقت تک نہیں مانوں گا، اب تو تو نے سن لیا کہ جنید کیا کہتے ہیں؟'' یہ کہہ کر وہ شخص تیز رفتاری کے ساتھ چلا گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کچھ دیر تک حیرت و سکوت کے عالم میں کھڑے سوچتے رہے کہ وہ شخص کون تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ نے ارادتاً کبھی کسی کرامت کا اظہار نہیں کیا مگر بڑے بڑے مشائخ آپ کے روحانی تصرف کے قائل تھے۔ شیخ خیر نساجؒ حضرت سری سقطیؒ کے مرید تھے اور حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر میں آرام کر رہے تھے، اچانک انہیں خیال آیا کہ حضرت بغدادیؒ ان کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ نساجؒ نے دل میں کہا کہ یہ کوئی واہمہ ہوگا، اس وقت شیخ جنیدؒ یہاں کہاں؟ تھوڑی دیر بعد ان کے دل میں پھر وہی خیال آیا کہ شیخ جنید دروازے پر کھڑے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت خیر نساجؒ نے اپنے ذہن سے اس خیال کو جھٹک دیا اور کسی کام میں مصروف ہو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر وہی خیال ابھرا، آخر اپنی خیالی رو سے پریشان ہو کر حضرت خیر نساجؒ نے دروازہ کھولا تو حضرت جنید بغدادیؒ کھڑے تھے۔

شیخ نساجؒ کو دیکھتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''جب پہلی بار آپ کے ذہن میں خیال آیا تھا تو اسی وقت باہر کیوں نہیں آئے؟''

FREE AMLIYAT BOOKS GROUP

حضرت شیخ نساج حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئے اکثر اپنی مجلس میں کہا کرتے تھے۔ "دوسرے بزرگوں کو بھی روحانی تصرف حاصل ہے مگر شیخ جنیدؒ کی روحانیت کا عجیب عالم ہے۔"

مولانا جامی نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "نفحات الانس" میں یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ مشہور بزرگ کہمش بن حسین ہمدان میں رہتے تھے اور ابو محمدؒ کے لقب سے مشہور تھے۔ ایک دن رات کے وقت ان کے دروازے پر دستک دی، ابو محمدؒ کہتے ہیں کہ دستک کی آواز سنتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ جنیدؒ آئے ہوں گے حالانکہ حضرت جنیدؒ اس وقت ہمدان سے بہت دور بغداد میں قیام فرماتے، پھر جیسے ہی ابو محمدؒ گھر سے باہر آئے حضرت جنید بغدادیؒ کو دروازے پر اپنا منتظر پایا۔

"ابو محمدؒ! میں خاص طور پر تم ہی سے ملنے کے لئے بغداد سے یہاں آیا ہوں۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ ملے۔ پھر کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔

دوسرے دن ابو محمدؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کا کہیں پتہ نہیں تھا، قافلے والوں سے جاکر پوچھا تو ان لوگوں نے بھی اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆

مشہور بزرگ ابو عبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے جارہا تھا، روانگی سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ شیخ جنیدؒ کی خدمت میں ضرور حاضری دوں گا مگر جب بغداد پہنچا تو اپنی صوفیت اور درویشی کا غرور آڑے آگیا، میں تقریباً چالیس دن تک بغداد میں رہا مگر شیخ جنیدؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکا۔ اس دوران میں میرا معمول تھا کہ جب اپنے اوراد وظائف سے فارغ ہوجاتا تو شہر کے باہر جاکر کسی پاک وصاف چشمے سے پینے کے لئے پانی لے آتا۔ ایک دن میں پانی لینے کی غرض سے جنگل میں چلا جارہا تھا کہ ایک ہرن کو دیکھا جو کنوئیں میں منہ ڈال کر پانی پی رہا تھا، پھر جب میں قریب پہنچا تو ہرن بھاگ گیا، میں نے جھانک کر دیکھا تو پانی بہت گہرائی میں تھا، میں نے ڈول ڈالا مگر رسی چھوٹی ہونے کی وجہ سے پانی تک نہ پہنچ سکی، مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آخر وہ ہرن کس طرح اپنی پیاس بجھا رہا تھا، یہ میری آنکھوں کا دھوکا تھا یا پھر ہرن کے لئے کنوئیں کا پانی چھلک اٹھا تھا، میں کچھ دیر تک اس ذہنی کشمکش میں مبتلا رہا، آخر پانی کی تلاش میں آگے بڑھ گیا، اب میرا سفر جاری تھا کہ یکایک ایک صدائے غیبی سنائی دی۔

"وہ تیری آنکھوں کا دھوکا نہیں تھا، ہماری قدرت سے پانی نے یہاں تک جوش مارا کہ ہرن کے ہونٹوں تک پہنچ گیا۔

صدائے غیب سن کر میں نے عرض کیا۔ خداوندا! کیا میرا مرتبہ اس ہرن سے بھی کم ہے؟

میری شکایت کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ "ہم نے تجھے آزمایا مگر تو آزمائش میں پورا نہیں اترا۔"

ابو عبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ میں ندامت وشرمساری کے عالم میں آگے بڑھ جانا چاہتا تھا کہ وہی آواز دوبارہ سنائی دی، خیر! وہ وقت تو گزر گیا، دوبارہ کنوئیں پر جاؤ تمہیں پانی مل جائے گا۔

میں تیز قدموں کے ساتھ واپس آیا تو واقعی کنواں چھلک رہا تھا، میں اپنا ڈول بھر کر واپس آگیا، پھر جب کھانے کے بعد میں نے پانی پینا چاہا تو وہی صدائے غیب گونجنے لگی۔

"تو نے ابھی تک اس راز کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی حالانکہ تجھے اپنی درویشی پر بڑا ناز ہے۔"

یہ آواز سن کر میں لرز گیا۔ "خداوندا! میں بہت عاجز وکمزور ہوں مجھ پر رحم فرما۔"

میری گریہ وزاری کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ "ہرن بغیر ڈول کے آیا تھا اور تو ساز وسامان کے ساتھ کنوئیں تک پہنچا تھا، اس لئے ہم نے دونوں کے ساتھ مختلف سلوک کیا۔"

ابو عبداللہ عفیفؒ کہتے ہیں کہ اس پانی میں خاص بات یہ تھی کہ میں جب تک بغداد میں مقیم رہا وہ پانی ختم نہیں ہوا، جس قدر پیتا تھا اسی قدر برتن میں موجود پاتا تھا۔

پھر کچھ دن بعد حضرت ابو عبداللہ عفیفؒ حج کے لئے چلے گئے، پھر واپسی میں دوبارہ بغداد آئے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکے، ایک روز نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے تو اتفاقاً حضرت جنید بغدادیؒ سے ملاقات ہوگئی، ابو عبداللہ عفیف کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا۔

"ابو عبداللہ! اگر تم صبر کرتے تو خود تمہارے پاؤں کے نیچے چشمہ

جاری ہو جاتا۔ کاش! تم نے ایک گھڑی صبر سے کام لیا ہوتا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی قوت کشف پر ابو عبداللہؒ حیران رہ گئے۔

☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کی عارفانہ شان یہ تھی کہ آپ بڑے بڑے مشائخ کے لئے مرکز قلب ونظر تھے، ایک دن جامع مسجد بغداد میں حاضر تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرنے لگا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور ذکر میں مشغول ہوگئے، پھر وہ شخص نماز پڑھ کے مسجد کے ایک گوشے میں چلا گیا، اتفاق سے حضرت جنیدؒ کی نظر اس طرف اٹھی تو آپ نے دیکھا کہ وہ شخص اشارے سے بلا رہا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کسی تامل کے بغیر اس کے پاس چلے گئے، اس دوران وہ شخص مسجد کے فرش پر لیٹ چکا تھا، جب حضرت جنید بغدادیؒ اس کے قریب آئے تو وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

"ابوالقاسم! معاف کرنا! میں آپ کے احترام میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا، مجبوری ہے۔"

"اس تکلف کی ضرورت نہیں، آپ اپنا کام بتایئے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔

"اللہ جل شانہ" سے ملاقات کا وقت آگیا ہے۔" اس شخص نے نہایت پرشوق لہجے میں کہا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت حیرت ہوئی، اس کے چہرے سے بیماری تو کجا نقاہت کے بھی آثار نمایاں نہیں تھے، پھر بھی وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا وقت رخصت قریب آگیا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اجنبی شخص کی بات سن کر سکوت اختیار کیا، شاید اس لئے کہ کسی انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں ہوگا۔

"ابوالقاسم! جب میں دنیا سے چلا جاؤں اور میری تجہیز وتکفین مکمل ہو جائے تو میرا یہ خرقہ، چادر اور مشکیزہ ایک شخص کے حوالے کر دینا۔" اجنبی نے کہا۔

"وہ شخص کون ہوگا اور میں اسے کیسے پہچانوں گا؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

"اس سلسلہ میں آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، وہ خود تمہیں پہچان لے گا۔" اس شخص نے کہا۔ "وہ ایک نوجوان مغنی (گانے والا) ہے میری یہ امانت اس کے سپرد کر دینا۔"

"تمہارا خرقہ مغنی کے حوالے کردوں گا؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے حیران ہو کر پوچھا، آپ کو اس بات پر حیرت تھی کہ نغمہ وموسیقی سے تعلق رکھنے والا شخص خلافت کا حق دار کس طرح ہو سکتا ہے؟

"ابوالقاسم! آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ ہمارے اندازوں سے زیادہ بے نیاز اور رحیم وکریم ہے، اسی نے اس مغنی کو یہ رتبہ عطا فرمایا ہے۔"

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ قدرت کے رازوں پر حیران ہو رہے تھے کہ اس شخص نے بہ آواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا اور ہوا کے تیز جھونکے کی طرح دنیا سے رخصت ہوگیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اجنبی شخص کی تدفین کی پھر اس کام سے فارغ ہو کر دوبارہ مسجد میں تشریف لائے اور اس شخص کا انتظار کرنے لگے جو مرنے والے کی امانت کا حق دار تھا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک نوجوان مسجد میں داخل ہوا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو سلام کرکے کہنے لگا۔

"ابوالقاسم! میری امانت میرے حوالے کیجئے۔" واضح رہے کہ "ابوالقاسم" حضرت جنید بغدادیؒ کی کنیت تھی۔

"تم نے مجھے کیسے پہچانا؟" حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک بار پھر حیرت ہوئی۔

"یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔" نوجوان مغنی نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں عرض کیا۔ "میں لاکھوں انسانوں کے ہجوم میں پہچان سکتا ہوں کہ شیخ جنید کون ہیں؟ آپ کا چہرہ مبارک ہی آپ کی پہچان ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نوجوان مغنی کے طرز کلام سے بہت متاثر ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔ "نوجوان! تمہیں کیوں کر خبر ہوئی کہ تمہاری امانت میرے پاس ہے؟"

نوجوان مغنی نے عرض کیا۔ "میں چند درویشوں کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ اچانک ہاتف غیب نے صدا دی۔ شیخ جنیدؒ کے پاس جاؤ اور اپنی امانت لے لو۔ اس شخص کی جگہ تم ابدال مقرر کئے گئے ہو۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے مرنے والے کی تمام چیزیں نوجوان کے سپرد کردیں، مغنی نے اسی وقت غسل کیا، خرقہ پہنا، حضرت جنید

بغدادیؒ کا شکریہ ادا کیا اور ارض شام کی طرف چلا گیا۔

نوجوان مغنی کے جانے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ''اے ذات بے نیاز! تو ہی مالک کل ہے اور سارے خزانے تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہیں، تو مختار کل ہے، جسے جس طرح چاہے سرفراز کردے اور جسے جس طرح چاہے ذلیل ورسوا کردے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں۔''

☆☆☆☆

حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں مرد مومن کی شان اس طرح بیان کی ہے کہ ہم اس کے کان بن جاتے ہیں، اس کی آنکھ بن جاتے ہیں اور اس کی زبان بن جاتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں کم وبیش اسی مضمون کو بیان کیا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب وکار آفریں، کار کشا کار ساز

بندگی کا اعلیٰ ترین مقام یہ ہے کہ جب بندہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کارساز عالم اس کی دعا قبول فرمالے، ایسے ہی بندے کو ''مستجاب الدعوات'' کہا جاتا ہے۔ یہی کرامت ہے اور اسی کا نام تصرف روحانی ہے، یہی کشف باطن ہے اور یہی روشن ضمیری ہے۔ اللہ کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر غیر متزلزل یقین، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی، خدمت خلق اور ریاضت ومجاہدات یہ ہیں وہ بنیادی اصول جن پر عمل پیرا ہونے کے بعد بندہ ''محبوبیت'' کے درجے تک پہنچتا ہے اور پھر عالم اسباب میں اسے بحکم خدا تصرف روحانی حاصل ہو جاتا ہے۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کو آشوب چشم کا مرض لاحق ہوا، ابتدا میں آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی مگر جب تکلیف نے شدت اختیار کی تو خدمت گاروں نے عرض کیا۔

''بغداد میں ایک عیسائی ماہر امراض چشم ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس سے رجوع کیا جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جیسی تمہاری مرضی!''

دوسرے دن عیسائی طبیب حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بہت دیر تک آپ کی آنکھوں کا معائنہ کیا، پھر نسخہ تجویز کرتے ہوئے کہا۔ ''شیخ! آپ کی آنکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ انہیں پانی سے بچایا جائے۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے عیسائی طبیب کا مشورہ سننے کے بعد فرمایا۔ ''میں پانچ وقت وضو کرنے کا عادی ہوں، اس صورت میں آنکھوں کو پانی سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے؟''

عیسائی طبیب نے جواباً عرض کیا۔ ''شیخ! اگر آپ کو اپنی آنکھوں کی سلامتی منظور ہے تو ہر حال میں پانی سے اجتناب کرنا ہوگا۔''

''اگر کسی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکوں؟'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

''تو پھر آپ بہت جلد بینائی سے محروم ہو جائیں گے۔'' عیسائی حکیم نے اپنے طبی تجربات ومشاہدات کی روشنی میں فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا۔

عیسائی طبیب مایوسی کا اظہار کرتا ہوا چلا گیا، جاتے جاتے حضرت جنید بغدادیؒ کے مریدوں اور خدمت گاروں کو آخری ہدایت بھی کر گیا۔ ''اگر تم اپنے شیخ کی آنکھیں صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو انہیں وضو نہ کرنے کا مشورہ دو۔''

عیسائی طبیب کے جانے کے بعد مریدین اور خدمت گار حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔

''سیدی! شریعت میں تیمم کی رعایت اور گنجائش موجود ہے۔''

''میں جانتا ہوں۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت تحمل کے ساتھ فرمایا، اس کے بعد آپ نے مکمل وضو کیا اور نماز عشاء ادا کر کے تکیے پر سر رکھ کر سو گئے، پھر اسی طرح آپ نے تہجد کی نماز ادا کی۔

نماز فجر کے بعد دن کی روشنی میں تمام مریدوں اور خدمت گاروں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی تک نہیں تھی، آپ آشوب چشم کے مرض سے مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے تھے۔

دوسرے دن عیسائی طبیب پھر حاضر خدمت ہوا، اس کا خیال تھا کہ یا تو شیخ جنیدؒ نے اس کے مشورے پر عمل کیا ہوگا اور مرض میں کمی آ گئی ہوگی یا پھر دوسری صورت میں بیماری شدت اختیار کر گئی ہوگی۔ ''شیخ! آپ کیسے ہیں؟'' عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادیؒ کی مزاج پرسی کرتے ہوئے کہا۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۵۳

اسلام الف سے ی تک

مختار بدری

(زا)

سبیل

پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا۔ (۲۰:۸۰)

وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ۝

خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ (۴:۳۳)

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ۝

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی، جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔ (۲۶:۳۸)

مجاہد فی سبیل اللہ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ۝

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں تم ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔ (۱۵۴:۲)

ستر

ایک چادر، ایک پردہ، آدمی کے لئے کمر سے گھٹنے تک اور عورت کے لئے گلے سے پاؤں تک چھپانا ضروری ہے۔ مشکوٰۃ میں ایک باب "باب الستر" ہے، فقہ کی کتابوں میں مرد اور عورت کے ستر کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

سترہ

پردہ، ڈھال، قبلہ رو ہو کے عبادت کرنے والے کے آگے کوئی روک لگانا تاکہ اس کی عبادت میں دوسرے لوگ مخل نہ ہوں، یہ ایک انچ موٹی لکڑی بھی ہو سکتی ہے۔

سجادہ

جانماز، دری، قالین، پیروں، فقیروں کی مسند، سجادہ نشین، درویش کی گدی پر بیٹھنے والا، کسی پیر کا خلیفہ اور نائب ہونا۔

سجدہ

نماز میں زمین پر گھٹنے ٹیک کر اور ہاتھ رکھ کر زمین سے پیشانی کو لگانا اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا۔ سجدہ سہو وہ سجدہ جو نماز میں کوئی بات بھول جانے یا زیادہ کہہ جانے کی وجہ سے بعد نماز کیا جاتا ہے۔ نماز کی واجبات میں سے کوئی حصہ کسی بھول کی وجہ سے چھوٹ جائے اور نماز ہی کی حالت میں اس واجب کے چھوٹ جانے کا علم ہو جائے تو اس کی اصلاح کے لئے شریعت نے دو سجدہ سہو رکھا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر تکبیر کہیں اور ایک سجدہ کر کے تسبیح بھی پڑھیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائیں اور جلسہ کر کے اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کریں، پھر تکبیر کہہ کر سر کو اٹھائیں اور بیٹھ کر دوبارہ التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف نماز کا سلام پھیر دیں، اگر نماز میں جان بوجھ کر واجب ترک کر دیں تو سجدہ سہو سے تلافی نہ ہوگی بلکہ اعادہ ضروری ہے۔ اگر نماز میں چند واجب ترک ہو جائیں تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں مگر نماز میں فرض ترک ہو جائے تو سجدہ سہو سے وہ نقصان رفع نہ ہوگا لہٰذا اسے پھر پڑھنا ہوگا۔

سجدہ شکر: اظہار شکر کا سجدہ، وہ سجدہ جو کسی امر کے شکریہ پر دو رکعت نماز شکر کے بعد یا بغیر نماز کے ادا کیا جائے اولاد کی پیدائش پر، مالی منافع پر یا گمشدہ چیز کے مل جانے پر، صحت سے شفایابی پر یا سفر سے واپسی پر یا کسی نعمت کے حصول پر سجدہ کرنے کو سجدہ شکر کہتے ہیں اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

سجدہ تلاوت: قرآن حکیم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں، سورۂ اعراف، سورۂ رعد، سورۂ نحل، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ مریم، سورۂ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر آیا ہے، سورۂ فرقان، سورۂ نمل، سورۂ الم تنزیل، سورۂ ص، سورۂ حم السجدہ، سورۂ نجم، سورۂ انشقاق اور سورۂ اقراء میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نماز کے اندر کوئی سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو فوراً اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جانا چاہئے اور پھر تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور جہاں سے قرآن چھوڑی تھی وہاں سے شروع کریں۔ اگر سجدہ نہ کیا تو گناہ ہوگا۔ امام کے ساتھ نمازیوں کو سجدہ کرنا چاہئے۔ اگر نماز سے باہر سجدہ کی آیت پڑھی گئی تو بہتر ہے کہ فوراً کھڑے ہو کر اور اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور پھر سجدہ کر کے تلاوت شروع کرے۔ بعض مرد اور عورتیں قرآن کے اوپر ہی سجدہ کر لیا کرتے ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں، سجدہ اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مرد نے ناپاکی کی حالت میں یا عورت حیض یا نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدہ واجب نہیں، مذہب شافعیہ کے نزدیک مستحب اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ سجدہ گاہ: سجدہ کرنے کی جگہ، وہ خاک شفا کی ٹکیہ یا لکڑی کی ٹکیا جو اہل تشیع نماز میں سجدہ کی جگہ پر رکھتے ہیں۔ سجدہ کی حالت میں بندہ جس قدر اللہ کے قریب ہوتا ہے اس کو اتنا قرب کسی اور عبادت میں نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف) بنی آدم جب سجدہ کرتا ہے تو شیطان واویلا کرتا ہوا بھاگتا ہے، افسوس کہ انسان کو سجدہ کا حکم ہوا تو سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی اور راندہ درگاہ ہو گیا۔ (شرح اربعین نوویہ)

سجل

طومار، محضر، نوشتہ، امام راغب لکھتے ہیں کہ سجل ایک پتھر ہے، جس پر لکھائی کی جاتی ہے، پھر ہر اس چیز کو جس پر لکھا جائے سجل کہا جانے لگا ہے۔ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ۝

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طومار لپیٹ لیتے ہیں جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے، ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔ (۱۰۴:۲۱)

سجین

زمین کے ساتویں طبقہ کا نہایت تنگ اور بدبودار مقام جو ایک گڑھے کی مانند ہے، انتہائی گنہ گاروں، کافروں اور مشرکوں کی روحیں یہیں رکھی جاتی ہیں اور قیامت تک ان ناپاک روحوں کو بے شمار اذیتیں دی جاتی ہیں۔

سحر

جادو اسلام میں اگرچہ کہ اس کی ممانعت ہے تاہم کچھ لوگ عملیات کے قائل ہیں اور چند احادیث سے اس کا جواز پیش کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بری نظر کے اثر کو زائل کرنے، سانپ بچھو کے کاٹنے کے لئے ایک رقیہ کی اجازت دی۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کی زردی کو جو کینہ توز نظر کا اثر ہے، دور کرنے کے لئے رقیہ کی اجازت دی۔ مشکوٰۃ میں عوف ابن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے رقیہ سے جس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں کوئی برائی نہیں۔ عملیات دو طریقے کے ہیں ایک روحانی یا رحمانی جس میں اسماء حسنیٰ اور قرآن پاک کی آیات سے مدد لی جاتی ہے، دوسرا شیطانی جس میں جنات سے مدد لی جاتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کو بھی سحر کی ایک شاخ فرمایا ہے۔

علماء اہل سنت میں جمہور کا خیال ہے کہ سحر مضرت رساں اثرات کا حامل ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، ابوبکر جصاص (صاحب احکام القرآن) علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ سحر کی حقیقت شعبدہ، نظر اور فریب خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے وہ ایک باطل اور بے حقیقت چیز

ہے، مگر نووی فرماتے ہیں کہ سحر حقیقت میں سے ایک حقیقت ثانیہ ہے اور عام علماء کا بھی یہی خیال ہے۔ فقہائے اسلام کی رائے ہے کہ جن اعمال سحر میں شیاطین، ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے مدد طلب کی جائے وہ شرک کے برابر ہے اور ان کا عامل کافر ہے، قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ.

اور سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا اور وہ لوگوں کو سحر سکھاتے تھے۔ (۲:۱۰۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہلک باتوں سے بچو، یعنی شرک سے اور جادو سے، اگر چہ کہ سحر کی بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں مگر سخت معصیت ہیں، پس اگر کفر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں اور سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے۔ (قصص القرآن)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا گیا تھا اور اس کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ہوا تھا، یہ واقعہ بہت طویل ہے۔ اس سحر کے اثر کو زائل کرنے کے لئے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا کہ معوذتین پڑھو، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھیں تو سحر کا اثر زائل ہو گیا۔

☆☆☆☆

اعلانِ عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

موبائل نمبر: 09756726786

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنبلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر:- 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

FREE AMRAATBOOKS GROUP

چاند کی تاریخیں اور تعبیر خواب (الرویاء علامہ مجلسیؒ)

تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب
پہلی	اس شب کا خواب صحیح نہیں	گیارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی بروایتے تین روز میں ظاہر ہوگی	اکیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
دوسری	اس شب کا خواب صحیح نہیں	بارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی۔	بائیسویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔
تیسری	اس شب کا خواب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے	تیرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر ۲۶ یا ۳۰ دن میں ظاہر ہوگی	تیئسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
چوتھی	اس شب کا خواب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی	چودھویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایتے اس کی تعبیر برعکس ہے	چوبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
پانچویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی	پندرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی براویتے اس کی تعبیر برعکس ہے	پچیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
چھٹی	اس شب کا خواب سچا ہے مگر تعبیر ایک دو روز بعد ظاہر ہوگی	سولویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دو روز کے بعد ظاہر ہوگی برایتے دیر میں ظاہر ہوگی	چھبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
ساتویں	اس شب کا خواب سچا ہے	سترہویں	اس شب، کا خواب سچا ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	ستائیسویں	اس شب کی خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
آٹھویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔	اٹھارویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	اٹھائیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی
نویں	اس شب کا خواب کی تعبیر برعکس ہے بروایتے تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی	انیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	انتیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی بروایتے اس شب کا خواب جھوٹا ہے
دسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔ بروایتے اس کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی	بیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر صحیح اور موثر ہے۔	تیسویں	اس شب کا خواب راست صحیح ہے۔ اور موثر ہے۔

فقہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی، فاضل دار العلوم دیوبند

سوال:۱۔ وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں۔؟

جواب: زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے۔

سوال:۲۔ اگر سفر کی نماز کی قضا سفر ختم ہو جانے کے بعد کرے تو بھی ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازوں کے لئے دو رکعت قصر ہی کی نیت کرے یا پوری چار رکعت ادا کی جائے، کیونکہ اب سفر کی حالت نہیں ہے۔ اور اس کے برعکس صورت میں اگر سفر میں۔ بقیہ نمازوں کی جو چار چار رکعت پڑھنا چاہئے تھی قضا کرے تو مذکورہ نمازوں میں پوری چار چار رکعت پڑھے یا دو دو؟

جواب: نماز سفر کی قضا میں قصر کرے اگرچہ سفر ختم ہونے کے بعد ہو اور نماز مغرب کی قضا پوری پڑھے اگرچہ سفر میں ہو۔

سوال:۳۔ کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کافر کے سلام کا جواب دینا کیسا ہے۔؟

جواب: کافر کو تعظیمی سلام کرنا کفر ہے، تعظیم مقصود نہ ہو محض تحیہ کے طور پر ہو تو ناجائز ہے۔ اور کسی حاجت سے ہو تو جائز ہے، مگر السلام علیکم اتبع الھدیٰ کہے۔

سوال:۴۔ مرد کے لئے کس دھات کی انگوٹھی پہننا جائز ہے اور کس کی ناجائز؟ نیز مقدار کے بارے میں کوئی تعین ہے۔؟

جواب: مرد کے لئے دو شرطوں سے انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

۱۔ چاندی کی ہو۔ ۲۔ پانچ ماشے سے کم ہو۔

سوال:۵۔ نماز کی جماعت کھڑی ہو اور بھوک کی بھی شدت ہو، کھانا بھی بالکل تیار ہو، یا پاخانہ و پیشاب کی حاجت ہو تو کسے مقدم کیا جائے۔؟

جواب: صورت مسئولہ میں کھانا اور پیشاب و پاخانہ کی حاجت کو مقدم کیا جائے۔

سوال:۶۔ ایک مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیرا اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو کیا مقتدی مذکور کی نماز ہوگئی یا نہیں ہوئی۔؟

جواب نماز ہوگئی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ ایسی سخت مجبوری سے سلام پھیرا جو نماز میں باعث تشویش بن رہی ہے تو نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے۔

سوال:۷۔ باریک قمیص یا دوپٹہ اوڑھ کر عورت نے نماز پڑھی تو نماز ہوگی یا نہیں۔؟

جواب: ایسی باریک دوپٹہ میں نماز نہیں ہوتی جس سے بالوں کی رنگت نظر آئے۔ اسی طرح قمیص میں سے عورت کے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہ ہوگی۔

سوال:۸۔ حلال جانور کے اندر کتنی چیزیں حرام ہیں اور کیا کیا ہیں؟۔

جواب: سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) بہتا خون (۲) مذکر کی پیشاب گاہ، (۳) خصیتین (۴) مونث کی پیشاب گاہ، (۵) مثانہ (۶) پتہ (۷) غدود۔

سوال:۹۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں لکھ کر بھیجیں تو اس صورت میں تین طلاق ہوں گی یا ایک۔؟

جواب اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہوگئیں۔

سوال:۱۰۔ بیوی کو اپنے والدین سے ملنے کا اختیار کتنے دن کے بعد ہے؟ اور ملنے جائے تو کتنے دن وہاں ٹھہر سکتی ہے؟ دور اور نزدیک میں کچھ فرق ہے۔؟

جواب: بیوی کو والدین سے ہفتہ میں ایک بار اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے سال میں ایک بار ملاقات کا حق ہے۔ دور اور نزدیک میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ ملاقات کے لئے آمد و رفت کے مصارف شوہر کے ذمہ واجب نہیں، نیز بیوی کو صرف ملاقات کا حق ہے۔ والدین کے یہاں رہنا بدون شوہر کی رضا کے جائز نہیں ہے۔

سوال:۱۱۔ چیچک کے واسطے دھاگہ میں سورحمٰن یا کوئی اور آیت پڑھ کردم کر کے گرو لگا کر بچوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ اب شرعاً کیا حکم ہے۔؟

جواب: جائز ہے۔ ایام جاہلیت میں ایسی چیزوں کو مؤثر بالذات سمجھا جاتا تھا اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

سوال:۱۲۔ گابھن جانور کو ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے البتہ اگر قریب الولادت ہو تو بعض علماء کرام نے مکروہ فرمایا ہے۔

سوال:۱۳۔ والدین اور بیوی کی اجازت کے بغیر روزگار کے لئے کسی دور شہر کا سفر کرنا کیسا ہے؟ جبکہ اس شہر میں روزگار نہ ملتا ہو۔

جواب: اگر سفر کی وجہ سے والدین یا بیوی بچوں کے ضیاع کا خوف ہو یعنی وہ خود غنی نہ ہوں یا ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس صورت میں سفر نہ کرے اور اگر اپنے شہر میں روزگار کا انتظام کر کے سفر کر سکتے ہیں البتہ اگر سفر ایسا پر خطر ہے کہ ہلاکت کا ظن غالب ہے تو بہتر صورت والدین کی اجازت کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔

سوال:۱۴۔ کیا نام تبدیل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس وجہ سے کہ پہلا نام معنی کے اعتبار سے اچھا نہ تھا یا بے معنی تھا یا دوسرا نام پسند آ گیا نیز کیا ایک شخص کے کئی نام رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: برے نام کو اچھے نام سے بدل دینا ضروری ہے۔ بلا ضرورت نام بدلنے اور متعدد نام رکھنے میں کوئی حرج مضائقہ نہیں۔

سوال:۱۵۔ فقیر کو جھوٹا یا رات کا بچا ہوا کھانا دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جھوٹا یا رات کا باسی کھانا دینا جائز تو ہے مگر عمدہ کھانا دینے کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

سوال:۱۶۔ پولیٹری فارم والے مختلف قسم کے مردار جانوروں کا خون اور دوسرے بعض اعضاء ملا کر مرغیوں کو غذا تیار کر کے ان کو کھلاتے ہیں، اس قسم کی خوراک مرغیوں کو کھلانا، اس خوراک کی خرید وفروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز اس خوراک سے پلی ہوئی مرغیوں کا گوشت حلال ہے یا حرام۔؟

جواب ایسی غذا کی خرید وفروخت اور مرغیوں کو کھلانا جائز نہیں، البتہ ایسی مرغیاں حلال ہیں، گوشت کی حرمت کے لئے شرط یہ ہے کہ نجس غذا کی وجہ سے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے۔

سوال:۱۷۔ کسی نے شراب جوا کی رقم سے پانی کا نل لگوایا تا کہ اہل محلہ پانی استعمال کریں تو اس پانی کا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے۔؟

جواب:۔ جائز ہے۔

سوال:۱۸۔ حاجی لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے مٹی کی ٹکیہ لا کر تقسیم کرتے ہیں۔ بعض عورتیں اس کو بابرکت سمجھ کر شفا حاصل کرنے کے لئے کھاتی ہیں، شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: مٹی کا کھانا جائز نہیں، ہاں اتنی کم مقدار میں جو صحت کے لئے مضر نہ ہو جائے۔

سوال:۱۹۔ کافر کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جو کافر زندیق نہ ہو یعنی خود کو مسلمان نہ کہتا ہو اس کے گھر کا کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی آمدنی اسلام یا اس کے مذہب کی رو سے حلال ہو ورنہ نہیں۔

سوال: ۲۰۔ بچوں کو کھلونا دینا کیسا ہے؟ جب کہ کھلونے میں جاندار جیسے مصنوعی انسان گھوڑے بکری وغیرہ کے بھی مجسمے ہوتے ہیں۔

جواب: بچوں کو کھلونے دینا جائز ہے مگر جاندار کے مجسمے جیسے انسان گھوڑے بکری وغیرہ دینا جائز نہیں۔

سوال:۲۱۔ سوال بچوں کا قرآن ختم ہونے کے موقع پر دعوت کرنا یا مٹھائی تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی تعلیم بارہ سے میں مکمل کی اور اس خوشی میں اونٹ ذبح کیا۔

سوال:۲۲۔ جب کوئی حج کر کے واپس آئے تو تبرک حاصل کرنے یا حاجی کے اعزاز کی خاطر اس کی پیشانی کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب: رسم بن جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

سوال:۲۳۔ اس قسم کے نام رکھنے کا کیا حکم ہے۔؟ غلام غوث، غلام احمد، غلام مصطفیٰ، عبدالرسول، عبدالنبی، عبدالعلی، وغیرہ۔

جواب: غلام غوث غلام احمد وغیرہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں، عبدالرسول، وغیرہ ایسے نام رکھنا جس میں عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو، موہم شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، البتہ ایسے شخص کو مشرک نہیں کہا جائے گا کیونکہ عبد بے خادم اور مطیع قرار دیا جاسکتا ہے۔

BOOK'S GROUP

جنات بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں

صاحب ہدیٰ للعالمین رحمۃ اللعالمین علیہ التحیۃ والسلام کی بارگاہِ ہدایت سے نہ صرف انسان نے شرف ہدایت پایا بلکہ ''جنات'' نے بھی آپ کی بارگاہِ رسالت کی صداقت پر سر تسلیم خم کیا ہے

قرآن مجید کی سورۃ جن میں جنات کی آمد قرآن حکیم کی سماعت اور تصدیق رسالت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا گیا ہے:

آپ فرمادیں: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا، تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد۔ یقیناً ہم میں سے بے وقوفوں نے اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ انسانوں اور جنوں میں سے کسی کی مجال ہی نہیں کہ وہ اللہ کے بارے میں جھوٹے الزام تراشے۔ انسانوں میں سے کچھ انسانوں نے جنوں سے پناہ مانگی جس کے سبب جنات میں جذبہ سرکشی اور بڑھ گیا۔ اور بلاشبہ تمہاری ہی طرح انسانوں نے بھی گمان کر لیا کہ اب اللہ کسی ''ہادی'' کو نہیں بھیجے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمانوں کو چھوا، اور انہیں سخت پہرہ داروں اور (انگاروں کی طرح) جلنے اور چمکنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔ اور یہ کہ ہم (پہلے آسمانی خبریں سننے کے لئے) اس کے بعض مقامات میں بیٹھا کرتے تھے، مگر اب کوئی سننا چاہے تو وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ (منتظر) پائے گا اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ (ہماری بندش سے) ان لوگوں کے حق میں جو زمین میں ہیں کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور ہم (ہی) میں سے کچھ اس کے سوا (برے) بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں پر (چل رہے) تھے اور ہمیں یقین ہو گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم بھاگ کر اسے مات دے سکتے ہیں۔ ہم تو ہدایت سنتے ہی مسلمان ہو گئے اور ہم سے بعض بے انصاف بھی ہیں۔ طے شدہ بات ہے جو مسلمان ہو گئے انہوں نے صحیح راستہ کا انتخاب کیا اور ظالم جہنم کا ایندھن بن گئے۔ اور اے نبی! یہ بھی کہہ دو کہ اگر وہ لوگ راہ راست پر قائم رہتے ہیں تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔ (آیات: ایک تا ۱۶)

جناتِ کا قرآن مجید سننا اس کی اثر انگیزی اور مطالب ہدایات بحوالہ توحید کو دل سے تسلیم کرنے کے بعد اپنے باقی جنات کو جا کر ان کا اظہار توحید اقرار، توحید اور پھر اس کی تبلیغ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کو علم نہیں تھا۔ (بحوالہ ابن کثیر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب شیاطین، جو اس سے پہلے آسمان کے ان حصوں میں جا کر بیٹھ سکتے تھے، مگر کچھ دنوں سے ان مقامات پر پہنچتے ہی ان کو آگ کے شعلوں نے طمانچے مارنا شروع کر دیئے جو ان کے لئے بڑی حیران کن بات تھی، آسمان پہ رونما ہونے والے اس بالکل نئے حادثہ کے بارے میں سب جن پریشان ہو گئے۔ آپس میں مشورہ ہونے لگا کہ۔ دانشوروں کی جماعت اکٹھی ہوئی۔ بحث مباحثے کے بعد جنات نے اپنے سب سے بزرگ اور بڑے جن (شیطان) ابلیس کے سامنے مسئلہ پیش کیا۔ اس نے کہا:

میرے خیال میں روائے زمین پر کوئی غیر معمولی انقلاب انگیز شخصیت پیدا ہوئی ہے۔ جاؤ، دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر پتہ لگاؤ۔ سمجھ میں نہیں آئے تو ہر خطہ کی مٹھی بھر مٹی اپنے ساتھ لے آؤ۔

چنانچہ یہی ہوا۔ شیطانوں اور جنات کی ٹولیاں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلیں اور حسب حکم مٹی لے آئیں۔ بزرگ شیطان نے مختلف علاقوں سے لائی ہوئی مٹی کو سونگھنا شروع کیا لیکن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مٹی سونگھتے ہی اس کے چہرہ کی رنگت بدل گئی، آنکھوں میں غصہ غم کی اندھیری رات چھا گئی اور انتہائی دل شکستہ آواز میں اعلان کیا: یہ انقلاب انگیز شخصیت مکہ معظمہ کی سرزمین میں پیدا ہوئی ہے۔ سب کے سب چونکے اور اپنی دشمن شخصیت کی طرف اس لئے بڑھے کہ وہ اسے جانیں، اسے سمجھیں اور پھر اگر ان کے بزرگ ابلیس کے خلاف یا نسل آدم کی بھلائی میں اس شخصیت کا عمل کوشاں ہو تو اس کی پرزور مخالفت کریں اور اسے پھلنے پھولنے سے پہلے مسل دیں۔ (نعوذ باللہ)

چنانچہ اس مقصد کے لئے جنات کی ایک جماعت اس وقت مکہ معظمہ پہنچی جب کہ آپ ﷺ بازار عکاظ کی طرف جاتے ہوئے مقام نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جنات کی اس جماعت نے حضور ﷺ کی زبان اقدس، آواز رحمت و برکت سے قرآن حکیم کی آیات "نور علیٰ نور" سنیں تو سب کے سب حیرت میں ڈوبے۔ شان رسالت ﷺ کے سامنے دم بخود۔ بغیر آداب و سلام کے اپنی جماعت جنات میں لوٹے اور انہیں خبر دی! اے ہمارے بھائیوں! ہم نے اس بے مثال شخصیت انقلاب آفریں کی زبان سے ایسا عجیب و غریب کلام (قرآن مجید) سنا، اس نے ہم پر بڑی اہم حقیقت کا انکشاف کیا۔ ہمارے ضمیر تو اسی وقت اس کی صداقت کو مان گئے اور اب ہم اعلان کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ختم المرسلین ﷺ سچے، قرآن سچا۔ آج سے ہم اللہ وحدہٗ لاشریک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ ہی اس کو کسی نے پیدا کیا ہے۔

یہ تھی جنات کی سب سے پہلی دانشوروں کی جماعت، جن کی عقل نے صداقت رسالت کو تسلیم کیا اور زبان سے بے باک اعلان کیا جس سے جنات کی دنیا میں بھی جھلکا مچ گیا۔ تعلیم نبوی ﷺ کے مبلغ جنوں میں بھی پیدا ہو گئے۔ ابلیس سٹپٹایا، غصہ میں تھرتھرایا، ان کو ڈرایا دھمکایا، مگر سب بے سود۔ سچائی سب سے بڑی طاقت ہے اور جب یہ کسی کے دل میں ایمان کے ساتھ جاگزیں ہو جائے تو پھر ناقابل تسخیر قوت بن جاتی ہے۔

ابلیس نے اپنے ہم عقیدہ جنات کو یہ کام سونپا کہ تم احکامات الہیہ کو سنو اور اس میں ایسی تبدیلیاں کرو کہ حقیقت، خرافات میں ڈوب جائے۔ غرض ادھر ابلیس کی کاروائیاں تیز تر ہو گئیں۔ ادھر ایمان لانے والے جنات کا عمل، دوسرے جنات کو متاثر کرنے لگا۔ بارگاہ نبوی ﷺ میں گروہ در گروہ جنات تعلیم کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ ان کے لئے الگ اور مخصوص مقامات پر درس فرماتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آں حضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا: آج کی رات تم میں سے جو بھی چاہے "جنات" کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں میرے ساتھ چلے! سب کے سب خاموش رہے، لیکن میں نے اظہار معیت کیا۔ چنانچہ اس رات شفیع المذنبین ہدی اللعالمین ﷺ جب پہاڑی کے ایک بلند حصہ پر پہنچے تو مجھے اپنے قدم مبارک سے ایک گول دائرہ کھینچ کر حکم فرمایا کہ تم یہیں ان حدود میں بیٹھ کر دیکھتے رہو۔ میں بیٹھ گیا۔ آں حضرت ﷺ نے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کی تو دیکھتے ہی دیکھتے مختلف سمتوں سے غول در غول جماعتیں، انتہائی ادب کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں چاروں طرف سے آئیں اور بیٹھ گئیں۔ میں تو قرآن حکیم اور پھر تلاوت کرنے والے رسول اکرم ﷺ کی حلاوتوں میں کھو گیا۔ اثرات نے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا، لیکن جیسے ہی آپ ﷺ کی زبان مبارک خاموش ہوئی تو میں نے دیکھا، بادل کے چھٹتے ہوئے ٹکڑوں کی طرح جنات گروہ در گروہ مختلف سمتوں میں بکھر گئے۔

اب صبح ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تم نے کیا دیکھا : میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا سیاہ رنگ بھیانک چہرے اور سفید لباس میں ملبوس مخلوق۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ یہ مختلف قبیلوں اور مقامات سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے انسانوں کے ساتھ مساجد میں نماز پڑھنے کی درخواست کی لیکن میں نے انہیں منع کر دیا۔ اتفاقاً نماز پڑھ لیں تو جائز ہے۔ لیکن مستقل اختلاط یعنی گھل مل جانے سے منع کر دیا۔

(بحوالہ: نقوش، رسول نمبر، ج ۹)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: عزیز الحسن قاسمی

نام والدین: محمد مصطفیٰ۔ عابدہ بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۸ مارچ ۱۹۷۶ء

نام شریک حیات: انوری بیگم

شادی کی تاریخ: ۱۷؍ اکتوبر ۲۰۰۲ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند: تکمیل ادب

آپ کا نام ۹؍ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۴؍ حروف نقطے والے ہیں اور ۵؍ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳؍ حروف خاکی ۳؍ حروف آبی ۲؍ حروف بادی اور ایک حرف آتشی ہے۔ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کا غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۹؍ مرکب ۲۷؍ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۴۳؍ رہیں۔

۹ کا عدد جولانی طبع کی علامت ہے، یہ عدد ابھرتے ہوئے جذبات کی نشانی بھی ہے۔ ۹؍ عدد کا حامل فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور قدرتی مناظر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اس کا شعور اور قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی ذہانت اور فراست اس کے ہم عصروں میں ضرب المثل بن جاتی ہے۔ لوگ اس کی دوراندیشی سے خائف رہتے ہیں۔ ۹؍ عدد کے لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں یہ جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ یہ کسی بھی معاملہ میں پیچھے مڑکر دیکھنے والوں میں سے نہیں ہوتے۔ جب تک یہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ جاتے ان کا سفر جاری رہتا ہے۔ ۹؍ عدد کے لوگ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اللہ کے بعد ان کا اعتماد خود ان کی ذات پر ہوتا ہے۔ یہ اپنی قدرتی صلاحیتوں پر پورا یقین رکھتے ہیں اور یہ خداداد صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان میں خود اختیاری بھی ہوتی ہے اور یہ خود مختاری کی زندگی گذارنا ہی پسند کرتے ہیں اور جہاں جہاں یہ اپنا کام دوسروں پر چھوڑتے ہیں وہاں وہاں انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ان میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر معاملے میں اپنی عقل کو اپنا امام مانتے ہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہ اپنی عقل سے جو بھی راستہ منتخب کرتے ہیں وہ راستہ انہیں کامیابیوں کی منزل تک لے جاکر چھوڑتا ہے۔ یہ حد سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ فراست ان کی جیب میں پڑی رہتی ہے بقول شخصے یہ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔ کسی بھی الجھے ہوئے مسئلے کو سلجھانا ان کے لئے آسان ہوتا ہے۔ کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچ جانا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا ہے۔ جو مسائل دوسرے لوگ مہینوں میں سلجھاتے ہیں وہ مسائل یہ لوگ منٹوں سکنڈوں میں سلجھا لیتے ہیں۔

۹؍ عدد کے لوگوں کے حاسدین اور برا چاہنے والے کچھ زیادہ ہی ہوتے ہیں۔ تمام عمر ان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ لیکن ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ کبھی ہار نہیں مانتے، یہ عمر بھر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور سنگلاخ راستوں سے گزرتے ہوئے ایک دن منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے۔

مزاج ان کا نازک ہوتا ہے۔ دکھ اور رنج سے بہت گھبراتے ہیں۔ موسم کی سختی اور دھوپ کی شدت ان سے برداشت نہیں ہوتی۔ لیکن مزاج کی نزاکتوں کے باوجود بڑے بڑے غم اور بڑی بڑی مخالفتیں ہنستے کھیلتے جھیل لیتے ہیں۔ اور چلنے سے اور چلتے رہنے سے گریز نہیں کرتے ان کی مستقل مزاجی اور ان کی طبیعت کا استحکام انہیں سربلند اور سرخرو رکھتا ہے۔

۹؍ عدد کے لوگوں کے کو اپنے رشتے داروں سے وفا نصیب نہیں ہوتی، انہیں بھلائی کا بدلہ اکثر برائی سے ملتا ہے، یہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں پھول تھماتے ہیں وہی لوگ پتھر اٹھائے ان کے پیچھے پھرتے ہیں،

اس طرح بار بار انہیں وفا کے بدلے جفا عطا ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی دوسروں پر اپنی محبتیں لٹانے سے باز نہیں آتے۔

۹ عدد کے لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، بہت جلد مشتعل ہوجاتے ہیں، لیکن چونکہ یہ دل کے نرم ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی شرمندہ بھی ہوجاتے ہیں اور اپنے غصے کی تلافی کرلیتے ہیں۔ ۹ عدد والے لوگوں کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے، ان کے جو دل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے، منافقت سے یہ ہمیشہ دور رہتے ہیں، ان کی یہ خوبی ان کو اپنے دوستوں اور ملنے والوں میں ہمیشہ ممتاز رکھتی ہے، ان کی زندگی میں نشیب و فراز اور اتار چڑھاؤ بہت آتے ہیں، تمام عمر عروج و زوال کی کشمکش جاری رہتی ہے لیکن مجموعی اعتبار سے ان کی زندگی کامرانیوں سے بھری رہتی ہے۔

۹ عدد والے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع متعدد ہوتے ہیں، یہ لوگ بغیر کسی منصوبہ بندی کے کام کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں، ان کی تقدیر قدم قدم پر ان کا ساتھ دیتی ہے اور زندگی کے ہر نازک موڑ پر انہیں سرخرو رکھتی ہے۔ ۹ عدد والے لوگ گرمی اور دھوپ برداشت نہیں کرسکتے، موسم گرما میں یہ لوگ تھکے تھکے سے نظر آتے ہیں، انہیں عموماً سردیوں کا موسم راس آتا ہے اور یہ لوگ اسی موسم کو پسند بھی کرتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے خیالات مذہبی ہوتے ہیں، یہ لوگ قدامت پسند ہوتے ہیں، ان کے انگ انگ میں محبت بھری ہوتی ہے، بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے اور محبت کے نام پر یہ بآسانی فریب کھا جاتے ہیں، صنف نازک سے ان کی دلچسپیاں ہمیشہ برقرار رہتی ہیں اور اکثر و بیشتر خواتین ان کی طرف مائل رہتی ہیں، عشق و محبت کی راہوں سے گزرتے ہوئے انہیں کئی بار رسوائی اور بدنامی کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ یہ دوستوں کا انتخاب کرنے میں ہمیشہ غلطی کرتے ہیں، یہ رشتے ناطے جوڑتے وقت اچھے برے کی تمیز نہیں کرپاتے، دوراندیش اور صاحب فراست ہونے کے باوجود دوستی اور رشتے داری قائم کرنے کے معاملے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات ایسے لوگوں سے وابستہ ہوجاتے ہیں جو ان کے لئے عذاب جان بن جاتے ہیں، شاہ خرچی ان کی فطرت ہوتی ہے، خرچ کرتے ہیں اور خوب خرچ کرتے ہیں اس لئے اکثر تنگ دست رہتے ہیں، کئی بار شاہ خرچی کی وجہ سے مقروض ہوجاتے ہیں، لیکن بُرے سے بُرے حالات میں بھی ان کا ہاتھ دوستوں کے سامنے نہیں پھیلتا، ان کی خودداری اور غیرت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یہ لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں، لیکن دوسروں سے مدد لینا انہیں اچھا نہیں لگتا، جلد بازی بھی ان کی فطرت کا ایک حصہ ہوتی ہے، عجلت پسندی کی وجہ سے کئی فیصلے یہ اپنی زندگی میں ایسے بھی کر ڈالتے ہیں جو زندگی بھر انہیں دکھ دیتے ہیں اور انہیں خون کے آنسو رُلاتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں استحکام ہوگا، آپ مستقل مزاج ہوں گے، آپ جو کام بھی کریں گے پوری لگن اور مستعدی کے ساتھ کریں گے، محبت کرنا آپ کی فطرت ثانیہ ہے، محبت کی وجہ سے کئی بار آپ کو رسوائی کے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور کئی بار آپ پر انگلیاں اٹھیں گی، آپ جلد مشتعل ہوجاتے ہیں اور حالت اشتعال میں کئی بار آپ ایسے فیصلے بھی کرگزرتے ہیں جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنتے ہیں اور آپ کو عرصہ دراز تک تڑپاتے ہیں، آپ کا دل دبغض و عناد کی گرد سے ہمیشہ پاک صاف رہے گا، آپ کینہ اور حسد سے ہمیشہ کوسوں دور رہیں گے لیکن طبیعت کی جھلاہٹ اور وقتی اشتعال کی وجہ سے آپ کبھی کبھی راہ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہیں، آپ کسی کے خلاف بھی کوئی بغض اپنے دل میں نہیں رکھتے لیکن آپ کے حاسدوں اور آپ کے بدخواہوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہے گی، یہ لوگ ہمیشہ آپ کا ناک میں دم رکھیں گے اور آپ کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے، ان سازشوں سے آپ کو قابل ذکر نقصان نہیں پہنچے گا لیکن آپ کا دل ان سازشوں کی وجہ سے ہمیشہ مغموم رہے گا، صبر و ضبط اور خاموشی کا ہتھیار اپنے ہاتھوں میں رکھنے کی وجہ سے آپ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے، محبت آپ کی کمزوری اگر یہ کہا جائے کہ آپ دل پھینک قسم کے انسان ہو تو غلط نہیں ہوگا۔ محبت کی وجہ سے آپ کے دو نکاح متوقع ہیں، ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ عورتوں سے تعلقات بنانے میں احتیاط سے کام لیں اور ان رسوائیوں سے ڈریں جو انسان کی شخصیت پامال کردیتی ہیں اور رسوائیوں کے زخم ذہن روح پر کبھی کبھی ایسے پھیل جاتے ہیں کہ کبھی مندمل ہونے کا نام نہیں لیتے، آپ خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں، اپنی شخصیت کی

خوبصورتی کی حفاظت کرنا آپ کی اپنی ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری سے بھی پہلوتہی مت کیجئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۹، ۱۸، اور ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، آپ کا کی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون وراحت کا باعث بنیں گی۔ ۲، ۳ اور ۶ عدد آپ کے لئے مثالی معاون بنیں گے۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے خام سے ہوں گے۔ یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ معاملہ کریں گے، ان سے آپ کو نہ قابل ذکر نقصان پہنچے گا اور نہ قابل ذکر فائدہ۔ ۷ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، ۷ عدد کی چیزیں اور ۷ عدد کے لوگ آپ کو راس نہیں آئیں گے، ۷ عدد کی چیزوں اور لوگوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۷ ہے یہ بہت مبارک اور طاقتور عدد ہے اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً دانشور ہوتے ہیں اور یہ لوگ زبردست طریقہ سے مقبول اور معزز ہوتے ہیں، البتہ جلد مال دار بننے والی اسکیمیں اور ترکیبیں ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہیں اسلئے ان کو اس طرح کی اسکیموں اور منصوبہ بندیوں سے پرہیز کرنا چاہئے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے، یہ عدد آپ کے نام کے مفرد عدد کا معاون عدد ہے، یہ انشاءاللہ تمام عمر آپ کی خوش حالیوں کا ضامن بنا رہے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۹ ہے اور یہ عدد آپ کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے۔ اس لئے آپ زندگی بھر آگے بڑھتے ہی رہیں گے، آپ کی بیوی کا مفرد عدد ۶ ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ کا عدد بھی ۶ ہی ہے، اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی بھی عموماً پرسکون رہے گی۔

آپ کا اسم اعظم "یاباسط" ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاءاللہ اسم اعظم کے ورد کی وجہ سے آپ مطمئن اور آسودہ زندگی گزاریں گے اور تناؤ اور اتار چڑھاؤ سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا، آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کے لئے جمعرات کا دن بہت اہم ہے۔ اتوار، پیر، منگل بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں۔

مونگا، پنا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی ترقی کا باعث ثابت ہو سکتے ہیں، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی ان میں سے کوئی سا بھی پتھر جڑا کر پہنیں، انشاءاللہ راحت محسوس کریں گے۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ درد سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کے لئے پیاز، ادرک، لہسن، ہری مرچ اور تمام پھل مفید ثابت ہوں گے، ان چیزوں کا استعمال مختلف انداز میں وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، انشاءاللہ یہ چیزیں آپ کی صحت پر اچھا اثر ڈالیں گی اور آپ کے اعضاء جسمانی کو تقویت پہنچائیں گی۔

سفید، نیلا اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال کسی بھی طرح کرتے رہیں، انشاءاللہ یہ رنگ آپ کے لئے سکون اور راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۹ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۳۵ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۸	۶۱	۶۵	۵۱
۶۴	۵۲	۵۷	۶۲
۵۳	۶۷	۵۹	۵۶
۶۰	۵۵	۵۴	۶۶

د اور ج آپ کے مبارک حروف ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی، آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ زندگی میں حاصل کرنے کے لئے آپ انتھک

جدوجہد کریں گے، آپ زبردست مستقل مزاج ہیں، آپ خود اعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں اور آپ خود مختار بننے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عشق ومحبت کے معاملے میں آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہئے کیوں کہ جب یہ عادت حد سے تجاوز کرجاتی ہے تو انسان کے قدم عیاشی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور انسان کی شخصیت کا اصل جوہر پامال ہوجاتا ہے، آپ فطرتاً عافیت پسند ہیں، لڑائی جھگڑوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا آپ کو بار بار کرنا پڑتا ہے، آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں، آپ کسی بھی نظم کو حسن وخوبی کے ساتھ چلاسکتے ہیں لیکن آپ کے دل کی نرمی اور آپ حد سے زیادہ بڑھا ہوا اخلاق آپ کو کبھی اچھا منتظم نہیں بننے دے گا، آپ اپنے ماتحت لوگوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرکے ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے، آپ کی نرمیوں کی وجہ سے انتظام میں خلل بھی پیدا ہوگا، آپ دور اندیش ہیں، فہیم وذکی ہیں، حد سے زیادہ عقل مند ہیں، لیکن ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلینا بھی آپ کی فطرت ہے، ہر کس وناکس پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے آپ کو بار بار صدمات اٹھانے پڑیں گے، نرم دلی اور شرافت کی بھی ایک حد ہونی چاہئے تاکہ انسان نت نئے صدموں اور زخموں سے محفوظ رہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جوش طبع، بہادری جرأت حوصلہ مندی، عزائم کی پختگی، خوش وخرم زندگی، ہنرمندی، معاملہ فہمی، قوت ادراک، ہمدردی، غربا پروری، وفا شعاری، طبیعت اور مزاج کا زبردست استحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جھلاہٹ، اشتعال، عجلت پسندی، آوارہ مزاجی، زبان کی بے لگامی، عورتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی، ہر کام کو ادھورا چھوڑ دینے کی خامی، غصے سے بے قابو ہوجانے کا مرض وغیرہ۔

خامیاں اور خوبیاں سبھی انسانوں میں ہوتی ہیں، اس دنیا میں اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو معلوم ہونے کے بعد اپنی خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ آپ نے اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد یہ اندازہ کرلیا ہوگا کہ آپ کے اندر خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور خامیاں بہت کم، لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ان خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں اور اپنی خامیوں کو اور بھی گھٹانے کی کوشش میں لگے رہیں۔

یہ بات یاد رکھیے آپ کا اصل خیر خواہ وہی ہے جو آپ کو یہ بات بتادے کہ آپ کے اندر فلاں فلاں خامی موجود ہے، جو لوگ صرف تعریفیں کرنے والے ہوتے ہیں وہ اچھے دوست نہیں ہوتے وہ تو انسان کو گمراہ کرنے اور راہ حق سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کو اپنے لئے ایک آئینہ سمجھیں اور اس آئینے کی قدر کریں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹		۳
۸		۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دوہارا آیا ہے، جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت ہی باتونی قسم کے انسان ہیں، چرب زبانی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرسکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن اس سے بروقت فائدہ اٹھانے کی آپ کو توفیق نہیں ہوتی۔

۳ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی وجدانی قوت بہت بڑھی ہوئی ہے، آپ ضرورت کے وقت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایسی قوت پوشیدہ ہے جو روشن ضمیر لوگوں کے پاس ہوتی ہے اور اس قوت کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایک طرح کا نکھار رہتا ہے۔

۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور اپنے کاموں کو بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل اور تغافل سے کام لیتے ہیں اور آپ کی یہ خامی آپ کو خوشیوں اور مسرتوں سے محروم رکھنے کا سبب بنتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، آپ مختلف امور میں افراط وتفریط کا شکار ہوجاتے ہیں اور اعتدال سے ادھر ادھر ہوکر اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں اور انصاف کی خاطر کافی جدوجہد بھی کرتے ہیں، دوسروں کے ساتھ ناانصافی بھی آپ کو گوارہ نہیں ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن اکثر آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو خواہ مخواہ کے کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع خیال اور وسیع نظر بھی ہیں، لیکن ۹ کی موجودگی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مشتعل ہو کر کبھی کبھی اپنا نقصان بھی کر بیٹھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں دو سطریں مکمل ہیں لیکن درمیان کی لائن بالکل خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ضرورت کی چیزوں کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ میں دوسروں سے توقعات وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، اگر آپ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود آگے بڑھ کر آپ کی مدد کرے حالانکہ یہ توقع آپ کے لئے مناسب نہیں ہے اور یہ توقع کبھی پوری بھی نہیں ہوتی کیوں کہ اس دنیا کا مزاج یہ ہے کہ یہ بغیر مانگے تریاق بھی دے دیتی ہے اور مانگنے سے کبھی کسی کو زہر بھی نہیں دیتی، اگرچہ آپ مانگتے نہیں، لیکن دنیا امیدوں پر بھی کبھی کھری نہیں اترتی، آپ کی حیثیت دوسروں کی محتاج نہیں ہے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی غیرت اور خودداری کو برقرار رکھنا چاہئے اور کسی سے بھی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

آپ کے دستخط آپ کی اندرکی افسردگی اور اُداسی کو ظاہر کرتے ہیں اور آپ کا فوٹو جہاں آپ کی خوش حالی، خوش طبعی کو ظاہر کرتا ہے وہاں اس بات کی غمازی بھی کرتا ہے کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں اور آپ کی آنکھوں میں انسانیت کی چمک دمک موجود ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ یہ خاکہ پڑھنے کے بعد پہلے سے زیادہ پرکشش بننے کی کوشش کریں گے اور ہماری یہ محنت جو ہم نے آپ کے لئے کی ہے یہ رائیگاں نہیں جائے گی۔

☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ ونقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے

ھاشمی روحانی مرکز دیوبند

سے رابطہ کریں

☆ خونِ جگر سے سینچے ہوئے چمن کو اپنی آنکھوں سے اجڑتا ہوا دیکھنے کے بعد بھی تمہاری آنکھ سے آنسو اور لب سے آہ نہیں نکلنی چاہئے کیوں کہ وہ جو کچھ بھی تھا فانی تھا۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔

☆ سب سے اچھا وقت وہ ہے جو نماز میں گزرے۔

☆ عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں۔

☆ نیکی کا ارادہ حشر کی آگ کو بجھاتا ہے۔

بہتری

ایک صاحب اپنے سفر کا حال سنا رہے تھے۔ ”ٹرین پانچ میل فی گھنٹے کی رفتار سے جارہی تھی مگر بری طرح ڈگمگا رہی تھی کہ مجھے اندیشہ تھا میری ہڈیوں کے تمام جوڑ الگ ہو جائیں گے۔ کبھی مسافر اچھلتے تو ان کے سر برتھ سے ٹکرا جاتے اور کبھی وہ بے چارے ایک سرے سے لڑھکتے ہوئے دوسرے تک چلے جاتے ہیں اور انہیں اپنی سیٹوں پر واپس پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ بچے چیخیں مار رہے تھے اور بڑے آیت الکرسی پڑھ رہے تھے۔ میں تو مضبوطی سے اپنی سیٹ کے ہتھے پکڑے بیٹھا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ کسی بھی لمحے میں اچھل کر باتھ روم سے جا ٹکراؤں گا۔ اچانک قدرت کو ہم پر رحم آیا۔ ٹرین کچھ ہموار انداز میں چلنے لگی۔ ٹرین کی کھڑکھڑاہٹ اور مسافروں کی چیخ و پکار تھمنے لگی۔ کمپارٹمنٹ میں کچھ سکون سا محسوس ہونے لگا۔ اور اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ٹرین پٹری سے اتر گئی تھی۔

FREE AMLIYAAT BOOKS GROUP

صرف ایک ہی راستہ صدقہ صدقہ، صدقہ وسیلہ نجات

تمام نحوستوں، لاعلاج مریضوں، مالی پریشانیوں، مشکلات، آفات، بلیات، مصیبتوں، جان و مال کی حفاظت، حادثات، شر شیطانی، شر انسانی، لڑائی جھگڑا اور نفاق سے نجات کے لئے صدقہ دینے دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، صدقے کی فضیلت، خواص اور اہمیت، اور آئمہ معصومین کے ارشادات پیش خدمت ہیں ان سے استفادہ کریں اور مجھ حقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆ راہ خدا میں صدقے کی عجیب و غریب اہمیت ہے۔ صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ زیادتی کا باعث بنتا ہے۔ صدقہ دینے والے کو اس سے کئی گنا زیادہ فائدہ ہوتا ہے ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بیماری کو چار چیزیں ختم کرتی ہیں (۱) صدقہ (۲) علاج (۳) پرہیز (۴) ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے ماتھے پر رکھنا ☆ جب بھی سفر کا آغاز کرو اپنا سفر صدقے سے شروع کرو اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو ☆ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دور کرتا ہے ☆ شافع محشر ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دینے والوں کو صدقے کی وجہ سے قبر کی گرمی نہیں ستائے گی ☆ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دیا کرو ایسا کرو گے تو جہنم سے چھٹکارہ پاؤ گے ☆ امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ مریض کو مرض موت سے بچاتا ہے ☆ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جب لوگ صدقہ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو بیماریاں بڑھ جاتی ہیں ☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ سرکار ختم المرسلین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں صدقہ نکالا کرو اس سے تمہاری آمدنی بڑھے گی ☆ صدقہ آخرت میں آتش جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۴ چیزیں جنت کی دعوت دیتی ہیں (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) صدقہ پوشیدہ طور پر دینا (۳) والدین سے نیکی کرنا (۴) بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھنا ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی زمین آگ کی طرح دہک رہی ہوگی مگر مرد مومن پر سایہ ہوگا اس سائے کو اس کے دیئے ہوئے صدقے کی کرامت جانیں۔ ☆ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں صرف کرو خدا کے نام پر خرچ کرنے والے کو مجاہد کا درجہ ملتا ہے ☆ سرکار نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دیا کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو ☆ صدقہ ناگہانی اموات دور کرتا ہے ☆ صدقہ دینے والا کبھی بری موت سے نہیں مرتا ☆ صدقہ حتمی قضا کو دور کرتا ہے ☆ صدقہ دے کر کبھی کسی پر احسان نہ جتائیں ورنہ اللہ اس عمل خیر کو ختم کر دے گا ☆ صدقہ ۷۰ رقسم کی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے ☆ صدقہ ایک کامیاب دوا ہے ☆ صدقہ مال و دولت کو زیادہ کرتا ہے ☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کوئی کسی محتاج کو صدقہ دیتا ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رات کا صدقہ بری موت کو ختم کر دیتا ہے اور ۷۰ ربلاؤ کو دور کرتا ہے، دن کا صدقہ خطاؤں کا ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی نمک کو نیز دن کا صدقہ مال میں زیادتی اور عمر میں اضافے کا بعث ہوتا ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صدقہ دینے سے افلاس دور ہوتا ہے اور عمر بڑھ جاتی ہے ☆ صدقہ سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے ☆ صبح کا آغاز صدقے سے کرو اس سے دن کی نحوست دور ہوتی ہے اسی طرح رات کا آغاز صدقے سے کرو اس سے رات کی نحوست دور ہوتی ہے ☆ صدقہ مال و دولت اور رزق میں اضافہ کرتا ہے ☆ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے رات کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے ☆ صدقہ رد بلا ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں صدقہ دینا میں پیش آنے والی ۷۰ رمصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مال سے محتاجوں کی مدد کرتا ہے ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ سخاوت، بخشش ناموس کی نگہبان ہے۔ ☆ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صدقہ خدا کے غیض و غضب سے بچاتا ہے۔

ملا ابن العرب مکی

جواب حاضر ہے

اسلامی قانون جس کی افادیت اور ہمہ گیریت مسلم ہے لیکن اس عظیم الشان قانون کے بارے میں بھی بعض تہذیب زدہ مردوں بلکہ عورتوں نے بھی انگلی اٹھائی ہے اور بعض عورتوں نے تو اپنی اس عقل کو ہی سب کچھ سمجھ لیا ہے جو بے چاری اپنا گھر چلانے کے لئے قابل بھی نہیں تھی۔ اس طرح کی عورتیں ہر دور میں پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں جب ایک خاتون جن کا نام نامی ڈاکٹر حمیرہ انصاری تھا انہوں نے بھی اسلامی قانون کے بارے میں اپنی چونچ کھولی تھی اور چیلنج کیا تھا ہے کوئی جواب دینے والا؟ اسی وقت ملا ابن العرب مکی نے یہ مضمون لکھا تھا، آج بھی کچھ نام نہاد مسلمان اور کچھ خواتین اس اسلامی قانون کے بارے میں اپنی کج ہوئی انگلیاں اٹھا رہے ہیں اس لئے یہ مضمون آج بھی پڑھے جانے کے قابل ہے، اس کو پڑھ کر بآسانی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ مخالفین اسلام کی عقل و فہم کا حدود اربعہ کیا ہے۔ (ح،ہ)

شادی شدہ ہیں یا کنواری، اگر ہفت روزہ نشیمن کے لائق مدیر اپنے نوٹ میں یہ تصدیق نہ فرما دیتے کہ سچ مچ وہ عورت ہی ہیں تو بہتیرے قارئین بے نمکین کو یہ غلط فہمی بھی لاحق ہو سکتی تھی کہ

کوئی استاد ہے اس پردۂ زنگاری میں

جی ہاں ایسا ہوتا ہے، مسز فرحت علی نے مضمون لکھا اور نام نائک دیا مس زہرہ جمال کا، بس پھر چلے آ رہے ہیں خطوط پر خطوط کہ سبحان اللہ قلم توڑ دیا، جواب نہیں ہے، اگلے مضمون کے ساتھ تصویر بھی چھپوایئے وغیرہ وغیرہ۔ تو واقعی میں بھی خیال کرتا کہ ڈاکٹر حمیرہ کوئی مرد ہیں کیوں کہ کم سے کم ہمارے ہندوستان جنت نشاں میں ابھی تک عورتوں نے اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ وہ ایسے بے حجابانہ انداز میں خلوت کی روداد یں جلوت میں بیان کر ڈالیں اور گالیوں کی مار سے داڑھی مونچھ والے مردوں کا منہ پھیر دیں۔ مضمون پڑھتے پڑھتے کہیں کہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے بال روم کے اسٹیج پر کیبرے ڈانس شروع ہو گیا ہو اور ناچنے والی فنکارہ نے اپنے بدن کی آخری دھجی اب اتاری اور تب اتاری۔

ظاہر ہے ایسے عبرتناک حادثے آرٹ کہلاتے ہیں لیکن مضمون کے بارے میں لائق مدیر کے یہ الفاظ بھلا کیسے نظر انداز کئے جا سکتے ہیں کہ:

آپ بیتی اور ایسی تہلکہ انگیز۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی۔

اب ایسی آپ بیتی پر گفتگو کرتے وقت آخر یہ کرید کیسے نہ ہو کہ محترمہ مس ہیں یا مسز، مسوں سے بات کرنے کا طریقہ بالکل اور ہے اور مسزوں سے دوسرا، ہاں یہ سوال آپ ضرور کر سکتے ہیں کہ تمہیں بات کرنے کی ضرورت ہی کیا لاحق ہوئی ہے، تم نہ قاضی ہو نہ داروغہ، نہ محتسب ہو نہ ٹھیکیدار۔

تو اس کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ موصوفہ عزیزہ نے اپنے مضمون کا عنوان ہی رکھا ہے، "مجھے جواب دو" یعنی صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے، میں نالائق بھی اتفاق سے داڑھی مونچھ والا ہوں اور جن بدبختوں نے موصوفہ کو تلخ و کرود تجربات سے گزارا ہے وہ بھی ان کی وضاحت کے مطابق میری ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے جواب کا فرض کفایہ مجھ پر بہر حال عائد ہوتا ہے۔

دوسری یہ کہ دس بیس خطوط مدیر تجلی کے پاس فرمائش کے آئے کہ اس مضمون کا نوٹس لیا جائے۔

انہوں نے غالباً آدھا مضمون پڑھا اور پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان پر کتنے طبق روشن ہو گئے کہ نشیمن میرے سر پر مارا اور ایسی قہر آلود نظروں سے مجھے گھورا جیسے اس مضمون کے لکھنے اور چھپنے کی ساری ذمہ داری بھی مجھی پر عائد ہوتی ہو، میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جناب عالی، میں اس کا کیا کروں؟"

کہنے لگے۔ "شہد لگا کر چاٹو یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالو، بعض حضرات جواب کے طالب ہیں اور وہ تم دو گے۔"

''میں دوں گا'' میں بڑبڑایا، وہ کچھ کہے بغیر چلے گئے میں نے کلیجہ تھام کر مضمون پڑھا، کلیجہ اس لئے تھاما کہ ڈاکٹر قسم کی عورتوں سے مجھے بڑا ڈر لگتا ہے، ذرا اگر حد سے بڑھ جائے تو آپ جانتے ہی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتے دیر نہیں لگتی۔ مضمون کی انشائے لطیف، سبحان اللہ، دل و دماغ میں گھنٹیاں سی بجیں، کبھی بجلیاں سی کوندیں بقدر ظرف لذت اندوز ہونے کے بعد مدیر تجلی کو ڈھونڈا اور عرض کیا۔

''جناب، یہ تو ایک عبرت آموز قسم کی آپ بیتی ہے، سوالنامہ تو ہے نہیں پھر میں کس بات کا جواب دوں۔''

''عنوان تمہارے سامنے ہے، جب سوال کے بغیر ہی جواب مانگا گیا ہے تو جواب کے لئے سوال کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو یہ بہرحال علم رہنا چاہئے کہ مسلم پرسنل لاء کے حریفوں میں کیسے کیسے اسوۂ کردار کے افراد ہیں۔''

''جناب۔ عورت کو آپ افراد کہہ رہے ہیں'' میں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

''سنجیدگی اختیار کرو، عورت عفت وحیا اور شرافت ونزاکت کے مجموعے کا نام ہے، بچے تو جانوروں کی مادائیں بھی جنتی ہیں۔''

مگر آپ کو کیا معلوم کہ ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ شوہر والی ہیں یا بے شوہر کی، شوہر کے بغیر بچے جنے جاسکتے ہیں۔

''کوئی فرق نہیں پڑتا، عورت کی آنکھ کا پانی جب ڈھل جائے تو وہ شوہر کی محتاج نہیں رہتی، اس مضمون میں جو ذہن بول رہا ہے وہ حیوانات کی سطح سے بلند نہیں ہے، میرا خیال ہے ہندوستان کی بری عورتیں بھی اتنی بے تکلفی اختیار نہیں کرسکتیں۔''

''تو کیا آپ مجھے بھی اتنا ہی بے تکلف بن جانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔''

''نہیں تم آدمیت کے جامے میں رہو گے، مجھے افسوس ہے کہ ایک ایسے پرچے میں یہ سب چھپا ہے جس میں نہ چھپنا چاہئے تھا۔ ایڈیٹر صاحب نے تائیدی نوٹ بھی لکھا ہے۔'' انہوں نے ٹھنڈا سانس لیا۔''

ملا! نتائج تو اللہ کے ہاتھ ہیں، ہمیں تو بہرحال اپنے مسلمان بھائیوں کو دوست نما دشمنوں سے بچانے کی کوشش جاری رکھنی ہے اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ مسلم پرسنل لاء کی آڑ میں قرآن وحدیث سے تمسخر کرنے والے نہ صرف دلیل وبرہان کے میدان میں شکست خوردہ ہیں بلکہ کردار واخلاق کے میدان میں گئے گزرے ہیں۔''

اس گفتگو کے بعد میرے لئے اس کے سوا کیا چارہ رہ گیا تھا کہ جھک ماروں اور جواب لکھوں، پھر چونکہ محترمہ نے عنوان ہی میں یہ مطالبہ پیش کردیا ہے کہ ''مجھے'' جواب دو، لہٰذا آداب کا تقاضا اس کے سوا کیا ہوسکتا ہے کہ براہ راست ان سے ہی خطاب کیا جائے، اب پھر وہی مصیبت کہ نہ عمر کا پتہ نہ یہ خبر کہ محترمہ کتخدا ہیں یا ناکتخدا۔ بات چیت میں صیغے اور الفاظ اور اسالیب ان سارے ہی پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر استعمال کئے جاتے ہیں، نہ ملحوظ رکھے جائیں تو شکررنجی بھی ہوسکتی ہے۔ مثلاً میں نے اگر دوران گفتگو میں یوں کہہ دیا کہ محترمہ آپ ماشاء اللہ جہاندیدہ بھی ہیں اور سرد وگرم چشیدہ بھی تو ممکن ہے محترمہ خفا ہوکر فرمائیں۔

''اے بدتمیز، دیکھتا نہیں ہماری عمر! ابھی چشم بددور ہم بائیسویں سال میں ہیں، تو خود ہوگا جہاندیدہ اور سرد وگرم چشیدہ۔''

یا مثلاً میں موصوفہ کو کمسن سمجھ کر یوں عرض کروں کہ اے گلستان خوبی اور اے بلبل بوستان محبوبی! آپ تو ماشاء اللہ پیکر حسن ولطافت اور مجسمہ رعنائی ونزاکت ہیں، آپ کو ایسی ثقیل اور غیر رومانی باتوں سے کیا ملا، تو عین ممکن ہے کہ ان کے شوہر مکرم مجھ پر ڈنڈا لے کر پل پڑیں کہ اے شخص نابنجار! ہماری وائف کو شاعری کے ذریعہ پرچاتا ہے، مسکا لگاتا ہے، مار مار کے بھرکس نکال دیں گے۔

یہ سامنے کی مثالیں ہیں، بعض دفعہ کسی بال بچوں والی کو کنواری یا کنواری کو عیال دار کہہ دینے سے غدر سن ستاون بھی برپا ہوسکتا ہے، لہٰذا حفظ مراتب کے سلسلہ میں بندے کو معذور سمجھا جائے، ایک صورت یہ تھی کہ میں بہن کہہ کر خطاب کرتا مگر اس میں بھی کوئی فائدہ نہیں۔ حوا کی ہر بیٹی آدم کے ہر بیٹے کی بہن ہے، وہ ستر سال کی بوڑھی ہو یا سولہ سال کی جوان، عفیفہ ہو یا آبرو باختہ، جاہل لٹھ ہو یا زیور تعلیم سے آراستہ گھرستن ہو یا بازاری۔

پھر!

غالباً ''میم صاحب'' کا لقب بہت موزوں رہے گا، یہ معنا چلہ آتشہ ہے، کم خرچ بالانشیں، ماڈرن اور خوش آہنگ، ہر عمر کے لئے مناسب۔

تو میم صاحب! آخر آپ کس سوال کا جواب چاہتی ہیں، آپ کے مضمون میں مجھے تو کوئی سوال نظر آیا نہیں، میں پورا ہی مضمون پورا پورا کر کے نقل کئے دیتا ہوں، ممکن ہے، مجھ سے زیادہ تیز نظر رکھنے والے کسی قاری کو وہ سوال نظر آجائے جس کا جواب آپ چاہتی ہیں، بسم اللہ آپ نے اس طرح کی ہے۔

"بے خیریت اسی میں کہ آگے نکل چلیں امید رہبری نہ کریں، راہبر سے، ہم آخر وہ کونسی قباحت ہے جس نے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت پر ملک کے رجعت پسند اور قدامت پرست افراد کو اس قدر چراغ پا کر دیا ہے؟ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم ہو جانے کے بعد مسلم سماج میں ایسے کونسے عناصر پیدا ہو جائیں گے جس سے قبل از وقت قیامت آجائے گی اور میدان حشر کا ہنگامہ پیدا ہو جائے گا؟ بس یہی نا کہ ہزار ہا ہزار سال کی مرد کی بالادستی جو اس نے عورت پر بہ جبر قائم کر رکھی تھی ختم ہو جائے گی اور جائز مساویانہ حقوق جو اسلام نے خصوصیت کے ساتھ مسلمان عورتوں کو دیئے ہیں، قانون کے ذریعہ مسلم عورتوں کو مل جائیں گے اور عورت مرد کے جبر و تشدد کو جبراً و مجبوراً برداشت نہ کر سکے گی۔"

میری اچھی میم صاحب! اگر کوئی شخص آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹھ گیا ہو تو ظاہر ہے سورج بھی اس کے لئے بال ہما بن جائے گا لیکن آنکھیں کھول کر آپ اگر اس لٹریچر کا پانچ فیصد حصہ بھی دیکھ لیتیں جس میں علماء دین نے مسلم پرسنل لاء کے مسئلہ پر عقل و نقل کے واضح دلائل سے گفتگو کی ہے تو یہ سطریں آپ کے قلم سے نہ نکلتیں، جہاں تک قبل از وقت قیامت آنے کا سوال ہے تو میم صاحب قیامت تو بہر حال اس صورت میں بھی نہیں آئے گی جب کہ ہم سارے اسلام کو طلاق دے کر ہندو یا سکھ یا عیسائی بن جائیں، قیامت تو اس پر بھی نہیں آئی کہ صرف ۲۵ سالوں میں ہزاروں فسادات ہو گئے اور بے شمار مسلمان مرد عورتیں اور بچے بے رحمی سے مار ڈالے گئے۔ قیامت اس پر بھی نہیں آئے گی کہ آپ تن کے کپڑے نوچ کر شاہراہوں پر گھومتی پھریں اور دس ہزار مزید گالیاں مولوی ملاؤں کو دے ڈالیں۔

مختصر یہ کہ سوال ہنگامہ حشر برپا ہونے کا نہیں، سوال ملت کی بقا کا ہے۔ کیا آپ ماشاء اللہ ڈاکٹر ہونے کے باوجود یہ موٹی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ ہمارا ملی امتیاز اور مذہبی انفرادیت صرف ان ہی تہذیبی و تمدنی مظہر پر قائم ہے جن کا اصطلاحی نام "مسلم پرسنل لاء" ہے، ان میں تبدیلی اور حذف و ترمیم کا حق اگر ہم حکومت کو یا جہلائے اسلام کو دے دیں تو کیا اسے ملی خودکشی کے سوا بھی کچھ کہہ سکیں گے، آپ پر خدا کی سنوار، ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔

آپ کو مردوں کی اس بالادستی کا بڑا شکوہ ہے جو بقول آپ کے مردوں نے عورتوں پر ہزار ہا ہزار سال سے قائم رکھی ہے تو اے عاقل و بالغ میم صاحب، ہم مرد اور آپ عورتیں خود اپنی مرضی سے تو پیدا نہیں ہو گئے ہیں، ہمیں پیدا کرنے والا کوئی اور ہی ہے اور اسی نے جس طرح ہاتھی پیدا کیا ہے چیونٹی بھی پیدا کی ہے اور شیر تخلیق کیا ہے تو بکری کو بھی وجود بخشا ہے اور اسی طرح ہمیں اور آپ کو بھی الگ الگ صلاحیتیں دے کر پیدا کیا ہے۔ آپ لنگر لنگوٹ کس کر چار جوان عورتیں اکھاڑے میں اتر آئیں مرد فقط ایک مرد بغیر لنگر لنگوٹ ہی کے مقابلے میں کھڑا کر دیا جائے تو نتیجہ آپ کو معلوم ہی ہے، پھر بتائیے صلاحیتوں کا یہ تفاوت ایک ناگزیر حقیقت ہے یا مردوں کی کوئی سازش؟ آپ بہ حیثیت مسلمان جس قرآن پر ایمان رکھتی ہیں اسی میں اللہ تعالیٰ نے آگاہی دی ہے کہ الرجال قوامون علی النساء (مرد عورتوں پر بالادست بنائے گئے ہیں) پھر بتائیے مرد کی بالادستی پر احتجاج کرنا کیا تقریباً ایسی ہی بات نہیں ہے جیسے آپ یہ شور مچانے لگیں کہ عورتیں بچے جننے کی مصیبت میں گرفتار کیوں ہیں اور ہر مہینے وہ ایک اور بھی آفت سے دوچار کیوں ہوتی ہیں، قانون کے ذریعہ ان عذابوں کو ختم کیا جائے۔

ہاں میم صاحب! مرد کی بالادستی تو اسی نوع کی فطری شئے ہے، قانون اسے ختم نہیں کر سکتا البتہ قانون وہ پارٹ ضرور ادا کرا سکتا ہے جو اس نے مغرب میں کیا ہے یعنی عورت کو کتیا اور بندریا کی سطح پر لے آنا، مساوات مرد و زن کا سرگم الاپ کر عورت کی جو مٹی پلید مغربی تہذیب میں کی گئی ہے آپ اگر وہ اپنی صنف کے لئے باعث فخر سمجھتی ہیں تو اپنے ذوق و مزاج کی آپ مالک ہیں لیکن ابھی ساری امت تو بہر حال اتنی بدمذاق اور احمق نہیں ہوئی ہے کہ عورت کی اس درگت کو ترقی اور انصاف کا

نامہ دینے لگے۔

اور یہ جو اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کا آپ نے حوالہ دیا ہے تو ذرا تشریح بھی فرمادی ہوتی کہ کن حقوق کا آپ ذکر فرمارہی ہیں اور کونسے مولوی صاحب ہیں جو ان حقوق کو نہیں دینا چاہتے۔ مولوی بے چارے تو یہ عرض کرتے کرتے گلا خشک کئے لے رہے ہیں کہ اسلام نے جو بھی حقوق معین فرمادیے ہیں خواہ وہ عورتوں کے ہوں، زنخوں کے ہوں، مردوں کے ہوں، جانوروں کے ہوں ان کا پورا پورا تحفظ ہونا چاہئے، کسی کو اختیار نہیں کہ ان میں سے ایک پر بھی خط تنسیخ کھینچے، لہٰذا آپ کا پہلا پیرا گراف معمہ کے اشارے نمبر چار سو بیس کی طرح چیستاں ہی رہا کہ چاہے لڑکی لکھو یا کھڑکی ہر حال میں ایک غلطی ضرور آئے گی اور پہلا انعام بیس ہزار پروانوں میں مبلغ ایک روپیہ چالیس پیسے فی کس بٹ جائے گا۔

آپ کا دوسرا پیراگراف یہ ہے۔

"یہ صحیح ہے کہ اسلام نے دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اپنے پیروؤں کی عورتوں کو زیادہ "مساویانہ حقوق" دیئے ہیں لیکن یہ تمام حقوق آج تک صرف مقدس کتابوں کے اوراق تک ہی رہے اور ان کے صفحات کی زینت بنے رہے، انہیں عملی زندگی میں آج تک کسی کو اپنانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ ابتدائے اسلام سے سن ہجری کے تقریباً چالیس سالوں میں مسلمان عورتوں کو ان کے "جائز حقوق" جس قدر ملے یا حاصل ہوئے وہی اس بدبخت طبقہ کا سرمایہ ہیں جنہیں آج پندرہ سو سالوں سے مسلمان مرد دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے تمام "کھلے ذہن" کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے چلے آرہے ہیں۔"

وہی چیستانی قسم کا ابہام۔ سوئٹ میم صاحب! کچھ ارشاد تو ہو کہ فلاں حق اللہ یا رسول نے عورت کو دیا تھا مگر پندرہ سو سالوں سے معلق پڑا ہے، زیادہ نہیں صرف ایک حق کا اتا پتہ؟

اسلام کے جن ابتدائی چالیس سالوں کی بات آپ کرتی ہیں کیا ان سالوں کی قانونی اور سماجی تاریخ آپ کی نظر سے گزری ہے؟ شاید نہیں گزری، اگر گزری تو آپ خود محسوس کرتیں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ تو اپنے ہی خلاف چارج شیٹ ہے، یہ اس لئے کہ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خواہش مندوں کا پہلا ہدف جو چند مسائل ہیں ان میں نمایاں مسئلہ تعدد ازدواج کا ہے، یعنی مرد کا بیک وقت ایک سے زائد بیوی رکھنا، آپ اسیران گیسوئے مغرب اس فلاسفی پر ایمان لاچکے ہیں کہ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی لانا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے لیکن اسلام کے ان ابتدائی چالیس سالوں پر ایک نگاہ ڈال ہی لیں جن کے بارے میں خود آپ معترف ہیں کہ مسلمان عورتوں کو ان کے جائز حقوق ملے ہیں۔

سب سے پہلے تو اسی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک لیجئے جس پر آپ کو بھی ایمان کا دعویٰ ہے، کچھ خبر ہے آپ کو انہوں نے کتنی شادیاں کیں؟ کم سے کم گیارہ، یہ وہ تعداد ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں، پھر یہ مت سمجھئے کہ ہر دوسرا نکاح پہلی بیوی کی موت یا طلاق کے بعد ہوا۔ جی نہیں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی نو بیویاں منکوحہ موجود تھیں۔

اور یہ بھی سن لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار کنیزیں بھی رہی ہیں، جنہیں اصطلاحاً شرع میں "باندی" یا "جاریہ" کہا جاتا ہے، آپ کو تو شاید یہ بھی نہ معلوم ہو کہ کنیزوں سے تو بغیر نکاح ہی ہمبستری اللہ نے اسی طرح جائز رکھی ہے جس طرح بیویوں سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کنیزوں سے ہمبستر ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کے صاحبزادے ابراہیم جن کی وفات لڑکپن ہی میں ہوگئی تھی ایک کنیز ماریہ ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے، ماریہ کو مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیا تھا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ فرما کر امت کے لئے اللہ نے بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام قرار دیدیا۔ تو اب ذرا یہ بھی دیکھ لیجئے کہ خلفائے راشدین نے کیا فقط ایک شادی پر اکتفا کیا یا وہ سب بھی آپ کے نقطہ نظر سے ظالم ہی تھے، بوالہوس اور نفس پرست ہی تھے، (خاک در دہن گستاخ)

پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چار شادیاں کیں، دو اسلام سے پہلے، دو اسلام کے بعد، حضرت عائشہؓ کے بیان کے مطابق ایک مزید یعنی پانچویں شادی بھی آپ نے کی تھی۔

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی نے چھ یا سات نکاح کئے، چھ اس صورت میں جب کہ لُہَیبہ نامی خاتون کو بیوی کے بجائے کنیز مان لیا

جائے، یہ بجا ہے کہ بیک وقت چار سے زائد بیویاں نہیں رکھیں لیکن یہ بھی نہیں کہ صرف ایک رکھی۔

حضرت علیؓ خلیفہ چہارم نے مختلف اوقات میں نو شادیاں کیں، ایک وقت میں ایک سے زائد بیویاں بہر حال ان کے پاس رہی ہیں اور کنیزیں الگ۔

پھر دوسرے صحابہ کرامؓ کو آپ دیکھیں گی تو ان میں سے بھی اکثر کے گھروں میں ایک سے زائد بیویاں نظر آئیں گی۔

تو فرمایئے اگر مرد کا اپنی مرضی سے بیک وقت کئی بیویاں رکھنا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے تو آپ صحابہ اور رسول خداؐ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں؟ لطف کی بات یہ ہے کہ اس دور کے مقابلہ میں آج تو ایک سے زائد بیویوں کا رواج مسلمانوں میں نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ہزاروں میں ایک دو گھر ملیں گے ورنہ ایک ہی سے بھگتان مشکل ہو رہا ہے، کہاں کی دو اور تین اور چار۔

بہر حال یہ معمہ حل نہ ہوا کہ کونسا وہ اسلامی حق ہے جو ابتدائی چالیس سالوں میں عورت کو ملا تھا مگر بعد میں امت نے اسے چھین لیا، ایک ہی کتاب مقدس کھول کر انگلی رکھیے کہ دیکھو یہ حق اس میں عورت کے لئے درج ہے اور تم داڑھی والے اسے غصب کئے بیٹھے ہو۔ ناچیز کو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مضمون سپرد قلم کرتے ہوئے آپ نے کوکا کولا کے دھوکے میں کوئی اور چیز تو نہیں پی لی تھی۔

آپ کا تیسرا پیرایہ ہے۔

"مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ مقدس قرآن نے" جو مساویانہ حقوق" اور" آزادی" عورتوں کو دی ہیں اگر اسلام کے پیرو" ایمانداری" کے ساتھ اپنی نفس پرستی سے پرے ہو کر مسلمان عورتوں کو دیتے تو شاید آج دنیا میں مسلمان عورتوں کے لئے خصوصاً مسلمان عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے حکومت کو قانون بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔"

وہی مرمرز باتیں۔ اے میم صاحب! منہ سے تو پھول جھڑیئے، کونسی وہ آزادی اور مساویانہ حقوق ہیں جو قرآن نے عورتوں کو بخشے ہوں اور اسلام کے پیرووں نے ہضم کر لئے ہوں۔

اور کیا سچ مچ آپ بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کا شوق حکومت کو مسلمان عورتوں کی ہمدردی میں چلا رہا ہے؟ اگر نہیں تو خادم کا مشورہ ہے کہ کچھ روز دماغی امراض کے کسی ہسپتال میں استراحت فرمائیں تاکہ دو اور دو سات تصور فرمانے کی بیماری سے آپ نجات پا جائیں۔

آپ کے چوتھے پیرے نے تو عش عش کرنے پر مجبور کر دیا، ناظرین بھی ہمت کر کے عش عش کر لیں تو جان و مال میں برکت ہوگی۔

"مقدس قرآن کی تمام آیات کا نزول، خاص ان آیات کے مطالبہ انہیں حالات اور مواقع کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھتے ہیں تو اپنے لفظی معنی سے قطعی مختلف ہوتے ہیں، ایسا ہی کچھ حال احادیث مبارکہ کا بھی ہے، لیکن مردوں کے اس ذہن کو کیا کہا جائے گا جنہوں نے محض اپنی جنسی تسکین کے لئے ان احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا اور اپنے مفاد کے مفہوم و معنی گڑھ لئے۔"

یہ کمترین اگر سرمایہ دار ہوتا تو یقین کیجئے میم صاحب! آپ کو نہ جانے کیا کچھ بخش دیتا، آپ نے امت مسلمہ کو ایک بالکل نیا اور نرالا اصول تفسیر عطا کیا ہے، الفاظ کچھ اور معانی کچھ! واہ واہ قربانت شوم مگر یہ جو آپ نے تمام مردوں کو جنس زدہ قرار دے کر یہ فیصلہ فرمایا کہ انہوں نے قرآن کے احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا ہے اور آیات کے غلط سلط معنی گڑھ لئے ہیں تو خدا کے لئے کسی عورت ہی کی تفسیر القرآن کا اتا پتہ بتایئے تاکہ یہ بدنصیب امت قرآن فہمی کے لئے اسے کلیجے سے لگائے اور ہونٹوں سے چومے۔ اگر بدقسمتی سے آج تک کوئی اس کار خیر کو انجام نہیں دے سکی ہے تو کیا حرج ہے، آپ ہی شروع ہو جایئے، بندے کا خیال ہے کہ آپ اگر تفسیر القرآن لکھ کر اس کی زیارت پر ٹکٹ لگا دیں تو امرتسر سے لے کر ممبئی تک قطاریں بندھ جائیں ٹکٹ خریدنے والوں کی کیا کیا نوادرات ہوں گے اس میں۔

اور یہ جو "جنسی تسکین" کا طعن آپ نے عطا فرمایا ہے اسکی بھی کچھ وضاحت ہو جاتی تو احساس ہو جاتا، کیا جنسی تسکین بھی کوئی ایسا نادر جرم ہے جسے آپ صرف مولوی ملاؤں کے نامۂ اعمال میں درج کرنے پر مصر ہیں، انصاف اے بلبل بوستان لکھنؤ کیا آپ اور ہم زمین سے نہیں اُگے ہیں

نہ آسمان سے ٹپکے ہیں، وہ جنسی تسکین ہی کی کارفرمائی تو تھی جس نے ہمارے والدین کو رشتۂ نکاح میں باندھا تھا اگر مجرد یہ تسکین طلبی ہی جرم ہے تو پھر حضرت آدم سے ملا ابن العرب کی تک اور حضرت حوا سے ڈاکٹر حمیرو تک کون بچا ہے اس جرم سے۔ ہوسکتا ہے آپ غیر شادی شدہ ہوں اور صاف کہہ دیں کہ میں تو کوئی ایسی ضرورت محسوس نہیں کرتی مگر آگے جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ تو صاف صاف بتارہا ہے کہ آپ کے جنسی تجربات ومشاہدات ماشاء اللہ بڑے کثیر اور گوناگوں ہیں، میں ناچیز تو ایسی بدگمانی نہیں کرسکتا۔

اور اگر آپ کا اشارہ جنسی تسکین کے کسی ایسے اسلوب کی طرف ہے جو واقعتاً ظالمانہ اور وحشیانہ ہو تو براہ کرم نشاندہی فرمادیجئے کہ دیکھو اے مولوی ملاؤ! قرآن اور حدیث میں جنسی تعلقات کے سلسلہ میں مردوں کو یہ ہدایات دی گئی تھیں اور تم مولوی ملاؤں نے ان ہدایات کی اس اس طرح خلاف ورزی کی اور فلاں مقدس حکم کی روح یہ تھی تم نے اس طرح اس کا گلا گھونٹا وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

اے میم صاحب! خادم اب آپ کی ان گل افشانیوں کی طرف آتا ہے جن میں آپ نے اپنے مزاج وسیرت اور مذاق ورجحان کو ماشاء اللہ بڑی بے تکلفی سے بے پردہ کردیا ہے۔

(قارئین بھی دل تھام لیں، دل کسی فتنۂ عالم کی نذر کرچکے ہوں تو کم سے کم معدے پر ہی ہاتھ رکھ لیں، یہ طریقہ حکماء نے مجربات میں درج کیا ہے)

تو پانچویں پیرایہ ہے۔

"عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جیسے چاہو آؤ، جاؤ یا جیسے چاہو استعمال کرو" کا وہ مطلب نکالا گیا ہے تو بہ ہی بھلی، مسلمانوں نے خود کو مسلمان کہہ کر مقدس اسلام کا کتنا مضحکہ اڑایا ہے اس کا اندازہ مذہبیات کی کتابوں سے بخوبی کیا جاسکتا ہے، آپ کو عورتوں کو رجھانے یا پھنسانے کے لئے بے شمار مجرب عملیات، مقبول دعائیں، نقوش، فلیتے اور گنڈے وغیرہ کے علاوہ مقدس قرآن کی آیات کا ورد بھی نفس پرستی کے غلط مقاصد کے لئے بتایا گیا ہے۔ طب اسلامی یا طب یونانی تو طلاؤں، ممسکات، منزلین اور مردمی نو بنانے والے مجرب المجرب، خاص الخاص اور صدری مجرب نسخوں سے پٹی پڑی ہے، جہاں تک میری معلومات ہیں، طب قدیم میں جتنی اہمیت اس پہلو کو دی گئی ہے، دیگر کو نہیں، کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟ ان کے لئے کیا گیا سوائے آلہ کار بنانے کے!"

قارئین سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ "کھیتوں" والا فقرہ اس آیت کا قرآن کا ترجمہ ہے۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ.

(سورۂ بقرہ، آیت: ۲۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو جاؤ۔

ہاں تو اے میم صاحب! آپ ہی منکشف فرماسکتی ہیں کہ کونسے مفسر قرآن نے اس آیت کا کوئی ایسا قبیح مطلب نکال دیا ہے جس پر آپ لال بگولہ ہوگئی ہیں۔ قرآن کے دسیوں اردو ترجمے اور تفسیریں مارکیٹ میں دستیاب ہیں، ان میں سے کسی ایک کا نام لیجئے۔ ارشاد تو فرمایئے کہ دیکھو نالائقو! آیت کا صحیح مطلب یہ تھا مگر فلاں مولوی نے یہ لکھ مارا ہے۔

اور مزید جو لالۂ وگل آپ نے اس پیرے میں بکھیرے ہیں ان کے سلسلہ میں یہ عاجز بڑے ادب کے ساتھ فقط اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ شاید کسی عیار مکار صوفی کے چکر میں آپ پھنس گئیں اور اس نے چھانٹ چھانٹ کر آپ کو ایسی کتابیں مہیا کیں جن میں یہ ساری خرافات بھری ہوئی تھیں، دیکھئے مزید گفتگو سے پہلے ایک بات سمجھ لیجئے ہر داڑھی والا "مولوی" نہیں ہوتا، نہ ہر وہ کتاب سند ہوتی ہے جس میں کچھ آیتیں اور حدیثیں اور دعائیں لکھ دی گئی ہوں، ہر دوسری شئے کی طرح مذہب کو بھی بے شمار لوگوں نے دنیا کمانے کا حیلہ بنایا ہے، گھٹیا اور بازاری قسم کی لاتعداد کتابیں مذہب پسند عوام کی جیبیں خالی کرنے کے لئے چھاپی جاتی ہیں اور ان گنت لوگ داڑھیاں لگا کر اور مذہبی ڈھونگ رچا کر دوسروں کو بے وقوف بنانے کو پیشہ بنائے ہوئے ہیں۔

اگر اس قسم کی واہیات "مذہبی کتابیں" آپ کو واقعی کسی اور ہی شخص نے مطالعہ کو دی تھیں تو یقین کیجئے اس کی نیت خراب تھی، وہ اپنی مقصد براری کے لئے آپ کی عفت وحیا کے پاکیزہ احساسات کو کند کردینا

چاہتا تھا اور اگر یہ کتابیں آپ نے از خود تلاش کر کے مطالعہ کی ہیں تب گستاخی معاف، یہ تو وہی بات ہوئی کہ اعلیٰ ترین اشیاء کے ڈھیر لگے ہوں اور قریب میں ذرا سی غلاظت رکھ دو مکھی غلاظت پر ہی بیٹھے گی، آپ واقعی اسلامی قوانین اور علوم دینیہ کا مطالعہ کرنا چاہتیں تو اس کا اتنا بڑا دفتر اور آپ محسوس کرتیں کہ اس دفتر سے بڑھ کر شائستہ اور پاکیزہ کوئی دفتر علم وحکمت دنیا میں موجود نہیں، مگر آپ تو خدا جانے کس ترنگ میں کونسی دوکانوں اور کتب خانوں تک پہنچ گئیں جہاں آپ کو ایسی واہی کتابوں سے شرف نیاز حاصل ہوتا گیا جنہیں سنجیدہ اور ثقہ مولوی ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی جوان اپنی بگڑی ہوئی سیرت کے تقاضے پر اس بازار میں پہنچ جائے جہاں کوک شاستر اور فحش ناول فروخت ہوتے ہیں اور پھر کچھ دنوں مطالعہ کرنے کے بعد یہ ہانک لگائے کہ پریسوں میں تو سوائے فحشیات کے کچھ چھپتا ہی نہیں ہے۔

حیران ہوں میم صاحب! آپ کو ڈاکٹر کس ستم ظریف نے بنادیا اگر آپ اتنا شعور بھی نہیں رکھتیں کہ دو دو ٹکے کی کتابیں جن میں بقول آپ کے عورتوں کو رجھانے اور پھنسانے کی ترکیبیں درج ہیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ شریف عورتیں تو درکنار شریف مرد بھی انہیں ہاتھ لگائیں۔

مگر آپ تو نہ صرف ان کا مطالعہ ذوق وشوق سے فرما رہی ہیں بلکہ انہیں مذہب کا ترجمان قرار دے کر جامے سے باہر بھی ہوئی جارہی ہیں۔

ماشاء اللہ قابلیت کی انتہا ہے کہ آپ نے طب یونانی اور طب اسلامی کو ایک ہی کر دیا حالانکہ مڈل کلاس کا لڑکا بھی ایسے نادر بھول پن کا مظاہرہ نہیں کر سکتا کہ یونان کو مرکز اسلام سمجھ بیٹھے اور اس سے منسوب فن کو عین اسلامی فن ٹھہرا دے، اے قمری گلزار صحافت! نوٹ فرمالیجئے کہ طب یونانی طب اسلامی نہیں ہے اور اس کے بعد یہ نوٹ فرمالیجئے کہ یہاں بھی کسی نے آپ کو دھوکا ہی دیا۔ شاید کوئی حکیم ہوگا، اس شیطان نے آپ کو چھانٹ چھانٹ کر طب کی وہ کتابیں دکھلائیں جو جنسیات اور عضویات کے موضوع پر تھیں، آپ نے سمجھا کل طب قدیم یہی ہے اور اسی لئے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ طب قدیم میں سب سے زیادہ اہمیت عیاشی کے نسخوں کو دی گئی ہے۔ حالانکہ یقین کیجئے میم صاحب طب قدیم یا طب یونانی کے پورے دفتر میں اس عنصر کا حسابی اوسط دس فیصد بھی نہیں ہے اور یہ دس فیصد بھی عیاشی وفحاشی کے نقطۂ نظر سے نہیں لکھا گیا بلکہ اس جائز ضرورت کے نقطۂ نظر سے لکھا گیا جس کی بنیاد پر دنیا کی ہر طب میں اس موضوع کی بے شمار چیزیں موجود ہیں، طب کا محور ومبنیٰ آخر جسم انسانی ہی تو ہے پھر کوئی بھی طب خواہ وہ یونانی ہو یا امریکی، ایرانی ہو یا اسلامی آخر ان اعضاء کو کیسے نظر انداز کر سکتی ہے جن پر نوع انسانی کی بقا کا مدار ہے، آپ انگریزی یا امریکی یا جرمنی یا کسی بھی طب کا مطالعہ کریں اس میں بھی آپ کو یہی سب مل جائے گا، پھر اس پر تاؤ کھانا کیا معنی اور اسے مولوی ملاؤں کے دامن کردار کا داغ قرار دینا کیسا انصاف ہے، آپ برا نہ مانیں اردو میں عرض کرتا ہوں کیا قرآن کیا حدیث، کیا طب آپ نے کسی بھی علم وفن کو پڑھنے کی طرح نہیں پڑھا اور دین ودنیا کسی بھی بارے میں آپ کی معلومات کافی نہیں ہیں۔

اور یہ فقرہ نہ جانے آپ نے کس مفہوم میں ارشاد فرمادیا کہ۔

"کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟"

آخر کس کی مستحق؟ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟ غور تو کیجئے آپ کیا فرما گئی ہیں!!

چلئے آگے چلئے، آپ کا چھٹا شاندار پیراگراف یہ ہے۔

"مجھے بحیثیت مسلمان یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہو رہی ہے کہ مسلمان مردوں نے جس طرح آیات مقدسہ کا انٹرپٹیشن ملت کے سامنے پیش کیا ہے شاید ہی دنیا کے کسی مذہب کے پیروؤں نے اور خصوصاً اس حیثیت میں کہ ان کا دین (مذہب نہیں) عین فطرت ہے، کیا ہو۔ مسلمانوں نے عورتوں کو اپنی کھیتیاں بنا کر دن رات ہاتھ دھو کر جوتنے بونے پر ہی پڑے ہیں، انہیں اس کا بھی خیال نہ رہا کہ جوتنے اور بونے کا ایک خاص وقت، موسم اور آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے، مزارعہ جب چاہے فصل بو دے، ایسا تو کوئی کلیہ قدرت نے نہیں بنایا ہے! پھر مزارعہ کے سامنے زمین کی طاقت کا بھی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ پیداوار کی متحمل بھی ہو سکے گی یا نہیں اور اسی بنا پر وہ اپنی زمین کی پیداواری طاقت کی بحالی کے لئے دو ایک فصل کا ناغہ دیدیتا ہے کہ اس کی زمین "فرٹی لائزڈ" ہوجائے۔

سنا تھا لکھنؤ تہذیب وشائستگی کا گھر ہے، آپ خود کو لکھنوی ہی لکھ رہی ہیں، پھر کیا یہی وہ لکھنوی تہذیب ہے جس کا نمونہ آپ پیش کر رہی ہیں۔ اے میم صاحب! عورت ہوکر ایسی باتیں اور وہ بھی مردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے تو پسینے چھوٹ گئے ہیں اور غضب یہ ہے کہ کام کی بات یہاں بھی آپ نے مبہم ہی رکھی، غالباً آپ ان لوگوں پر خفا ہورہی ہیں جن کے گھروں میں ہر سال بچے پیدا ہوتے ہیں، یہ کمترین عرض کرتا ہے کہ اول تو بچوں کا کم زیادہ پیدا ہونا مسلم پرسنل لاء سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا، یہ ایک علمی مسئلہ ہے نہ کہ قانونی اور یہ مسلمانوں ہی سے مخصوص نہیں بلکہ تمام اقوام کا مسئلہ ہے، اس کے حوالہ سے مسلمان مردوں کو صلوٰتیں سنانا آخر ناز وادا کی کونسی قسم ہے۔

دوسرے آپ یہ تک نہیں سوچ رہی ہیں کہ زیادہ اور کم اولاد کا تعلق دن رات جوتنے اور بونے سے کچھ بھی نہیں، میں مرد ذات آپ عورت ذات سے اس نازک مسئلے میں کھل کر گفتگو کریں یہ ہے تو بڑی بے شرمی کی بات لیکن میم صاحب جب آپ ہی نے قمیص اتار کر رکھ دی ہے تو میں بھی بہرحال آنکھوں والا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے، نوٹ کیجئے کہ زیادہ اولاد اور زیادہ مباشرت لازم وملزوم نہیں ہیں، عین ممکن ہے ایک میاں بیوی سال میں ایک دو بار ہی ہمبستر ہوں اور ہر سال دوسرے سال ان کے یہاں ولادت جاری رہے اور عین ممکن ہے کہ ایک میاں بیوی سال میں تین سو پینسٹھ بار یہی عمل کریں مگر وہ سالہا سال تک اولاد کی صورت تک نہ دیکھیں۔

تیسرے یہ تو ارشاد فرمایئے کہ مسلمان مردوں کے رازہائے درونِ پردہ کا آخر آپ کو اتنا مفصل پتہ کیسے چلا اگر یہ ذاتی تجربہ ہے تو معاف کیجئے گا آپ کی ذاتی افتاد اور سارے ہی مسلمانوں کی افتاد تو نہیں مانی جاسکتی، ہوسکتا ہے کہ قسمت نے آپ کا پالا کسی ایسے ہی مرد سے ڈال دیا ہو جو بونے جوتنے میں وحشی اور بدلگام ہو، تو میم صاحب اس میں غریب مسلم پرسنل لاء کا کیا قصور اور سارے مسلمان مردوں کی کیا خطا، زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتی ہیں کہ نہیں اے نالائق مرد! یہ صرف میرا ہی ذاتی تجربہ نہیں بلکہ میری تمام ملنے جلنے والیوں کو یہی مصیبت درپیش ہے تو اس سے بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، آپ کے حلقہ تعلق میں اتنی بے تکلف عورتیں دو چار سے زیادہ تو کیا ہوسکتی ہیں جو آپ سے پوری بے تکلفی کے ساتھ اپنی ساری داستانِ خلوت دل کھول کے دہراتی ہوں تو ان دو چار پر کروڑوں عورتوں کو قیاس کرلینا اور سارے مسلمان مردوں کو سفاک اور وحشی ڈکلیئر کر ڈالنا، آخر معقول کیسے ہوسکتا ہے، میں نالائق پھر اس شبہ کا اظہار کروں گا کہ یہ مضمون آپ نے شاید کچھ پی کر لکھا ہے، برا نہ مانیں تو عرض کردوں کہ غصہ دراصل آپ کو قرآن کی اس مذکورہ بالا آیت پر ہے جس میں اللہ نے عورتوں کو مردوں کی کھیتیاں قرار دے کر مردوں کو ان سے حسب دلخواہ تمتع کی اجازت دی ہے مگر قرآن کو صاف صاف ہدف ملامت بنانا تو مشکل تھا، لہٰذا آزاد آپ نے غریب مسلمانوں کی لے لی اور بے محل، بے مصرف، بے سروپا طور پر قلم چلاتی گئیں، آپ کے دل کی کدورت اور بغض اس کا بہت زیادہ نمایاں مظاہرہ اگلے پیروں میں ہوا ہے، ناظرین بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ساتواں پیرایہ ہے۔

"یہ ایک واضح حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے کہ آج بھی مسلمان اپنی عورتوں کو اپنے نفس کی تسکین کا آلہ ہی تصور کرتے ہیں، خصوصاً نام نہاد علمائے دین جنہیں ہم اپنے روزمرہ میں (Mullas) کے نام سے یاد کرتے ہیں اور جو جبہ اور قبات کے تقدیسی لباس میں ملفوف ہوتے ہیں، یہ کس طرح بھوکے سوروں کی طرح اپنی عورتوں کو اور موقع در موقع دوسری عورتوں کو احادیث وآیات خودساختہ کے شکنجہ میں کس کر جھنجھوڑتے ہیں؟ یہ کسی ملانی جی سے پوچھیے۔

راز درونِ پردۂ زندانِ مست پرس
ایں حال نیست صوفی عالی مقام را

کاش آپ ہندوستان میں چل پھر کر یہاں کی عورتوں کا مزاج وکردار معلوم کرتیں تو آپ پر منکشف ہوتا کہ جتنی گندی اور گھناؤنی زبان آپ نے استعمال کی ہے اور چوراہے پر کی ہے، ایسی تو یہاں کی وہ عورتیں بھی نہیں کرتیں جنہیں کوٹھے والیاں کہاں جاتا ہے، بے حیا سے بے حیا ہندوستانی عورت پردے کے پیچھے کچھ بھی کرتی رہے لیکن شاہراہِ عام پر ننگا ناچ ناچنا اس کے بس سے باہر ہے۔

لیکن آپ!؟ خدا کی پناہ!!

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کسی وحشی مرد نے داڑھی بڑھا کر اور "تمبو قنات والا لباس" پہن کر آپ کو پہلے تو یہ دھوکا دیا کہ میں خدا کے فضل سے عالم دین اور مولانا صاحب ہوں پھر آپ کے ساتھ ایسے ہی سور پن کا ثبوت دیا جس کا ذکر آپ فرما رہی ہیں، بس پھر آپ یہ فیصلہ کر بیٹھیں کہ سارے ہی مسلمان مرد اور خاص طور پر علمائے دین ایسے ہی ہوتے ہیں۔

نہیں اے ستم زدہ میم صاحب! یہ فیصلہ ایک فیصد بھی صداقت نہیں رکھتا، آپ اگر ذاتی طور پر کسی مولوی نما ابوالہوس کی وحشیانہ چیرہ دستیوں کا شکار ہوگئی ہیں تو آپ سے ہمدردی مجھ ناچیز کو یقیناً ہے مگر یہ بھی ذہن نشین فرما لیجئے کہ یہ لفنگا حقیقت میں مولوی نہیں ہوگا بلکہ فلموں والا مولوی صاحب ہوگا، کاش آپ نے اس کی داڑھی ذرا کھینچ کر دیکھی ہوتی، عین ممکن تھا الگ ہوکر ہاتھ میں ہی آجاتی، نہ آتی پھر بھی آپ بتایئے یہ کس کے بس میں ہے کہ لفنگوں کو داڑھی رکھنے اور مولویانہ لباس پہننے سے روک سکے، بہتیرے دھوکے باز داڑھیاں رکھ کر خود کو مولوی پوز کرتے ہیں اور آپ جیسی سادہ لوح مخلوق ان کا شکار ہوجاتی ہے تو بتایئے بیچارے مسلم پرسنل لاء کا اس میں کیا دوش؟

"کسی ملانی سے پوچھئے" کا بانکا فقرہ بھی ذرا وضاحت چاہتا ہے۔ بھلا کسی سے پوچھنے کی ضرورت کہاں باقی رہ گئی جب آپ خود ہی بے حجاب سامنے آگئی ہیں، ہاں یہ اس فقرے سے ضرور ظاہر ہوگیا کہ آپ اگر شوہر والی ہیں تو یہ محترم مولوی ملا نہیں ہوں گے ورنہ خود آپ بھی ملانی ہی کہلائیں تو کیا میں نالائق یہ سمجھوں کہ آپ کے عبرتناک تجربات وحوادث کی تشکیل شوہر کے بجائے دوسرے ہی فنکاروں کے اشتراک وتعاون کی رہین منت ہے؟ کیا، مگر نہیں یہ تو بڑی گھٹیا بات ہوگی۔

ویسے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ فقط ایک دو داڑھی والے کیسے ہی وحشی اور درندے ثابت ہوئے ہوں ان کا برا رویہ تمام ہی داڑھی والوں کے خلاف رائے قائم کرنے کا محرک نہیں بن سکتا، یہ تحریک اسی صورت میں ہوسکتی ہے، جب متعدد داڑھی والوں نے بار بار اسی رویئے کا ثبوت دیا ہو جسے آپ نے "سوروں کی طرح بھنجوڑنے" کے پیارے پیارے اور فصیح وبلیغ لفظوں میں زیب داستان کیا ہے، ہائے اللہ، تو کیا سچ مچ؟

ہوسکتا ہے کہ آپ اور مدیر نشیمن دونوں ہی یہ شکایت کریں کہ ملا ذاتی حملے کر رہا ہے تو اے میم صاحب میں حقیر پر تقصیر جواباً عرض کروں گا کہ حملے میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ آپ نے خود یہ مضمون حقائق ہی کے انکشاف کے لئے تو لکھا ہے، آپ خود اس پر مصر ہیں کہ میں افسانے نہیں سچائیاں بیان کر رہی ہوں اور مدیر نشیمن بھی تائید فرما رہے ہیں کہ زیادہ تر آپ نے تجربات ہی زینت قرطاس کئے ہیں، پھر کیسے اس کے سوا بھی کچھ تصور کیا جا سکتا ہے کہ خلوت خاص کے جن بعض مناظر کی آپ نے لفظی تصویر کشی کی وہ دوسروں سے سن سنا کر نہیں کی بلکہ ذاتی تجربات کی بنا پر کی ہے، ملانیاں ابھی تک اتنی بے شرم تو نہیں ہوئیں کہ دوڑ دوڑ کر آپ کے پاس آیا کریں اور اپنی داستان شب بیان کیا کریں، ملامیاں تو ویسے بھی آپ جیسی ترقی یافتہ اور مہذب خاتون کے حلقۂ تعلق میں مشکل ہی سے دستیاب ہوسکتی ہیں، پھر آپ کے الفاظ کی تلخی وتندی ہی غمازی کر رہی ہے کہ صدمات آپ کو براہ راست پہنچے ہیں، حوادث آپ کی اپنی ذات پر گزرے ہیں، اپنی ہی تکلیف انسان کو غصے سے پاگل کر دیتی ہے اور وہ کھوپڑی سے باہر ہو جاتا ہے، فرمایئے پھر شکایت کا کیا موقع؟

شکایت تو دراصل مجھ ناچیز کو آپ سے ہونی چاہئے کہ آپ نے بڑی بے تکلفی سے تمام مسلمانوں پر اور خاص طور سے علمائے دین پر بڑا ہی لب ولہجہ عجب حملہ کیا ہے، مسلمان میں بھی ہوں اور اتفاق سے مرد بھی، کیا آپ انصاف اور شرافت کا تقاضا یہ سمجھتی ہیں کہ مرد اپنی بیویوں سے تسکین نفس حاصل کرنے کے عوض ان کی پوجا کیا کریں اور اولاد بجائے شکم مادر کے کھیت میں اُگ آیا کرے، کیا حلال ذرائع سے نفس کی تسکین کوئی بری شئے ہے جسے آپ گالی بنا کر پیش کر رہی ہیں؟ اے میم صاحب! عقل بیچاری پر اتنا ظلم تو نہ توڑیئے، ظلم اکہرا نہیں بلکہ دوہرا، ایک تو تسکین نفس ہی کو آپ نے جرم بنا دیا دوسرے تنہا مرد بے چاروں میں آپ کو نفس نظر آیا، یا خدا۔ کیا آج تک آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ عورت کے بھی نفس ہوتا ہے، وہ بھی تسکین کی طلب سے خالی نہیں، مرد وزن کے تعلقات دو طرفہ تسکین کا مسئلہ ہیں، ایک طرف تسکین کا نہیں۔ کسی عورت کا پالا اگر کسی ایسے شوہر سے پڑ جائے جو فقط دوٹ ڈالنے کی حد تک مرد ہو تو وہی نتیجے نکلا کرتے ہیں، اگر عورت قدامت پرست اور ملانی ٹائپ کی ہے تو طلاق لے گی اور اگر ماڈرن اور مہذب اور روشن فکر ٹائپ کی ہے تو بوائے فرینڈ سے کام چلائے گی، یہ بہرحال نہیں ہوسکتا کہ اس کا نفس تسکین کا مطالبہ نہ کرے پھر یہ کیسی زیادتی ہے میم صاحب کہ آپ جنسی تعلق کے معاملے

میں حصول تسکین کا مجرم اکیلے مردوں کو قرار دے رہی ہیں اور اپنی جنس کو صاف بچائے لئے جارہی ہیں، کیا آپ ایمانداری سے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کی جنسی نفسانی لذات سے بے تعلق ہے؟

رہے "نام نہاد علمائے دین" تو اتفاق سے دنیا بھر کے سارے ہی علمائے دین آپ کے نقطۂ نظر سے "نام نہاد" کے سوا کچھ نہیں کیوں کہ وہ سب مسلم پرسنل لاء میں ترمیم اور حکومت کی دخل اندازی کے خلاف ہیں، اس طرح آپ نے گویا تمام ہی علماء کو نہ صرف سوروں کی طرح بھنبھوڑنے والا قرار دیدیا ہے بلکہ زانی و بدکار بھی ٹھہرادیا ہے، مجھے آپ کے ذاتی تجربات سے انکار کا حق تو نہیں پہنچتا، ہوسکتا ہے کہ آپ کو یا آپ کی کسی شناسا عورت کو کسی بہروپیے مولوی نے بقول آپ کے آیات واحادیث کے شکنجے میں کس کر بھنبھوڑ دیا ہو مگر ایسے ایک یا چند افراد کی بربریت اور شیطنت کو سارے ہی علماء دین کی طرف منسوب کردینا میں سمجھتا ہوں اتنا بڑا ظلم ہے کہ شاید ہمالیہ بھی اس کے آگے چھوٹا نظر آئے گا۔

اور یہ بھی کچھ کم عجیب نہیں کہ موضوع لے کر چلی ہیں آپ مسلم پرسنل لاء کا قاعدے اور قانون کا مگر بکھیڑا لے بیٹھیں ان تجربات ومشاہدات کا جو افراد کے شخصی انفعال سے متعلق ہیں، قانون کا ان سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا خیال رکھنے والی حکومت یہ قانون تو بہرحال نہ بنائے گی کہ ہر میاں بیوی کی خواب گاہ میں ایک عدد سپاہی کھڑا رہے کہ دیکھیں شوہر صاحب سورپن کا ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں، آپ کو جو شکایت ہے اس کا ازالہ بہرحال قانون کی دسترس سے باہر ہے، اس کا ازالہ تو بس اسی طرح ہوسکتا ہے کہ آئندہ آپ یا آپ کی ہم جنس کسی ایسے بہروپیے کے چکر میں نہ آئیں جو عورتوں کے سلسلہ میں نرا جانور ہو، علماء دین کو آپ نہیں جانتیں وہ بفضلہ تعالیٰ بیویوں کے معاملہ میں تمام ان آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہیں جو اللہ و رسولؐ نے واضح فرمائے ہیں، بیویوں کے علاوہ دوسری عورتوں کو جال میں پھنسانا ان کا شیوہ بالکل نہیں نہ وہ داشتائیں رکھتے ہیں، انہیں بھلا حرام کاری کی کیا ضرورت، ضرورت محسوس کی تو اپنے پیغمبر اور صحابہ کرام کے طریقے کے مطابق دوسری اور تیسری بیوی لے آئے۔ یہ روشن فکری ان غریبوں میں نہیں پائی جاتی کہ دوسری بیوی نہ آنے پائے چاہے دس عورتوں سے رومان چلتا رہے، آپ پر خدانخواستہ اگر کسی مولوی ملا کے ہاتھوں کوئی ناگفتہ بہ افتاد گزری ہے تو یقین کیجئے کہ یہ صرف آپ بیتی ہے جگ بیتی نہیں، استثناء ہے کلیہ نہیں۔

☆☆☆☆

آپ کا آٹھواں پیرایہ ہے۔

"اگر کبھی عورتوں کے حقوق وآزادی کے متعلق سیدھے سادے عقیدت مند مسلمان بن کر کسی مولوی صاحب سے دریافت کرنے کا اتفاق ہو تو پھر دیکھئے کہ دہن مبارک سے "ملیت" کے کیسے کیسے رنگ برنگ کے پھول جھڑتے ہیں، عورت ناقص العقل ہے، عورت فتنہ ہے، عورت چھپانے کی چیز ہے، عورت ابلیس کا آلہ ہے اور عورت نہ جانے کیا کیا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ عورت کے متعلق یہ سب کہتے وقت وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انہیں ناقص العقل اور فتنہ عورتوں کی صف کی ایک عورت ان کی "ماں" بھی ہے۔"

آپ بیم صاحب قلم چلانے کے بجائے ہانڈی چولہا دیکھتیں تو ملک وقوم کا زیادہ بھلا ہوتا، آخر مولویوں سے اتنی بیزاری کیوں؟ مولوی اس مخلوق کو کہتے ہیں جس نے دنیاوی جاہ ومنصب کو نظرانداز کرکے اپنا عزیز وقت اس علم دین کی تحصیل میں کھپادیا ہے، جس سے نہ وزارت ملتی ہے نہ کلرکی، اگر یہ مخلوق سینہ گیتی پر نہ پائی جاتی تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ پاکی کسے کہتے ہیں اور ناپاکی کسے۔ نہانا کب ضروری ہوتا ہے اور حیض ونفاس کے خون میں کیا فرق ہے، آپ کو قرآن اور حدیث اسی مخلوق کے واسطے سے ملے ہیں، آپ سمت قبلہ تک سے بے خبر ہوتیں۔ اگر مولوی آپ کی رہنمائی نہ کرتا پھر یہ کیسی ناشکری اور ناقدری ہے، جس کا آپ مظاہرہ کررہی ہیں۔

آپ نے کب، کس مولوی سے کیا دریافت کیا تھا اور اس نے کیا جوابات دیئے، یہ آپ جانیں۔ امر واقعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جو لوگ واقعی مولوی ہیں وہ عورت کی آزادی اور حقوق کے بارے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہتے جو اللہ اور رسولؐ نے کہا کہ۔ مثلاً اگر وہ کہتے ہیں کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو یہ وہی بات ہے جسے آپ کسی بھی عربی لغت میں دیکھ سکتی ہیں، وہ نہ جائیے قرآن ہی کھول لیجئے، سورۂ نور میں

اللہ تعالیٰ پردے کے احکام بیان فرماتے ہوئے عورتوں کو جن افراد کے سامنے بناؤ سنگھار کے ساتھ آنے کی اجازت دے رہا ہے ان میں وہ چھوٹے لڑکے بھی ہیں جنہیں ابھی تک جنسی شعور نہ ہوا ہو اس کے لئے یہ الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں۔

اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ.

یا وہ لڑکے جو ابھی تک عورتوں کے بھید سے واقف نہ ہوں۔

آیت نمبر: ۱۳

دیکھا آپ نے اللہ نے لفظ عورت کو اسی معنی میں استعمال فرمایا کہ وہ چیز جو چھپائی جائے، عربی زبان میں "ستر عورت" ان اعضائے جسمانی کے چھپانے کو بولا جاتا ہے جو پردے کے لائق ہیں، کسی مولوی نے کسی موقع پر یہ کہہ ہی دیا کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو اسے ایک مستقل فرد جرم بنا کر پیش کرنا آپ خود سوچئے کہ دانائی کی کونسی قسم ہے۔

عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، یہ بھی مولویوں کا اختراع کردہ نعرہ نہیں، یہ تو ایسی ہی آفاقی اور کھلی حقیقت ہے جیسے عورتوں کا بچے جننا اور مہینے میں دس پانچ دن "مریض" رہنا، بڑے بڑے حکماء اور دانشور یہی کہتے آئے ہیں، انسان کا پورا معاشرہ اس پر شاہد عدل ہے، گستاخی معاف آپ اپنے ہی کو دیکھ لیجئے، ایک ایسا مضمون گھسیٹ لکھ مارا جس کا ماحصل آپ کی ذاتی رسوائی اور تضحیک کے سوا کچھ بھی نہیں اور سمجھ یہ رہی ہیں کہ میں نے بڑا تیر مارا، یہ حرکت سرزد ہو رہی نہیں ہوسکتی تھی اگر عقل میں نقص نہ ہوتا۔

عورت کا فتنہ ہونا بھی ایسا ہی ایک بین واقعہ ہے جیسے سورج کا روشن اور رات کا تاریک ہونا۔ میم صاحب فتنہ آزمائش کو کہتے ہیں، آپ اگر ساٹھ سال سے کم عمر رکھتی ہیں اور چہرے مہرے میں کچھ کشش بھی موجود ہے تو ذرا بن سنور کر سو دو سو مردوں کے پاس جایئے اور ناز وغمزہ دکھایئے، پھر دیکھئے کہ ان میں سے کتنے ہیں جن کا تقویٰ ڈگمگائے بغیر رہ جاتا ہے، غالباً ہزاروں میں کوئی اللہ کا بندہ ایسا پارسا نکل آئے جو مناسب موقعہ میسر ہونے کے باوجود آپ کو دھکے دے کر نکال دے، ورنہ اکثر وبیشتر زبان حال سے آپ کو سمجھا دیں گے کہ دیکھو اس لئے کہا گیا ہے عورتوں کو فتنہ! آج کی دنیا میں عورت ہی عورت بچ رہی ہے، گونج رہی ہے، دھوئیں اٹھا رہی ہے، بک رہی ہے، پھر بھی اگر آپ کی سمجھ میں اس کا "فتنہ" ہونا نہیں آیا تو سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ذہنی طور پر آپ ابھی چار پانچ سال کی بچی ہیں، بہتیرے لوگ محض قد تن میں بڑھتے ہیں، ذہنی بلوغ انہیں بڑھاپے تک میسر نہیں ہوتا۔

"عورت ابلیس کا آلہ ہے" یہ بھی لفظ فتنہ ہی کی ایک تعبیر ہے، شیطان نے ہمیشہ ہی جہاں اور ذرائع مخلوق خدا کو آمادۂ گناہ کرنے کے لئے استعمال کئے وہیں عورت کا بھی استعمال کیا اور آج تو آپ دیکھ رہی ہیں کہ دنیا میں زناکاری اور عشق بازی آگ اور پانی کی طرح عام ہوگئی ہے، پھر بے چارے مولوی کا کیا قصور اگر وہ کسی مناسب موقع پر یہ تنبیہ کردے کہ خبردار عورتوں کے چکر میں مت پڑنا ورنہ عاقبت برباد ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی قابل ذکر مولوی اگر کبھی عورتوں کے بارے میں ایسا کوئی خیال ظاہر کرتا ہے جو بظاہر توہین پر مبنی نظر آئے تو اس کا مقصد توہین وتنقیص نہیں ہوتا، خیر خواہی ہوتا ہے، وعظ ونصیحت ہوتا ہے، آپ کو برا لگے یہ ایک طبعی بات ہے، اندھے کو اندھا کہہ دیجئے بھنا اٹھے گا لیکن ظاہر ہے کہ اس بھناہٹ سے اس کے اندھے پن کی نفی نہیں ہوجاتی۔

رہا عورت کا "ماں" ہونا میم صاحب، تو کیا یہ کوئی سائنسی فارمولا ہے کہ جو جنس "ماں" بننے کی صلاحیت رکھتی ہو وہ لازماً کامل العقل بھی ہوگی اور اسے پردے میں رکھنے کا بھی جواز نہ ہوگا، شاید آپ بھول گئیں عورت تو بیوی بھی ہوتی ہے کیا شوہروں کے سلسلہ میں بھی آپ یہ احتجاج فرمائیں گی کہ ہائے یہ لوگ عورتوں سے خلوت فرمارہے ہیں حالانکہ ان کی ماں بھی ایک عورت ہی ہے!

محض سستی شاعری! عورت ماں بھی ہے، بہن اور بیٹی بھی، زوجہ اور داشتہ بھی، اس رنگارنگی سے جس طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ وہ بہرحال بچے جنتی ہے اور ہر مہینے ایک خاص مرحلے سے گزرتی ہے، اسی طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ اسے اللہ نے عقل اور جسمانی قوت مردوں سے کم دی ہے۔ اعتراض کیجئے تو اللہ پر کیجئے، اس نے ہاتھی اتنا بڑا بنایا اور مچھر اتنا ذرا سا، پتھر کو سختی دیدی اور موم کو نرمی، گدھوں کے مغز میں بھوسا بھر دیا اور لومڑی کے سر میں مکر وفن۔

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ.

نواں پیرا۔

FREE AMLIYAT ... http://...facebook.com

''بات میں بات نکلتی ہے، اب ایک بات یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اگر کبھی کوئی عورت اپنے کو بھنبھوڑے جانے سے باز رکھے یا اعتراض کرے تو فرمایا جاتا ہے کہ اس پر ستر ہزار فرشتے رات بھر لعنت کرتے رہتے ہیں اور برعکس مرد پر بقول اپنے ''مولوی رب نواز'' جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دروازے پر جنت کی حوریں خوش آمدید کہنے کے لئے منتظر ہوتی ہیں اور اس ضبط نفس کا مرد کو عظیم ثواب ملتا ہے۔''

اُف! میرے اللہ!! ایک ہی رات کی ایک ہی سی بات اور اتنا بڑا تضاد؟!'' کمال ہے میم صاحب کتنے وسیع تجربات ہیں آپ کے۔

دیکھئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے کسی دوست نما دشمن نے یہ مضمون لکھ کر آپ کو دیدیا ہو کہ لو اپنے نام سے چھپوا دو دھوم مچ جائے گی، آخر تجربات کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہئے، سارے مولوی ملا خلوت میں بیویوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے اور کیا باتیں منہ سے نکالتے ہیں، یہ سروے ایک اکیلی عورت کر لے یہ تو قیامت سے پہلے قیامت ہے، آپ آخر مولویوں اور ملانیوں کے کونسے باڑے میں پہنچ گئیں تھیں جہاں آپ کو اتنے مفصل بلکہ سیر حاصل مطالعے کا چانس ہاتھ لگا۔ اے میری بہت ہی اچھی میم صاحب! مجھے تو لگتا ہے ہو نہ ہو دنیا کی اس بھیڑ بھاڑ میں آپ اپنا جوہر نسوانیت کہیں گم کر بیٹھی ہیں، ورنہ جوہر نسوانیت کی موجودگی میں کوئی مسلمان عورت اس ٹائپ کی باتیں بانکے، پکارے، کہے، یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں، بالکل بھیجے میں نہیں گھستی۔

☆☆☆

دسواں ہیرا۔

''میں مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت کرنے والے اور اس قدر شدید غل غپاڑہ مچانے والے مسلمانوں سے استدعا کروں گی کہ وہ ایک معمولی سی اصلاحی ترمیم پر اس قدر چراغ پا کیوں ہیں؟ اسے مداخلت فی الدین کہہ کر معمولی سی بات کا بتنگڑ کیوں بنا رہے ہیں؟

یہ آپ سے پہلی بار معلوم ہوا کہ سارا قصہ محض ایک معمولی سی ترمیم کا ہے جسے مسلمان قبول کر کے نہیں دے رہے ہیں۔

مگر میم صاحب! اس معمولی سی ترمیم کی نشاندہی تو کر دی ہوتی، مجھ نالائق سمیت سارے مسلمانوں کی معلومات تو یہ ہیں کہ اصلاح و ترمیم کے نام پر مسلم پرسنل لاء کے درخت کو جڑوں سے کھودنے کی تیاری ہو رہی ہے اور آپ جیسی ترقی پسند خواتین اس کار خیر میں ہاتھ بٹا رہی ہیں، گویا معاملہ کسی معمولی قسم کی مداخلت فی الدین کا نہیں بلکہ بنیاد ہی تہ و بالا کر دینے کا ہے۔ مسلمانوں کی ملی امتیاز کے بقا و فنا اور دین کی آبرو کا ہے، پھر بھی اسے معمولی کہا جائے تو میں ادب سے سوال کروں گا کہ پھر دنیا میں آخر غیر معمولی کیا چیز ہوتی ہے؟

فرض کیجئے ایک لفنگا آپ کی عصمت تاراج کر دینا چاہتا ہے اور آپ اس پر غل غپاڑہ مچائیں تو کیا کسی مسخرے کی یہ استدعا آپ کو پسند آئے گی کہ اے غل غپاڑہ مچانے والی محترمہ یہ تو ایک معمولی سا تفریحی عمل ہے، آپ اس پر اتنی چراغ پا کیوں ہیں، بات کا بتنگڑ کس لئے بنا رہی ہیں، آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ بہ رضا و رغبت خاموشی کے ساتھ اس معمولی سے عمل کو انجام پا جانے دیجئے۔

فرمائیے! اگر مسخرے کی اس بکواس پر آپ اسے کچا نگل جانے کا ارادہ کر سکتی ہیں تو پھر مسلمان اپنے دین کی بے آبروئی اور عقائد کی بیخ کنی اور مذہب میں کھلی مداخلت کے عزائم پر غل غپاڑہ کیسے نہ مچائیں اور آپ کی حسین استدعا کیسے زیادہ اہم ہے، آپ جانیں بھی کیسے، آپ نے خدا اور رسول کا صرف نام سنا، ان کی تعلیمات سے واقفیت حاصل نہیں کی۔ آپ کو اسلام کے بارے میں جو بھی کچھ معلومات حاصل ہوئیں وہ ان سرچشموں سے ہوئیں جن میں مغرب کی بازی گروں نے غلاظتیں ملا رکھی ہیں، آپ کی نسوانی غیرت و حیا بھی جس میں اسلامی قدروں کو تاریک خیالی، ملائیت اور دقیانوسیت جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور باطل قدروں کو روشن فکری، ترقی پسندی اور شائستگی کے نام دیے جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ کا اور آپ کے طبقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے فنکاروں کا عام حال یہ ہے کہ اسلامی کی ابجد تک نہ جاننے کے باوجود وہ خود کو ماہر اسلامیات پوز کرتے ہیں اور بالائی منزل میں چاہے کوڑا کرکٹ بھرا ہو مگر اپنے لئے ''دانشور'' کا لقب پسند فرماتے ہیں۔

گیارہواں ہیرا۔

FREE AMLIYAT BOOKS GROUP

"اگر انہیں اسلامی قوانین سے اتنی ہی شدید محبت ہے تو پھر وہ اس بات کی جمہوری کوشش کیوں نہیں کرتے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے سعودی عرب اور لیبیا جیسے ممالک کی طرح اسلامی قوانین نافذ کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان چوری کرے تو اس کے ہاتھ قلم کرلئے جائیں، شراب خوری اور قمار بازی پر شرعی حد قائم کی جائے، زنا کرے تو شریعت مطہرہ کے مطابق سنگسار کیا جائے یا درّے لگائے جائیں، عورتوں کو چھیڑنے اور آوازیں کسنے پر کوڑے برسائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مجھے قطعی یقین ہے کہ اس قسم کی صحیح اور ضروری تحریک کبھی بھی نہیں چلائی جاسکتی کیوں کہ اس سے مسلمان مردوں کو ایک اچھی خاصی تعداد خصوصاً ہندوستان میں لولی اور لنگڑی نظر آنے لگے گی اور اکثر ہی ہمارے "شامیانہ پوش" حضرات جو طویل القد کے بجائے "عریض القد" واقع ہوئے ہیں۔ سنگسار ہوتے ہوئے یا درّے لگے ہوئے بہ آسانی دیکھے جائیں گے اس لئے بھلا ایسی تحریکیں کیسے اٹھائی اور چلائی جاسکیں گی جن سے ان کی بوالہوسی کا خاتمہ ہو!؟ یہ لوگ تو ہمیشہ ان تحریکوں میں پیش پیش دیکھے جائیں گے جو عورتوں کو "غلام" بنانے اور "مجبور محض" بنانے والی ہوں چاہے ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہو یا وہ نام نہاد مذہبی نوعیت کی ہوں۔"

نہیں سمجھ میں آتا کہ آپ کا دماغی سانچہ کونسی فیکٹری میں ڈھلا ہے۔ اے میم صاحبہ! آپ اس دیش میں عرب اور لیبیا والے اسلامی قانون کی بات کررہی ہیں جس میں مسلمانوں کے لئے اپنی بچی کھچی پونجی ہی لٹنے اور برباد ہونے سے بچانا دشوار ہورہا ہے، جس میں وہ کسی بھی وقت اس خوف سے مامون نہیں ہیں کہ کب کس بستی میں مسلح غنڈے اور لٹیرے ان کے گھروں اور دوکانوں اور کارخانوں پر دھاوا بول دیں گے اور مال و جان آبرو سب تباہ ہوکر رہ جائیں گے اور جس میں ان کے ہر ملی امتیاز اور مذہبی تشخص کو عناد اور تعصب کے تیروں سے چھلنی ہونا پڑ رہا ہے۔ ویسے آپ نے سنا تو ہوگا ایک جماعت ہے جماعت اسلامی، یہ بنی ہی تھی اس مقصد سے کہ تبلیغ و تعلیم کے پرامن ذرائع سے رائے عامہ کو اسلامی نظام کے لئے ہموار کیا جائے اور جمہوریت کے راستے وہ انقلاب لایا جائے جس میں اسلام کا قانون نافذ ہوسکے مگر اسے دو قدم بھی چلنے کے وسائل میسر نہ آسکے۔ غیر مسلم تو بہر حال غیر مسلم ہیں وہ کیوں اسلامی نظام کی بات پسند کرنے لگے مگر آپ جیسا اسلام رکھنے والے حلقۂ مومنین نے بھی اس جماعت سے بیر اور دشمنی کا ریکارڈ ہی قائم کردیا۔ پاکستان میں آپ ہی جیسا اسلام رکھنے والوں کو تو اقتدار حاصل ہے۔ انہوں نے ایک لمحہ کو بھی پسند نہیں کیا کہ اسلامی نظام کا سایہ تک آس پاس کہیں پڑسکے اور مصر میں اخوان المسلمین بھی اسلامی نظام ہی کی دعوت دینے والی ایک جماعت تھی اور ہے لیکن "ترقی پسند" اور "روشن فکر" ارباب اقتدار نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ یہی نا کہ سفاکی، تشدد اور بغض و عداوت کا ایک نیا ریکارڈ تاریخ کے حوالے کردیا۔

بہر حال آپ کی باتیں ایسی عجیب و غریب ہیں کہ ارسطو اور بقراط بھی اپنی قبروں سے اٹھ آئیں اور عش عش کے سوا ان کے حصے میں کچھ نہ آئے گا۔

پھر کتنا زہر بھرا ہے آپ کے اندر مسلمان مردوں کے خلاف کہ بھر بھر کے انہیں زانی اور چور کہے چلی جارہی ہیں، خصوصاً مولوی ملا سے آپ کا بیر، تعالی اللہ، میں ہاتھ جوڑ کر، بلکہ آپ فرمائیں تو آپ کے پیر پکڑ کر پھر ایک بار آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ شامیانہ پوش اور عریض القد مردوں کی جابرانہ سیاہ کاریوں اور وحشیانہ گرما گرمیوں کا تختۂ مشق آپ بن گئی ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیجئے کہ مولوی عموماً بدکار و بے درد ہوتے ہیں، بالکل ممکن ہے کہ آپ کو بدظن کرنے والے یہ لفنگے مولویوں کا میک اپ کئے ہوں، سچ مچ مولوی نہ ہوں، یا مولوی ہی ہوں مگر ان کی پاکبازی کا خانہ خراب کرنے میں خود آپ کے ناز و ادا اور حوصلہ افزائیوں نے بھی کوئی پارٹ ادا کیا ہو۔ عورت جب ناز و ادا کے حربے استعمال کرتی ہے تو زہد و تقویٰ کے بڑے بڑے ہمالئے اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں، اسی لئے تو اسلامی شریعت نے طرح طرح کی پابندیاں مرد و زن کے رہن سہن پر عائد کی ہیں۔ عورت کا پردہ اسی حکمت کا ایک اہم آئٹم ہے، آپ ایک طرف تمام مسلمان مردوں کو عموماً اور مولویوں کو خصوصاً بوالہوسی اور نفس پرستی اور بربریت جیسے اوصاف

کا پیکر ملعون قرار دے رہی ہیں مگر دوسری طرف یہ شکوہ بھی ہے کہ مولوی عورت کو چھپانے کی چیز بتاتا ہے، کیا جواب ہے اس ستم ظریفی کا۔

یہ کہاوت تو سنی ہی تھی کہ چور جب پھنس جاتا ہے تو خود بھی چور چور کی آوازیں لگاتا ہے تاکہ لوگ اسے چور نہیں ساہوکار سمجھیں، مگر آپ نے اس کہاوت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، آپ جس روشن فکر، ترقی پسند اور مہذب طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اس کا اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اور اس کے یہاں رومان بازی ایک شائستہ قسم کی تفریح تسلیم کرلی گئی ہے، مگر آپ اسی طبقہ سے تعلق رکھنے کے باوجود مولویوں کے پیچھے تالی پیٹ رہی ہیں کہ پکڑو دوڑو یہ رہے مجرم!

☆☆☆

آپ کا بارہواں اور آخری پیرایہ ہے۔

"یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کی سعادت نصیب ہے جو میری نجات کا ذریعہ ہیں میری اور میری طرح اور بے شمار بہنوں کی دلی خواہش ہے کہ اسلام نے جو "نظام ربوبیت" کے قیام کا ضابطہ حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسے عملی طور پر مسلم سماج میں نافذ کیا جائے اور عورتوں کے ساتھ جو زندگی کے شعبوں میں زیادتی برتی جارہی ہے اس کا سدباب کیا جائے۔

کاش آپ نے غور کیا ہوتا کہ جس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے پر آپ فخر کررہی ہیں وہ کون تھے اور کیا تھے، یہ سب آپ کو مولوی ہی کے ذریعہ تو معلوم ہوا ہے۔ اگر مولوی رہنمائی نہ کرتا تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ محمد نامی ایک پیغمبر عرب میں گزرا ہے، قرآن کریم کا نام اگر آپ نے نہ سنا ہوتا تو محض ایک بے اہمیت کتاب کی حیثیت سے محمدؐ کے بارے میں غیر مولوی کے ذریعہ اگر آپ تک کچھ معلومات پہنچتیں تو وہ اتنی ہی کچی ہوتیں جتنی کچی یہ بات ہوسکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح خدا کے بیٹے تھے۔

اور اے میری اچھی بہن! محض زبانی دعووں کی اللہ کے یہاں کوئی قیمت نہیں نہ خالی الفاظ ذریعہ نجات بن سکتے ہیں۔ اصل چیز ہے ایمان، یعنی دل و دماغ کا اس پر مطمئن ہونا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات حق ہیں، ان کی تعلیمات نقص سے پاک ہیں، ان کا دین کامل ہے، جی چاہتا ہے کہ قرآن کی ایک آیت یہاں آپ کے سامنے رکھ دوں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا. (سورۂ نساء، آیت نمبر:۶۵)

پس قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف بنائیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پائیں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔

دیکھا آپ نے یہ ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ اور مولوی نقطہ یہی کہتا ہے کہ نماز روزہ اور زکوۃ و حج ہی نہیں، طلاق و نکاح، وراثت، معاملات، معیشت اور معاشرت سب کے دائرہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو فیصلے فرمادیئے ہیں وہ اٹل ہیں، ان میں تبدیلی کرنا خدا اور رسول کو اصلاح دینے کی گستاخانہ جسارت ہے، وہ عین انصاف اور عین حکمت ہیں، ان میں ترمیم و تنسیخ کا کیا سوال، اس کے مقابلہ میں آپ مولوی کے اس موقف کا مضحکہ اڑاتی ہیں، اس پر گندے الزامات جڑتی ہیں، اس سے استدعا کرتی ہیں کہ خدا اور رسولؐ کے عطا کردہ قوانین میں تحریف و تغیر ہوجانے دے، غل غپاڑہ مت مچائے، کیا اسی کا نام ایمان اور اسلام ہے؟ کیا اسی کارنامے پر آپ نجات کی توقع رکھتی ہیں، میں مفتی نہیں ہوں کہ آپ کے کفر و اسلام کا فیصلہ دوں لیکن کامن سینس بہرحال ایک چیز ہے جس سے روشنی اور اندھیرے میں یا حماقت اور عقل مندی میں یا گزوابٹ اور مشاس میں فرق کیا جاسکتا ہے، یہ کامن سینس ہی کی بات تو ہے کہ وہ شخص دعوائے ایمان و اسلام میں سچا نہیں ہوسکتا جو اللہ اور رسولؐ کے عطا فرمودہ قوانین کو ناقص اور غیر منصفانہ تصور کرتے ہوئے ان میں "اصلاح" کے منافقانہ عنوان سے حذف و ترمیم کی کوشش کرے اور دل سے اس بات کا متمنی ہو کہ شریعت میں تبدیلی ہوجائے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ علمائے دین کسی ایسی قاعدے قانون میں ترمیم کے مخالف نہیں ہیں، جو قرآن و سنت سے رشتہ نہ رکھتا ہو بلکہ رسم و رواج کے طور پر چل پڑا ہو، وہ تو صرف ان قاعدوں قانونوں کے لئے سینہ سپر

ہیں جو بلاشبہ قرآن و حدیث ہی سے مربوط ہیں اور ان کی خلاف ورزی اللہ اور رسول کی خلاف ورزی ہے، پھر بھی آپ انہیں لعنت ملامت کا نشانہ بنائیں تو آپ خود انصاف فرمایئے کہ اس سے بڑھ کر جہالت وحماقت کا مظاہرہ اور کیا ہوگا۔

اور ہاں "نظام ربوبیت" کا لفظ آپ نے کہاں سے کھود نکالا، معلوم ہوتا ہے غلام احمد پرویز کی کوئی کتاب آپ نے پڑھ لی ہے۔ اے میم صاحب! اس سے تو بہتر ہے کہ آپ رومانی ناول پڑھ لیا کریں، ان سے رومان بازی کا سبق تو ملے گا مگر کفر و نفاق کے زہر سے بچی رہیں گی۔ حد کر دی آپ نے خلط مبحث کی، کہاں پرویز کا خانہ زاد "نظام ربوبیت" اور کہاں مسلم پرسنل لاء، دیکھئے بہتر یہ ہوگا کہ بحث مباحثہ میں پڑنے کے بجائے آپ شریفوں کی زبان میں ان زیادتیوں اور ناانصافیوں کی فہرست تیار کریں جو آپ کی دانست میں مسلم پرسنل لاء کے تحت عورتوں کے ساتھ روا رکھی جارہی ہیں، یہ ایک مفید کام ہوگا، ہم مرد انصاف کے معاملہ میں آپ کے بالکل ہمنوا ہیں، ہر وہ تکلیف جو ناروا طور پر آپ کو پہنچائی جارہی ہو اس کا سدِ باب کرنے کے لئے ہمیں قانون کی جنگ لڑنے میں کوئی تامل نہیں، ہاں جو تکلیفیں خود پیدا کرنے والے نے آپ کے لئے مقدر کردی ہیں ان پر ہمارا کوئی بس نہیں۔ مثلاً اگر آپ ایسا قانون بنوانا چاہیں جس کی رو سے بچے جننا اور ماہ بہ ماہ ایک خاص ابتلاء سے گزرنا مردوں کی ذمہ داری قرار پا جائے تو ہمیں افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

اے ناظرین باتمکین اور اے حاملان دین متین، ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ سے تو خطاب ختم ہوا اور ان کے مضمون کا ایک ایک حرف آپ نے پڑھ لیا، اب چلتے چلاتے ایک نظر اس پورے نوٹ پر بھی ڈال لیجئے جو محترم مدیر نشیمن نے مضمون کی پیشانی پر جھومر کی طرح سجایا ہے۔

"ابھی ممبئی میں مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خلاف آل انڈیا کنونشن ہوا ہے اور علماء کی آراء سامنے آچکی ہے، کچھ فیصلے بھی ہوئے ہیں، یہ بات تو طے ہے کہ اللہ کے نافذ کردہ قوانین میں تبدیلی کی بات چاہے وہ کسی بھی طرف سے ہو مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول اور ناقابل برداشت ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اس امر پر بھی نگاہ رکھی جانی ضروری ہے کہ ان قوانین کا غلط اور بیجا استعمال ہرگز نہ ہو اور عورت کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اختیارات کے نام پر کوئی من مانی نہ کرنے پائے۔ ڈاکٹر حمیرہ انصاری کا یہ مضمون انہی خوف و اندیشوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے اور مظلوم عورت کی ایک فریاد ہے اور مبالغہ کم تجربہ کی باتیں زیادہ ہیں اور قیاس برائے نام بھی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے، جوش و جذبات سے الگ ہو کر اس کو پڑھیے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کہاں تک حقیقت بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ (ادارہ)"

میری چڑیا جیسی عقل تو ششدر ہے کہ نوٹ لکھتے وقت فاضل مدیر فہم و دانش کے کس سمائے اعلیٰ پر تشریف رکھتے تھے، آپ کی سمجھ میں کچھ آئے تو آئے۔

مدیر موصوف مسلم پرسنل لاء کے مخالفین میں سے نہیں ہیں اور نشیمن کے اسی شمارے میں ایسا مواد موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عام مسلمانوں ہی جیسا موقف رکھتے ہیں نہ کہ ڈاکٹر حمیرہ جیسا، پھر آخر انہیں گالیوں اور تہمت تراشیوں کے پنچم راگ میں مظلوم عورت کی فریاد کے سُر کیسے سنائی دے گئے، وہ تو عقل مند آدمی ہیں کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی اس مضمون کو پڑھ کر بہ آسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کسی ایسے ہی ذہن کا شاخسانہ ہے جو بے راہ روی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے جس میں حیا اور احساس ذمہ داری کی رمق بھی نہیں ہے۔ جو لباس اور عریانی میں فرق نہیں کرسکتا، فاضل مدیر ہی انگلی رکھ کر بتائیں کہ فلاں سطر میں عورت کی مظلومیت کا نقشہ ملتا ہے، فرض کیجئے میں ناچیز مان ہی لوں کہ مسلمان مردوں اور خاص کر علمائے دین کی جو تصویر کشی بڑی بے تکلفی کے ساتھ میم صاحب نے کی ہے وہ ان کے اپنے خلل پذیر جنسی رجحانات کا عکس نہیں، بلکہ حقائق سے بھی کوئی تعلق رکھتی ہے تو اس کا جزا آخر مسلم پرسنل لاء سے کیا ہوگا، کچھ شوہر اگر جنسی تعلق کے معاملہ میں بیوی کے آرام و راحت کا لحاظ نہ رکھیں تو کیا اس کی کوئی ذمہ داری قانون شریعت کے سر جائے گی؟ اگر واقعی یہ کوئی فریاد ہے تو فاضل مدیر بتائیں کہ اس کی داد رسی قیامت

سے قبل وہ آخر کس طرح ممکن تصور کرتے ہیں؟

پھر فرمایا کہ

"سچی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے

جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے۔"

اس قدر تعجب ناک ہے کہ میں تو مارے حیرت کے مر ہی گیا ہوتا اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ مدیر تشیمن قاتل ٹھہریں گے۔ اے بھائی صاحب! کیا ہوتا آرہا ہے؟ خدارا اپنے لفظوں کی صراحت تو فرمایئے۔ آپ کی حمیرہ بہن نے جو کچھ لکھا ہے وہ چیستاں کے قبیل سے ہے، ایسی چیستاں جس میں خواب اور بیداری کے سائے گڈمڈ ہوگئے ہیں یا اسے کسی کمزکی توزکم کی کہانی کا اشاریہ کہہ لیجئے جس میں جنسی ہیجانات کو ایک تصوراتی شکل دے کر ڈرامے چپکانے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ نے اس میں اگر تاریخی صداقتوں کا جلوہ ملاحظہ فرمالیا ہے تو خدا کے لئے مجھ جیسے کوتاہ بینوں کو اس سے مشرف فرمایئے۔

میرا تو خیال ہے۔ گستاخی معاف مدیر خوش تدبیر تاثیث کے رعب میں آگئے، کوئی مرد اگر ایسا مہمل مضمون لکھ بھیجتا تو وہ شاید کبھی نہ چھاپتے، رعب، ایسی ہی چیز ہے کہ شعور بے چارہ شل ہوکر رہ جاتا ہے اور لاشعور اعصاب کی پیٹھ پر سوار ہوکر آدمی سے من مانی کراتا ہے، ایسے عالم میں جو بھی افعال سرزد ہوں ان کا تعلق سوجھ بوجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔

عجب تیری قدرت کی کاریگری

☆☆☆

شرف شمس

اگر آپ ہاشمی روحانی مرکز سے بنوانا چاہتے ہیں تو سونے پر بنوانے کے لئے ۲۵ ہزار روپے۔ چاندی پر بنوانے کے لئے پندرہ سو روپے اور کاغذ پر بنوانے کے لئے پانچ سو روپے روانہ کریں۔ آپ کا ہدیہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۷ء تک پہنچ جانا چاہئے۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند 747554

اکاؤنٹ نمبر: Hasan Ahmed siddiqui

AC.No-20015925432

StateBankDeoband

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

☆☆

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

ممبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگربتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
PHON N0. 09773406417

نبیوں سے شیطان کی ملاقات

شیطان کی حوا سے ملاقات

امام احمد کہتے ہیں کہ سمرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''جب حوا کو بچہ پیدا ہوا تو شیطان نے ان کے ارد گرد چکر لگایا، حوا کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، شیطان نے کہا۔ ''اس کا نام عبدالحارث رکھو وہ ضرور زندہ رہے گا، چنانچہ حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھا، یہ شیطان کی وحی اور حکم تھا۔''

ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسی طرح روایت کیا، لیکن یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔

شیطان کی نوح علیہ السلام سے کشتی میں ملاقات

ابوبکر بن عبید نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو انہوں نے کشتی میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جس کو وہ پہچانتے نہیں تھے۔ انہوں نے اس بوڑھے سے کہا تم کشتی میں کیسے آ گئے؟ اس نے کہا اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کا شکار کروں ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم آپ کے ساتھ، نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ دشمن خدا بھاگ یہاں سے، اس نے کہا، پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں، ان میں سے تین چیزیں میں آپ کو بتاتا ہوں، دو چیزیں نہیں بتاؤں گا، تبھی نوح علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ تمہیں تین چیزوں کی ضرورت نہیں، آپ کہئے کہ بس دو ہی بتا دے کیوں کہ دو چیزوں سے اس نے لوگوں کو برباد کیا ہے۔ شیطان نے کہا وہ دونوں چیزیں حسد اور لالچ ہیں، حسد کی وجہ سے میں ملعون مردود ہوا اور لالچ کی وجہ سے آدم نے پوری جنت کو مباح سمجھ لیا چنانچہ انہی سے میں نے ان کو شکار کر لیا۔

ابلیس نے پھر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ ''اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ سے ہم کلام ہوا ہے۔ میں اللہ ہی کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں آپ اللہ سے شفاعت کیجئے کہ وہ میری توبہ قبول کر لے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو جواب ملا کہ آپ کی دعا قبول کر لی گئی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے ملاقات کی اور کہا۔ تمہیں حکم ملا ہے کہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کر دو تو بہ قبول کر لی جائے گی، ابلیس کی رگ تکبر بھڑکی اس نے غصہ میں کہا۔ آدم جب زندہ تھے تو میں نے ان کو سجدہ نہیں کیا بھلا مرنے کے بعد میں ان کو سجدہ کر سکتا ہوں؟ پھر ابلیس نے کہا، اے موسیٰ؟ آپ نے اپنے رب کے پاس میری شفاعت کی تھی اس کے بدلہ میں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تین موقعوں پر مجھے یاد رکھنا، انہی تین چیزوں سے میں ہلاک کرتا ہوں، غصہ کے وقت مجھے یاد رکھنا کیوں کہ میری دوستی (وسوسہ) تمہارے دل میں ہے، میری آنکھ تمہاری آنکھوں میں ہے اور میں تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کر رہا ہوں اور مجھے جنگ میں یاد رکھنا کیوں کہ جب ابن آدم گھمسان کی رن میں ہوتا ہے میں اس کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کے بیوی بچے اور اہل و عیال کی ایسی یاد دلاتا ہوں کہ وہ جنگ سے بھاگ جاتا ہے اور تیسری چیز یہ کہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں تمہارے پاس اس کا قاصد اور اس کے پاس تمہارا قاصد بن کر جاتا ہوں۔

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ جب نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ ابلیس کشتی کے دنبالہ پر بیٹھا ہے، نوح نے اس سے کہا، تمہارا برا ہو تمہاری وجہ سے زمین والے غرق آب ہوئے تم نے ان کو برباد کر دیا، ابلیس نے کہا تو کیا کیا جائے؟ نوح علیہ السلام نے کہا، توبہ کر دو۔ اس نے کہا، اپنے رب سے پوچھئے کہ کیا توبہ

ہو سکتی ہے؟ چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ نے ان کو وحی کی کہ ابلیس کی توبہ کی شکل یہ ہے کہ وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے۔ نوح علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، تمہاری توبہ منظور ہوگئی، اس نے کہا کیسے؟ نوح علیہ السلام نے کہا اس طرح کہ تم آدم کی قبر کو سجدہ کرو۔ ابلیس نے کہا میں نے آدم کی زندگی میں تو اس کو سجدہ نہیں کیا، بھلا مرنے کے بعد اس کو سجدہ کر سکتا ہوں۔

عبداللہ بن وہب سے مروی ہے کہ وہ لیث سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے نوح علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا، اے نوح! حسد اور لالچ سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں نے حسد کیا تو جنت سے نکلا اور آدم نے شجر ممنوعہ کی لالچ کی تو ان کو بھی جنت سے نکلنا پڑا۔

شیطان کی ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات

جب وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لے جارہے تھے

اللہ تعالیٰ کے قول:

اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ.

''میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔'' کی تفسیر میں زہری سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو قاسم بن محمد نے بتایا کہ ابوہریرہؓ اور کعب ایک جگہ جمع ہوئے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ کعبؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور کعبؓ ابوہریرہؓ کو گزشتہ کتابوں کے متعلق بتانے لگے، ابوہریرہؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا قیامت کے لئے اٹھا رکھی ہے، کعب نے کہا، کیا تم نے یہ بات براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ ابوہریرہؓ نے کہا ہاں، کعب نے کہا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں، کیا میں تمہیں ابراہیم علیہ السلام کے متعلق نہ بتاؤں جب انہوں نے خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ شیطان نے کہا تھا اگر میں اس وقت ان لوگوں کو نہ بہکاؤں تو پھر کبھی نہیں بہکا سکتا۔ کعب کہتے ہیں، چنانچہ ابراہیم اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے چلے تو شیطان سارہ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ابراہیم علیہ السلام تمہارے بیٹے کو کہاں لے گئے ہیں؟ سارہ نے کہا کسی کام سے لے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا وہ اس کو کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے کر گئے ہیں، سارہ نے کہا وہ اس کو کیوں ذبح کرنے لگے؟ شیطان نے کہا ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ سارہ نے کہا اگر وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں تو بہتر ہی کر رہے ہیں، شیطان وہاں سے نکلا اور اسماعیل[1] سے کہنے لگا تمہارے والد تم کو کہاں لے جارہے ہیں؟ اسماعیل نے کہا کسی کام سے، شیطان نے کہا وہ تمہیں کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے جارہے ہیں۔ اسماعیل نے کہا وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا، ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ اسماعیل نے کہا، بخدا اگر اللہ نے ان کو اس کا حکم دیا ہے تو ضرور ایسا ہی کیا جائے گا۔ شیطان وہاں سے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ تم اپنے بیٹے کو کہاں لے جارہے ہو؟ انہوں نے کہا، ضرورت سے لے جارہا ہوں۔ اس نے کہا تم اسے ضرورت سے نہیں بلکہ اسے ذبح کرنے لے جارہے ہو۔ ابراہیم نے کہا میں اس کو کیوں ذبح کرنے لگا؟ اس نے کہا تمہارا خیال ہے کہ تمہارے رب نے تم کو ایسا حکم دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا بخدا اگر اس کا یہ حکم ہے تو میں ایسا ہی کروں گا۔ شیطان مایوس ہو کر وہاں سے بھی نکل گیا، جب باپ بیٹے دونوں نے اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دیا اور ابراہیم نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ۔

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ○ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○ (سورۃ الصافات: ۱۰۴، ۱۰۷)

''اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی جزا دیتے ہیں، یقیناً یہ کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔''

زہری کہتے ہیں کہ اللہ نے اسماعیل کو وحی کی کہ دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی، اسماعیل نے کہا اے رب! میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں تو میری دعا قبول کرنا کہ اولین و آخرین میں سے جو بھی بندہ تجھ سے اس حال میں ملے

[1] اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ذبیح کون ہے؟ آیا اسماعیل یا اسحاق۔ اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ذبیح اسحٰق ہیں لیکن صحیح ترین قول یہ ہے کہ ذبیح اسماعیل ہیں، عقلی نقلی دلائل اسی کی تائید کرتے ہیں اور جمہور سلف کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

کہ اس نے تیرے ساتھ شرک نہیں کیا ہے تو اس کو جنت میں داخل کرتا۔

شیطان کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن زیادہ بن انعم سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیس آیا اس حال میں کہ اس کے سر پر بُرنس (ایک قسم کی عربی ٹوپی) تھی۔ جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب آیا تو برنس اتار دی پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا۔ السلام علیکم یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم کون ہو؟

اس نے کہا ابلیس، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تب تم پر اللہ کی سلامتی نہ ہو، تمہارا آنا کیسے ہوا؟ اس نے کہا۔ آپ سے سلام کرنے آیا تھا کیوں کہ اللہ کے نزدیک آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ابھی میں نے تمہارے سر پر جو چیز دیکھی تھی وہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ اس سے میں بنی آدم کے دلوں کا شکار کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، وہ کونسی چیز ہے، جس کو اگر انسان کرے تو تم اس پر مسلط ہو جاتے ہو؟ اس نے کہا۔ جب وہ خود پسند ہو جائے، اپنے عمل کو عظیم سمجھے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے، میں تمہیں تین چیزوں کے بارے میں تنبیہ کرتا ہوں، ایک یہ کہ تم کسی ایسی عورت سے خلوت میں نہ ملنا جو تمہارے لئے حلال نہ ہو کیوں کہ جب کوئی شخص کسی غیر محرم عورت سے خلوت میں ملتا ہے تو میں اس کے ساتھ لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ اس کو اس عورت کے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ جب تم اللہ سے کوئی عہد کرو تو اس کو وفا کرو کیوں کہ جب کوئی شخص اللہ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کے پیچھے پڑ کر وعدہ وفا کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں۔ تیسری بات یہ کہ صدقہ نکالو تو عملی طور پر اس کو انجام تک پہنچا دو کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالتا ہے اور اس کو انجام تک نہیں پہنچاتا میں اس کے پیچھے لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ صدقہ کو نافذ کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں، پھر شیطان یہ کہتے ہوئے غائب ہو گیا، برا ہو، برا ہو، برا ہو، موسیٰ علیہ السلام کو ایسی بات معلوم ہو گئی کہ جس سے وہ بنی آدم کو آگاہ کر دیں گے۔

فضیل بن عیاض سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بعض شیوخ نے بتایا کہ ابلیس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اپنے رب سے محو مناجات تھے۔ فرشتہ نے شیطان سے کہا، تم موسیٰ سے کیا چاہتے ہو جب کہ وہ اپنے رب سے بدستور محو مناجات ہیں؟ شیطان نے کہا۔ میں ان سے وہی چاہتا ہوں جو ان کے باپ آدم سے جنت میں چاہا تھا۔

شیطان کی ایوب علیہ السلام سے ملاقات

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان نے کہا اے رب! مجھے ایوب پر مسلط کر دے، اللہ نے فرمایا۔ میں تجھ کو ایوب کے مال واولاد پر مسلط کرتا ہوں لیکن اس کے جسم پر نہیں۔ شیطان ایک جگہ ٹھہرا اور اپنی فوج کو جمع کرنے کے بعد ان سے کہا۔ مجھے ایوب پر مسلط کیا گیا ہے، تم لوگ اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرو، چنانچہ وہ لوگ آگ بن گئے، پھر پانی بن گئے، ابھی مشرق میں تھے کہ اچانک مغرب میں ہو گئے اور ابھی مغرب میں تھے کہ اچانک مشرق میں ہو گئے۔ شیطان نے ان میں سے ایک گروہ کو ایوب علیہ السلام کی کھیتی کی طرف، ایک کو ان کے اونٹوں کی طرف، ایک کو گایوں کی طرف اور ایک کو ان کی بکریوں کی طرف روانہ کیا اور کہا کہ وہ صرف صبر کے ذریعہ تم سے محفوظ رہ سکتے ہیں اس لئے تم پے در پے ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑ دو، چنانچہ کھیتی والا گروہ آیا اور ایوب علیہ السلام سے کہا، اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری کھیتی پر آگ بھیجی جس نے ساری کھیتی خاکستر کر دی، پھر اونٹوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہارے اونٹوں کے پاس ایک دشمن بھیجا جو تمام اونٹ چرا لے گیا، پھر بکریوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوب کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری بکریوں کو چرانے کے لئے ایک دشمن بھیجا جو تمام بکریاں چرا کر لے گیا پھر شیطان نے ایوب علیہ السلام کے تمام بیٹوں سے تنہائی میں ملاقات کی اور تمام کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں معروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور گھر کے در و دیوار ان پر گر پڑے۔

شیطان ایوب علیہ السلام کے پاس ایک لڑکے کی شکل میں آیا جس کے کان میں دو بالیاں تھیں، کہنے لگا۔ اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو دیکھتے نہیں کہ اس نے تمہارے بیٹوں کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور

گھر کے بام و در ان کے اوپر گر پڑے، کاش تم وہ منظر دیکھتے جب ان کا کھانا پینا ان کے خون میں لت پت ہو رہا تھا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا۔ تم اس وقت کہاں تھے؟ اس نے کہا انہی کے ساتھ، ایوبؑ نے کہا، پھر تم کیسے بچ گئے؟ اس نے کہا بس بچ گئے، ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ تم شیطان ہو، پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ آج میری حالت اس دن کی سی ہے جب میری ماں نے مجھ کو جنم دیا تھا، پھر کھڑے ہوئے اور سر منڈایا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ابلیس نے اس زور سے چیخ ماری کہ آسمان و زمین کے لوگوں نے اس کی آواز سنی پھر وہ آسمان کی طرف رخ کر کے کہنے لگا۔ اے رب! ایوبؑ گناہ کے مرتکب سے بچ گیا تو اس کو میرے قبضہ میں کر دے، میں صرف تیری طاقت سے اس پر قابض ہو سکتا ہوں۔ اللہ نے فرمایا، میں نے اس کے جسم کو تیرے قبضہ میں دیدیا، لیکن اس کے دل پر قبضہ نہیں، شیطان آسمان سے اترا اور ایوب علیہ السلام کے دونوں قدموں کے نیچے ایسی پھونک ماری کہ سر سے پیر تک پورا وجود حرکت میں آگیا اور ان کا جسم ایک پھوڑے میں تبدیل ہو گیا۔ ایوبؑ کی بیوی ان کی تیمارداری کرتی رہیں حتیٰ کہ ایک دن اس نے بھی کہہ دیا، اے ایوب! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بخدا میں اس قدر پریشان اور تنگ دست ہو گئی ہوں کہ ایک روٹی کے بدلہ اپنی بالیاں فروخت کر دوں تو آپ کو کھلا سکتی ہوں۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کو ٹھیک کر دے۔

ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم لوگ ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کرو تاکہ ستر سال مصیبت میں بھی گزر جائیں، چنانچہ سات سال تک وہ اس آزمائش میں مبتلا رہے۔

وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے ایوب علیہ السلام کی بیوی سے کہا تم لوگوں پر جو مصیبت آئی وہ کس وجہ سے آئی؟ انہوں نے کہا اللہ کی مشیت و تقدیر سے، شیطان نے کہا، میرے پیچھے آؤ وہ اس کے پیچھے گئیں، چنانچہ اس نے ان کو ایک وادی میں وہ تمام چیزیں دکھائیں جو برباد ہو چکی تھیں اور کہا اگر تم مجھے سجدہ کرو تو یہ تمام چیزیں واپس دیتا ہوں، انہوں نے کہا۔ میرے شوہر ہیں میں ان سے پوچھ کر آتی ہوں، چنانچہ انہوں نے ایوب علیہ السلام کو یہ بات بتائی، ایوبؑ نے فرمایا، کیا ابھی تک تمہاری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ شیطان ہے اگر میں صحت مند ہو گیا تو تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔

شیطان کی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملاقات

وہب بن ورد سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ خبیث ابلیس حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو نظر آیا اور کہنے لگا، میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے نصیحت مت کرو ہاں البتہ بنی آدم کے بارے میں کچھ بتاؤ! شیطان نے کہا، ہمارے نزدیک بنی آدم کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: ہمارے لئے بہت پریشان کن ہے ہم اس کے پیچھے ایسا پڑتے ہیں کہ اس کو فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس پر بالکل قابض ہو جاتے ہیں لیکن وہ پھر توبہ واستغفار کر کے ہماری ساری محنت رائیگاں کر دیتا ہے، ہم دوبارہ اس کو فتنہ میں ڈالتے ہیں تو وہ پھر توبہ واستغفار کر لیتا ہے۔ چنانچہ نہ تو ہم اس سے مایوس ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے تئیں ہمارا مقصد پورا ہوتا ہے، اس وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔

دوسری قسم: وہ ہے جن کی حیثیت ہمارے نزدیک کسی بچے کے ہاتھ میں گیند کی سی ہے ہم ان کو جس طرح چاہتے ہیں الٹتے پلٹتے ہیں۔

تیسری قسم: وہ ہے جو آپ ہی کی طرح معصوم ہیں، ہمارا ان پر کوئی بس نہیں چلتا، اس پر یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہارا مجھ پر بھی کبھی بس نہیں چل سکا؟ اس نے کہا، کبھی نہیں، صرف ایک مرتبہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو میں آپ کی کھانے کی خواہش کو بڑھانے لگا یہاں تک کہ آپ نے ضرورت سے زیادہ کھالیا اور سو گئے اور اس رات نماز کے لئے نہیں اٹھے جس طرح ہر رات اٹھا کرتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، قسم بخدا اب میں کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا، بخدا میں بھی آپ کے بعد کسی نبی کو نصیحت نہیں کروں گا۔

ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ضمق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے اپنی صحیح شکل میں یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یحییٰ نے فرمایا۔ ابلیس مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے نزدیک بہتر شخص کون ہے اور بدتر شخص کون؟ اس نے کہا، میرے نزدیک سب سے بہتر شخص بخیل مومن ہے اور سب سے بدتر فاسق سخی۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، یہ کیسے؟ اس نے کہا کیوں کہ بخیل مومن کا بخل میرے لئے بس ہے۔ لیکن فاسق سخی کے بارے میں خدشہ ہے کہ مبادا اللہ تعالیٰ کو اس کی سخاوت کا علم ہو جائے

اور اس کو قبول کرلے، پھر وہ کہتا ہوا غائب ہوگیا اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ (واللہ اعلم)

شیطان کی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

ابوبکر محمد نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ آپ ہی کی شخصیت اتنی عظیم ربوبیت کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ نے بچپن میں گہوارہ کے اندر بات کی حالانکہ آپ سے پہلے کسی نے گہوارہ میں بات نہیں کی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ شان ربوبیت صرف اللہ کے لئے ہے، جو مجھے مارے گا اور ان سب کو جن کو میں نے زندہ کیا، پھر مجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔ شیطان نے کہا۔ بخدا آپ آسمان میں بھی معبود ہیں اور زمین میں بھی معبود ہیں، تبھی جبرائیل علیہ السلام نے شیطان کو اس زور سے طمانچہ لگایا کہ وہ سورج کی پہلی کرن کے پاس ہی جاکر رکا، پھر دوسرا طمانچہ مارا تو وہ گرم چشمہ کے پاس ہی جاکر رکا، پھر تیسرا طمانچہ مارا تو ساتویں طبقہ کے سمندر میں پہنچا دیا اور اتنے اندر تک دھنسادیا کہ کیچڑ کا مزہ محسوس ہونے لگا، پھر شیطان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا، اے ابن مریم! مجھے تم سے اتنی تکلیف پہنچی جتنی کسی کو کسی سے نہیں پہنچی ہوگی۔

طاؤس روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شیطان نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہنے لگا۔ اے ابن مریم! اگر تم سچے ہو تو اس پہاڑ پر چڑھو اور وہاں سے کود کر دکھاؤ، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، تیرا برا ہو، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے آپ کو ہلاک کرکے میرا امتحان نہ لے کیوں کہ میں جو چاہوں کرسکتا ہوں۔

ابوعثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے کہ ابلیس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کا خیال ہے کہ ہر چیز قضاوقدر سے ہوتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہاں۔ ابلیس نے کہا، تب آپ اس پہاڑ سے کود کر دکھایئے اور کہئے کہ یہ چیز میرے مقدر میں تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ملعون! اللہ کو اپنے بندوں کا امتحان لینے کا حق ہے۔ بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کا امتحان لیں۔

سعید بن عبدالعزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عیسیٰ نے ابلیس کو دیکھا اور کہا یہ دنیا کا عاشق ہے۔ وہ اسی کی طرف نکلا اور اسی کا طلب گار رہا، میں دنیا کی کسی چیز میں اس کا شریک نہیں ہوسکتا، نہ سر کے نیچے پتھر رکھوں گا اور نہ دنیا سے نکلنے سے پہلے وہاں ہنسوں گا۔

شیطان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات

صحیح مسلم ابودرداءؓ سے ثابت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا "اعوذ باللہ منک" (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) پھر فرمایا "العنک بلعنۃ اللہ" (میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) اور تین مرتبہ ہاتھ پھیلایا گویا آپ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور دیکھا کہ آپ ہاتھ بھی پھیلا رہے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ میرے چہرے پر مارے، تو میں نے تین مرتبہ "اعوذ باللہ" پڑھا پھر کہا کہ میں تم پر اللہ کی بھرپور لعنت بھیجتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہیں ہٹا، میں نے سوچا اس کو پکڑلوں، بخدا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ باندھ دیا جاتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھلواڑ کرتے۔

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر حملہ کیا تاکہ نماز تڑوادے چنانچہ اللہ نے اس کو میرے قابو میں کردیا، میں نے چاہا کہ اسے ستون میں باندھ دوں تاکہ جب صبح ہو تو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، تبھی مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ "اے رب مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو" لہٰذا اللہ نے اس کو رسوا کرکے واپس کردیا"

نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آیا، آپ نے اس کو پکڑ کر پٹخ دیا اور اس کا گلا دبوچ دیا، آپ نے فرمایا۔ میں نے اس کو ایسا دبایا کہ اس کی زبان کی خنکی ہاتھ میں محسوس ہوئی، اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو اس کو باندھ دیا جاتا تاکہ اس کا تماشہ دیکھیں۔"

FREE AMLIYAT BOOKS

عجیب وغریب فامورلے

سستی کے لئے : کٹیری کی جڑ شہد میں پیس کر صرف سونگھنے سے سستی دور ہو جاتی ہے۔ یہ میرا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔

پاس ہونے کے لئے : اس کے لئے ایک آسان نسخہ ہے۔ جب تک امتحان ہوں بچے کو دہی روزانہ نہ دیں۔ صرف اس کے اوقات میں تبدیلی کرنی ہے۔ اسی میں راز ہے۔ جیسے پہلے دن صبح ۸ بجے دی۔ اگلے دن ۹ بجے اور پھر ۱۰ بجے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ روز بڑھاتے جائیں۔

کند ذہن بچوں کے لئے : جسم سے صحت مند ہونے پر بھی کچھ بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔ وہ بات کو دیر سے یا پھر کم سمجھتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لئے ایک عمل ہے۔ کسی بھی دن رات کے تقریباً ۱۲ بجے، تھوڑے سے چٹیا کی جگہ پر سے بچے کے بال کاٹ لیں اور انہیں اپنے پاس رکھ لیں۔ اگلے دن بھی یہی ترکیب کریں۔ جب چار دن ہو جائیں تو اتوار کے دن ان بالوں کو جلا کر باہر پھینک دیں۔ ممکن ہو تو پاؤں سے رگڑ دیں۔ بچہ رفتہ رفتہ ذہین ہو جائے گا۔

پتھری : اس بیماری سے آرام حاصل کرنے کے لئے ہفتے کے دن کالے گھوڑے کی نال لاکر اس کا چھلا بنوالیں۔ اس چھلے کو بیچ کی انگلی میں پہننے سے پتھری کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

آنت اترنا : آنت کے لئے ہفتہ کے دن لاجونتی پودے کی جڑ لاکر چھلے کی صورت میں کمر سے باندھیں۔ آنت کا اترنا بند ہو جائے گا۔ بھنڈی کی جڑ بھی اسی طرح استعمال کریں۔ فوراً فائدہ ہوگا۔

کھانسی : ہفتہ یا منگل کو لوبان کے پودے کی جڑ لاکر گلے میں باندھ دیں۔ کھانسی سے آرام مل جائے گا۔

کام نہ ملنے پر : اگر آپ کام کی کمی سے غمزدہ اور پریشان رہتے ہیں۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ کام مل جائے تو یہ ترکیب آزمائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کام ملے گا۔ ایک بے داغ بڑا سا لیموں لے لو اس کے چار برابر ٹکڑے کر لو۔ دن ڈھلے چوراہے پر جاکر چاروں سمت میں پھینک دو۔ کام کی کمی ختم ہو جائے گی۔

نظر ہونے پر : اکثر بچوں کو نظر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے بچہ بہت بے چین رہتا ہے۔ مشہور ہے کہ نظر تو پتھر کو پھوڑ دیتی ہے۔ اگر بچے کے گلے میں کالے دھاگے میں ریٹھا پروکر ڈال دیں۔ نظر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔

کبھی بیمار ہونے پر : کوئی انسان بہت دنوں سے، کسی بیماری میں مبتلا ہو اور دوا سے کوئی فائدہ نہ ہو رہا ہو تو ہفتے کی رات کو بیسن کی ایک روٹی بنائیں۔ اور اس پر سرسوں کا تیل لگا کر بیمار کے اوپر سے سات مرتبہ گھما کر اتاریں۔ اس کے بعد کالے کتے کو وہ روٹی کھلا دیں۔ دھیان رہے کتا کالا ہی ہو۔ اور صرف کتا ہو کتیا نہیں۔

بواسیر کی بیماری ہونے پر : یہ ایک تکلیف دینے والی بیماری ہے۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ بادی جس میں صرف تکلیف ہوتی ہے۔ خونی اس میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور خون بھی گرتا ہے۔ اس کی وجہ سے بیمار کا اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کو بھگانے کے لئے سفید اور لال دھاگے کو ملا کر بانٹ لیں۔ منگل کے دن پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر یہ دھاگے لپیٹ کر باندھ لیں۔ اس فارمولے کو کرنے سے یہ بیماری رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی۔

کیا فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔ مستحصلہ کو ۲ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ موجود ہے۔ اگر صفر بچے تو دفینہ موجود نہیں ہے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے تو مستحصلہ کو ۴ر سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ کچن میں ہے۔ اگر ۲ر بچیں تو دفینہ بیٹھک میں ہے یا برآمدے میں ہے۔ اگر ۳ر بچے تو دفینہ غسل خانہ میں یا نل کے آس پاس ہے۔ اگر مستحصلہ ۴ر سے کم بچے تو مذکورہ تفصیلات سے دفینہ کا اندازہ کرلیں۔ مثال کے طور پر اگر ۱۵ر اپریل بروز منگل ۲۰۰۳ر کو صبح ۱۰ر بجے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا راشد ابن نجمہ کے مکان میں دفینہ ہے؟ (مکان نمبر جو بھی ہو شامل ہوگا۔ مثلاً راشد کا مکان نمبر ۳۲۲ ہے تو اس کی تفصیلات اس طرح پھیلائیں گے۔

	مجموعی اعداد	مفرد عدد
(۱) راشد نجمہ	۶۰۳	۹
(۲) حروف سوال کے اعداد	۴۳۶	۴
(۳) تاریخ عیسوی	۱۵	۶
(۴) ماہ عیسوی	۴	۴
(۵) سن عیسوی	۲۰۰۳ء	۵
(۶) تاریخ ہجری	۱۲	۳
(۷) ماہ ہجری	۲	۲
(۸) سن ہجری	۱۴۲۴	۲
(۹) ماہ ہندی	۱	۱
(۱۰) دن منگل مقررہ نمبر	۳	۳
(۱) برج حمل	۱	۱
(۱۲) متعلقہ ستارہ ثبت مریخ	۹	۹
(۱۳) منزل قمر غفرا	۱۵	۶
(۱۴) مکان نمبر	۳۲۲	۷

آیئے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۹ ۴ ۶ ۴ ۵ ۳ ۲ ۲ ۱ ۳ ۱ ۹ ۶ ۷

۴ ۱ ۱ ۹ ۸ ۵ ۴ ۳ ۴ ۴ ۱ ۶ ۴

۵ ۲ ۱ ۸ ۴ ۹ ۷ ۷ ۸ ۵ ۷ ۱

۷ ۳ ۹ ۳ ۴ ۷ ۵ ۶ ۴ ۳ ۸

۱ ۳ ۳ ۷ ۲ ۳ ۲ ۱ ۷ ۲

۴ ۶ ۱ ۹ ۵ ۵ ۳ ۸ ۹

۱ ۷ ۱ ۵ ۱ ۸ ۲ ۸

۸ ۸ ۶ ۶ ۹ ۱ ۱

۷ ۵ ۳ ۶ ۱ ۲

۳ ۸ ۹ ۷ ۳

۲ ۸ ۷ ۱

۱ ۶ ۸

۷ ۵

۳

۲)۳(۱
۲
۱

ایک بچنے کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ موجود ہے۔ ۳ کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ غسل خانہ میں ہے۔ یا نل اور ٹنکی کے پاس ہے۔

دفینے کی حفاظت اور دفینہ نکالنے کے لئے

ان اعمال کو تجربہ میں لائیں

دیسی مرغی کے تازہ انڈے پر یہ دعوت اور اسمار لکھ دیں۔

اجب یا کلکائیل یا جائیل بحق جیم یا جیم یا کلکائیل یا جائیل بحق یاجلیل یاجبار یا جمیل یافرتائیل بحق ذی الفضل العظیم اجب یا خادم حرف جیم السید طعبائیل مع لیصف لهلطعهلغ احوج موجود سبوح قدوس رب الملئکة والروح اجب ایها الملك طعبائیل، الوحا الساعه العجل۔

اس انڈے کو جہاں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں۔ عامل کو چاہئے کہ چاند اور منزل ثریا میں ہو، اس وقت مکمل تنہائی میں بیٹھ کر چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اجب یا کلکائیل بحق جیم، تعداد پوری ہونے پر ذیل کا نقش بنا کر عامل اپنے گلے میں ڈال لے، اس نقش کی رفتار ۳۶۰ سے شروع ہوگی۔

۷۸۶

۳۶۵	۳۶۶	۳۶۱
۳۶۰	۳۶۴	۳۶۸
۳۶۷	۳۶۲	۳۶۳

جب دفینہ نکالنا ہو تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ جن ایک مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ یہ اسماء الٰہی پڑھے۔ یاجبار یاجلیل یاجابر یاجاعل یاجامع یاجمیل یاجواد، آخر میں تین مرتبہ یہ کہے۔ اجب یا موکل حرف الجیم جطائیل وانصری بهیلا الامیر۔ انشاء اللہ موکل غائبانہ عامل کی مدد کرے گا اور دفینہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ دفینے کی حفاظت کے لئے اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر پھر اس کو پانی میں پکا کر پانی اس گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیں اور ایک نقش اس گھر میں کالے کپڑے میں لپیٹ کر کے لٹکا دیں، انشاء اللہ دفینہ اسی گھر میں محفوظ رہے گا، جنات اسے ادھر ادھر نہیں کرسکیں گے۔

ن ن
اجب ایها الملك صفر یاتبل بحق مسلسله شلشلع شهفع
سرردمع مردمخ مهلیش فعجم یاه یوه نورالانوار اجب وتوکل
العجل الساعه الوحا بارك الله فیك وعلیك ن والقلم ومایسطرون
ن ن

عامل کو چاہئے کہ حرف نون کی دعوت لکھ کر اپنے پاس رکھے اور جب کسی جگہ سے دفینہ نکالنے کا ارادہ کرے تو اسی دعوت کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے دفینے کی جگہ چھڑک دے۔ انشاء اللہ موکلین عامل کی مدد کریں گے، اس وقت اگر چینی یا چونے کی دھونی دیں تو بہتر ہے۔

دعوت یہ ہے۔ نَوِّرِ اللّٰهُمَّ قَلْبِی وَشَعْرِی وَبَشَرِی وَجَوَارِحِی وَظِلِّی بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ الَّذِی نَوَّرْتَ بِهٖ اَهْلَ طَاعَتِكَ یَامُنَوِّرَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِاَنْوَرِ كُلِّ النُّوْرِ یَاهَادِیَ بِاَنْوَرِ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِی فَلَقْتَ الظُّلُمٰتِ بِنُوْرِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَنِی بِالْاَنْوَارِ یَامَنْ الْمُجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُرْسِلَ لِی حرف النون یاسینی فِی خَلْوَتِی حَتّٰی اَمَالَ مِنْهُ مَآرِبِی اجب بتلالی انوار العجب وَنُوْرِ الْخَالِقِ هَا یَانُوْنُ بِالَّذِی لَا اَعْظَمَ مِنْ نُوْرِهٖ نُوْرٌ اجب الدَّاعِی اکراما لِنُوْنَ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ بِالنَّارِ وَالنُّوْرِ وَالظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَالسَّمَآءِ وَالْمَرُوْرِ وَمُسْتَقَرِّ الْاَرْوَاحِ عبدلیاء لیان بنوریان بهسوریان علیون ۲ طلعون لون سلیمان شان دیان یوم الدین بالف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اسمار یہ ہے۔ اجب ایها الملك صفر یاتبل حق سلسله شلشلع شهیفع ردمع مردمخ مهلیش فعجم یاه یوه نورالانوار اجب وتوکل العجل الساعه الوحا بارك الله فیك وعلیك ن والقلم وما یسطرون۔ ☆☆☆

FREE AMLIYAT

پرانا قلعہ

ایک خوفناک آپ بیتی

پڑھئے: دفینہ نکالنے والوں پر کیا گزری

از قلم: عذرا تبسم افغانی

میرا نام عذرا تبسم ہے۔ میرے شوہر کا نام نواب زادہ عبدالملک ہے میرے دیور کسی دور میں شکار کے بہت شوقین تھے۔ ان کا نام نواب زادہ نسیم احمد ہے انہیں شکار کے ذوق کے ساتھ ساتھ دفینوں کی تحقیقات کا بہت شوق تھا۔ اور اس موضوع پر پرانی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے انہیں کسی کباڑی کی دکان سے ایک بہت ہی پرانی اور بوسیدہ سی کتاب ہاتھ لگ گئی جس میں ایک پرانے قلعے کا ذکر تھا۔ یہ قلعہ دو ہزار سال پرانا تھا اور اس کتاب میں یہ بات بھی تحریر تھی کہ قلعے کے مختلف حصوں میں ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کثیر مقدار میں دفن ہے۔ اس کتاب میں اس قلعے کے ان حصوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جہاں جہاں خزانوں کا امکان تھا۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے دیور کو اس بات کی لگ گئی کہ ہم اس قلعے تک پہنچیں گے اور اس قلعے کی چھان بین کریں گے۔ میرے شوہر اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتے تھے جہاں اس کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے دیور کی عادات واخلاق بے مثال تھے وہ سبھی کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اور مجھ سے تو وہ ایسی محبت کرتا تھا کہ ایسی محبت کی میں اپنے سگے بھائیوں سے بھی امید نہیں کرسکتی تھی۔ جب اس نے اس قلعے تک پہنچنے اور وہاں دفینے کی کھوج کرنے کی ٹھان لی تو ہم نے بھی یہ ارادہ کرلیا کہ اس کو تنہا نہیں جانے دیں گے ہم خود بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے سوچا کہ ہماری ایک طرح کی تفریح اور پکنک ہوجائے گی اور نسیم کا ذوق پورا ہوجائے گا۔ اس طرح کل سات افراد نے اس قلعے تک جو کرنا ٹک کے ایک شہر میں تھا جانے کا تہیہ کرلیا۔ قلعے کے لئے جو سات افراد روانہ ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔ ایک تو میرے شوہر عبدالملک، میرے دیور نسیم احمد، میری نند شاہین سلطانہ۔ نسیم کے ایک دوست شہباز خان میرے بھائی مراد حسن میرے رشتے کے ماموں ظفر نیازی ایک دور پرے کے میرے شوہر کے رشتے دار محمد سرفراز خان (یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں خاص طور پر اسی لئے ہم نے ساتھ لیا تھا کہ ان کے ذریعہ دفینہ نکال سکیں) ان کے علاوہ ایک میرا بیٹا علی اور میرے بھائی کی بیٹی نازیہ مراد بھی ساتھ تھی۔

تقریباً ایک ماہ تک ہم اس سفر کی تیاری کرتے رہے۔ ہم نے تقریباً پندرہ دن کا کھانے پینے کا ساز وسامان اور ضروری برتن سب ساتھ رکھ لئے تاکہ ہم اس قلعے کے آس پاس اپنا ڈیرہ جمالیں۔ ہم نے اسٹوپ، تیل، کھانا پکانے کے ضروری برتن اور پلیٹیں، گلاس، جگ، چمچے وغیرہ جیسی تمام ضروری چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بستر تکیے، چادر، اور صابن بالٹی، جیسی چیزوں کو بھی نظرانداز نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں اس کا علم ہوچکا تھا کہ یہ قلعہ کسی پہاڑ کی چٹان پر ہے اور یہ پہاڑ سنسان جنگل میں واقع ہے۔ جہاں عام انسانوں کا گزر نہیں ہوتا۔ ہم نے سوچا کہ ایک بار ہم وہاں پہنچ کر جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوجائیں تب تک پہاڑ کی اس چٹان سے اتر کر کسی شہر اور بستی کی طرف نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے ضرورت کی وہ تمام چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں تھیں جن سے وقتی طور پر گھر گرہستی چلتی ہے۔ سنیچر کی صبح کو ہمارا سفر شروع ہوا۔ دو دن دو رات کا سفر ہم نے ٹرین کے ذریعہ پورا کیا اور اس کے بعد ہم نے دو ٹیکسیاں پرانے قلعے تک کے لئے کیں۔ لیکن چونکہ پرانا قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے کافی دور تک ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا۔ تقریباً پانچ گھنٹے مسلسل پیدل چل کر ہم پرانے قلعے تک پہنچے۔ تقریباً شام ۴ بجے کے قریب ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اس وقت ہم بہت زیادہ تھک گئے تھے اس لئے سب سے پہلے ہم نے ایک چھوٹا سا کیمپ قائم کیا۔ یہ کیمپ ہم نے پرانے قلعے سے پچاس گز کے فاصلے پر نصب کیا۔ کیمپ کو ہم نے ایک چھوٹے سے مکان کی شکل دی اور ہم سب اس میں لیٹ کر بے خبر سوگئے۔ مسلسل پانچ گھنٹے پیدل چلنے کی وجہ سے ہمارا بدن تھک کر چور چور ہوچکا تھا۔ صرف پیدل چلنے میں اتنی تھکن نہیں ہوئی بلکہ

قلعے کی جو چڑھائی تھی اس نے ہمارے بدن کو توڑ کر رکھ دیا بالخصوص میں شاہین اور دونوں بچوں کی حالت بہت خراب تھی۔ چونکہ ہم سب کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی نیند آ گئی اور جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت دن چھپ چکا تھا اور ہر طرف رات کی تاریکی بکھر چکی تھی۔ کیمپ سے باہر ہم نے اسٹوپ جلایا اور کھانا پکانے کی تیاری کی کیونکہ اس وقت ہم سب بھوک کی شدت سے نڈھال ہو رہے تھے۔ رات ۹ بجے تک ہم کھانے سے فارغ ہو گئے اور پھر رات دیر گئے تک ہم سب قلعے کے بارے میں اور اس دفینے کے بارے میں جس کی تلاش میں ہم اپنے گھروں سے نکلے تھے باتیں کرتے رہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ پہلے ہی سے بہت سارے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بسالیتا ہے اور امیدوں کے معمولی سے جھونکوں کی وجہ سے اس کی آرزوؤں کے غنچے موسم بہار سے پہلے ہی کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی دفینہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا تھا لیکن پرانے قلعے کے بارے میں ایک بوسیدہ سی کتاب پڑھ کر ہم اس خوش فہمی کا شکار ہو گئے تھے کہ بس اب ہم کروڑ پتی ہو جائیں گے اور ہمارے گھر میں سیم وزر کی بارشیں ہونے لگیں گی۔ پرانے قلعے تک پہنچنے اور وہاں قیام کرنے میں ہمارے کئی لاکھ روپے خرچ ہو گئے تھے اور یہ کئی لاکھ روپے ہم نے اس دفینے کے چکر میں خرچ کر ڈالے تھے جو اگر ہاتھ آ جاتا تو ہم کھربوں روپے کے مالک بن جاتے۔ رات بارہ بجے تک ہم دفینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم نے سونا چاندی اور ہیرے جواہرات ڈھونے کی بھی پلاننگ شروع کر دی تھی کہ پہاڑ کی اس اونچائی سے ہم کس طرح یہ چیزیں نیچے اتاریں گے اور کس طرح اس مال کو ہم اپنے ٹھکانے تک لے جائیں گے۔ میرے شوہر اگرچہ بہت سنجیدہ تھے، چھچھورے پن سے انہیں نفرت تھی۔ وہ زیادہ بولنے کے بھی عادی نہیں تھے۔ شروع ہی سے وہ سنجیدہ اور خاموش طبع تھے لیکن انہوں نے بھی اپنی خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

حنا! اگر ہم دفینہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں سر سے پیر تک سونے میں پیلی کر دوں گا۔ وہ محبت میں مجھے حنا ہی کہا کرتے تھے۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔ میرا زیور تو آپ ہو۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے میں سونے میں پیلی ہونے کے بجائے آپ کی محبت سے ہری بھری رہنا چاہتی ہوں۔ اگر مجھے آپ کی محبت اور آپ کی توجہ میسر رہے تو مجھے نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی۔

کس جگہ پر موجود ہے۔ میرے سوال کے جواب میں وہ بولے۔

باجی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ قلعے میں دفینہ یقیناً موجود ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹنوں سونا اور جواہرات اس زمانہ کے بادشاہوں نے یہاں دفن کئے تھے۔ آج ان بادشاہوں کے وارثوں کا بھی نام ونشان مٹ چکا ہے اور اس قلعے کے درودیوار یہ بتارہے ہیں کہ یہ عمارت ایک لاوارث عمارت ہے۔ اور ایسی عمارتوں میں اکثر دفینے موجود ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل صبح کو ہم اس قلعے کی مکمل چھان بین کریں گے اور ہم دفینہ نکالنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

چونکہ رات کو ہم بہت دیر میں سوئے تھے اس لئے صبح کو دیر میں آنکھ کھلی۔ تقریباً ۱۱ بجے تک ہم ناشتے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد چار لوگ۔ میں، میرے شوہر، میرے دیور اور سرفراز خاں پرانے قلعے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی ہم نے وہ کتاب اپنے ساتھ نہیں لی۔ ابھی ہم نے یہ سوچا کہ دفینے نکالنے کی کارروائی سے پہلے ہم ایک چکر اس قلعے کا لگا لیں اور یہ اندازہ کر لیں کہ اس قلعے میں کتنے کمرے ہیں کتنے درودیوار ہیں اور اس قلعے میں کس جگہ کیا بنا ہوا ہے۔ کچھ کمروں، برآمدوں اور تہہ خانوں کی نشاندہی کتاب میں کی گئی تھی اور کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس قلعے کے دو کنوئیں بھی ہیں۔ اور اس قلعے میں ایک بند کمرہ بھی ہے۔ جس میں ہیرے جواہرات ہیں۔ بند کمرے سے مراد یہ تھا کہ اس کمرے کا کوئی دروازہ نہیں ہے لیکن کتاب میں اس بات کی نشاندہی نہیں تھی کہ یہ بند کمرہ اس قلعے کی کس جانب میں ہے۔ ہم چار افراد قلعہ کے گیٹ تک پہنچے تو ہم دیکھا کہ قلعے کے ٹوٹے ہوئے کواڑ پر ایک نام انگریزی میں جوزف (jozaf) کھدا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ تاریخ بھی کھدی ہوئی تھی ۵۰۶-۱۱-۱۰۔ جس دن ہم پہلی بار قلعے تک پہنچے اس دن تاریخ ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء تھی۔ گویا کہ تقریباً پندرہ سو سال پہلے کوئی جوزف نامی انسان اس قلعے تک پہنچا تھا اور اس نے یادداشت کے طور پر اپنا نام اور تاریخ اس قلعے کے گیٹ پر کھودی تھی۔ ہم ابھی قلعے کے گیٹ ہی پر کھڑے تھے کہ ہمیں ایک بڑا سانپ سامنے سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا اور تقریباً دو گز کے قریب لمبا تھا۔ اس سانپ نے دو بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھا اس کے بعد وہ بہت تیزی کے ساتھ جھاڑیوں میں گھس گیا۔ قلعہ کا گیٹ خود

بول کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس قلعے کے مالکان اپنے عہد میں بہت مالدار اور صاحب سلطنت رہے ہوں گے۔ در و دیوار پہ اگرچہ کسی طرح کے نقش و نگار نہیں تھے لیکن ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک طرح کا رعب اور دبدبہ ٹپک رہا تھا اور در و دیوار کی ویرانی اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔ قلعے کے در و دیوار بتا رہے تھے کہ اس دنیا کی سلطنتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی دور میں انتہائی ٹھاٹ باٹ کے ساتھ یہاں رہتے ہوں گے وہ منوں مٹی میں آج کہیں دفن ہوں گے اور خاک میں مل کر خود بھی خاک بن گئے ہوں گے۔ اور ان کی یہ عالیشان رہائش گاہ آج ایک کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر دل و دماغ پر ایک طرح کی وحشت طاری ہوتی ہے۔ اور اس یقین میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے کہ واقعتاً صرف اللہ کا نام باقی رہنے والا ہے باقی جو کچھ بھی ہے سب فنا کے گھاٹ اتر جانے والا ہے۔ ہم چاروں بسم اللہ کر کے قلعہ کے اندر داخل ہو گئے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ قلعے کی اندرونی حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب اس قلعے کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے برسہا برس سے کسی انسان کا گزر یہاں نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قلعہ کے اندر ہر طرف گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی اور پورا قلعہ ایک وحشت کدہ محسوس ہوتا تھا۔ قلعہ کے صدر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد دائیں جانب بھی تقریباً ۹ دروں کا ایک دالان تھا اور بائیں جانب بھی ۹ دروں کا ایک دالان تھا جسے عرف عام میں برآمدہ کہتے ہیں۔ پھر سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچاتا تھا۔ ہم اس گیٹ میں داخل ہو کر قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے اس میں داخل ہونے کے بعد سامنے کی جانب ایک ہال کمرہ تھا۔ جو غالباً کسی زمانہ میں دیوان خانہ رہا ہوگا۔ اس ہال کمرے میں ایک چبوترہ تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کی ہیئت بتا رہی تھی کہ راجہ یا بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ رہی ہوگی۔ اس دیوان خانہ کی دونوں جانب چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں تھیں جو اندر کے کمروں میں کھلتی تھی۔ ہم نے اس دیوان خانہ کا پوری طرح جائزہ لیا۔ اس کے بعد ہم دائیں جانب والی کھڑکی میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں خاصا اندھیرا تھا ہم ٹارچ کی مدد سے اندر داخل ہو کر اس کمرے کے در و دیوار کو دیکھنے لگے۔ اسی وقت اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں زمین پر گر گئی۔ بے اختیار میری چیخ بھی نکل گئی۔ میرے شوہر نے مجھے سہارا دے کر کھڑا کیا لیکن ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ میرے گرنے سے کوئی چیز وہاں سے بھاگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یا تو کوئی جانور رہا ہوگا جیسے بلی، کتا، یا کوئی اور، لیکن ٹارچ کی مدد سے بھی ہمیں نظر کچھ نہیں آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر ایک کمرہ اور بھی تھا۔ اس کے دروازے پر مکڑیوں کا بہت بڑا جالا لگا ہوا تھا۔ ہم نے ٹارچ کی روشنی مکڑی کے اس جالے پر ڈالی تو ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی مکڑی تقریباً ایک فٹ کی رہی ہوگی اس جالے میں موجود تھی۔ عام طور پر مکڑی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ کم سے کم میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی مکڑی نہیں دیکھی۔ اس مکڑی کو دیکھ کر نسیم احمد بولے۔ کمال ہے۔ بھابی جان دیکھ رہی ہو، کتنی بڑی مکڑی ہے۔

ہم اس کمرے میں کیسے داخل ہوں گے۔" میں نے پوچھا۔

اس جالے کو ہٹانا پڑے گا۔" میرے شوہر بولے۔"

لیکن ہٹائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو کوئی چھڑی بھی نہیں ہے۔

ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کمرے میں داخل نہیں ہوتے۔ دوبارہ جب آئیں گے تو کوئی لکڑی لے کر آئیں گے آؤ ابھی ہم دوسری جانب جو کھڑکی ہے اس میں جا کر دیکھیں۔ سرفراز خاں نے کہا۔

ہم نے ان کی بات کی تائید کی اور پھر ہم سب اس کمرے سے نکل کر بائیں طرف والی کھڑکی میں داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے ہم کمرے میں پہنچ کر کمرے کے در و دیوار کا جائزہ لینے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے میں اوپر ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی کی طرف دیکھ کر ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس کھڑکی کی طرف سب سے پہلے میری نظر پڑی تھی۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ ذرا دیکھئے یہ کیا ہے؟ یہ میرا وہم تو نہیں ہے۔؟ میرے شوہر نے ٹارچ کی روشنی اس کھڑکی کے کواڑ پر ڈالی اور آہستہ سے کہا۔ نہیں حنا۔ یہ وہم نہیں ہے اس کے بعد انہوں نے نسیم اور سرفراز سے کہا ذرا تم دونوں دیکھو۔ اس کھڑکی کی جو کنڈی ہے وہ ہل کیوں رہی ہے؟ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں ہے اس کمرے میں کسی سوراخ سے بھی ہوا پاس ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے پھر یہ کنڈی کیوں ہل رہی ہے۔ میرا دل بہت زور سے دھک دھک کرنے لگا۔ میرا حلق خشک ہو گیا اور میں اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف چلنے لگی۔

میرے شوہر نے سامنے کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ سامنے دو دروازہ ہے۔ غالباً یہ بھی کسی کمرے میں کھلتا ہے، چلو

اس دروازے میں داخل ہو کر دیکھیں کہ اب اندر کیا ہے۔ ہم اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہم نے اس دروازے کے قریب جا کر دیکھا اس کا صرف ایک کواڑ تھا۔ ایک کواڑ موجود نہیں تھا۔ ہم جب دروازے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلی بول رہی ہے۔ ہم سب کھڑے ہو کر کان لگا کر اسی آواز کو سننے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ آواز بڑھنے لگی پھر صاف طور پر یہ محسوس ہونے لگا کہ کمرے میں کوئی بلی ہے جو بول رہی ہے۔

بلی کی آواز سن کر میرے شوہر نے کہا۔ دیکھو اس طرح انسان خواہ مخواہ توہمات کا شکار ہو جاتا ہے۔ کھڑکی کی جو کنڈی ہل رہی تھی وہ بھی بلی کی حرکت ہوگی اور بلی ہمیں آتا دیکھ کر اس کھڑکی کی طرف بھاگ گئی ہوگی اور اس کے ٹکرانے سے کنڈی ہلنے لگی۔

جی ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ سرفراز خان نے کہا۔ لیکن بھائی صاحب ایسے مکان میں اگر کوئی دوسری مخلوق آباد ہو گئی ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جنات کا اپنا ایک وجود ہے ہم جنات کو توہمات سے تعبیر نہیں کر سکتے۔

جنات کے وجود کا تو میں بھی قائل ہوں۔ جب ہمارے قرآن میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۂ جن ہے تو ہماری کیا مجال کہ ہم جنات کا انکار کر سکیں۔ لیکن جنات کے موضوع کو لے کر توہمات کا ایک سلسلہ بھی اس دنیا میں چل رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کمرے کے اندر کنڈی کو ہلتے ہوئے دیکھا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور تھے کہ شاید کسی جن کی حرکت سے یہ کنڈی ہل رہی ہے لیکن ابھی بلی کے بولنے کی آواز نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اس کمرے میں ایک بلی موجود ہے اور ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اچھل کر اس بخاری میں چڑھ گئی ہوگی جس کے کواڑ کی کنڈی ہل رہی تھی وہ اچھلتے وقت بخاری کے کواڑ سے ٹکرا گئی ہوگی بس اتنی سی بات کو لے کر اگر انسان وہم کا شکار ہو جائے تو اسے جنات کی حرکت بتا سکتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے ہم ایک اور کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ کسی دور میں زنان خانہ رہا ہوگا کیونکہ اس کمرے کی بناوٹ یہ بتا رہی تھی کہ یہ خاص کمرہ تھا جو یقیناً راجہ اور رانی کا کمرہ ہوگا۔ اس میں کئی طاق تھے، کئی محرابیں تھیں اور اس میں آتش دان بھی تھا۔ شاید اس میں آگ روشن کر کے راجہ رانی اپنے ہاتھ تاپتے ہوں گے۔

ہم نے ٹارچ کی روشنی اس آتش دان میں ڈالی تو میری توجہ نکل گئی اس میں ایک دو نہیں دسیوں سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم نے عافیت اس میں سمجھی کہ وہاں سے باہر نکل جائیں۔ جب ہم کمرے سے نکل رہے تھے اتفاقاً میں سب سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے میرے شوہر تھے پھر سرفراز خان تھے، پھر نسیم تھے اور میں سب سے پیچھے تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرا پیچھے کا دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہو میری چیخ نکل گئی۔

ایک دم سب کے قدم رک گئے اور سب نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ عبدالملک مجھ سے پوچھنے لگے، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے۔؟

کچھ نہیں،" میں نے بات چھپاتے ہوئے کہا۔"

کچھ تو ہوا ہوگا آخر تم چیخی کیوں۔؟

مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا کرتا پکڑ کر کھینچا ہے۔

تمہارا وہم ہے اور اس طرح کے وہم ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ میرے شوہر نے بیزاری سے کہا۔ پھر وہ بولے تم سب سے آگے آجاؤ۔

ابھی ہم چند قدم چلے تھے کہ نسیم احمد کی چیخ نکل گئی۔ اور ان کے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھوٹ گئی۔

میرے شوہر نے ٹارچ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا۔؟

بھائی صاحب مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میری کولی بھر لی ہو۔

اگر کوئی کولی بھرتا تو پھر کہاں غائب ہو جاتا۔

میرا خیال یہ ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔" کہ کل سب لوگوں کے ہاتھوں میں ٹارچ ہونی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں میں لکڑیاں بھی لے لیں گے۔ اور لکڑیاں درختوں سے کاٹ لیں گے۔ اس وقت واپس خیمے میں چلیں۔

ہم سب قلعے کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ ابھی ہم مین گیٹ تک نہیں پہنچے تھے کہ بہت بڑا چمگادڑ میرے شوہر کی کمر سے آکر چپک گیا۔ ہمارے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں تھا۔ سرفراز خان نے اپنا جوتا نکال کر اس چمگادڑ کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے شوہر کی قمیص میں اپنے پنجے گاڑ رکھے تھے۔ چمگادڑ کو ہٹانے کے لئے ہمیں کئی جتن کرنے پڑے۔ بڑی مشکل سے چمگادڑ زمین پر گرا پھر اڑ کر غائب ہو گیا لیکن تمام رات میرے شوہر کی کمر میں زبردست تکلیف رہی۔ میرے شوہر کہنے لگے حنا یہ چمگادڑ نہیں تھا یہ کوئی اور مخلوق تھی لیکن ہم

ڈریں گے نہیں ہم اپنا کام پورا کر کے جائیں گے۔

رات کو کافی دیر تک ہمیں نیند نہیں آئی۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات اور اندیشے ہمیں پریشان کرتے رہے۔ چمگادڑ پر بھی مختلف انداز کے تبصرے ہمارے درمیان جاری رہے لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم اس کام سے باز آجائیں۔ دفینہ نکالنے کی ایک عجیب سی دھن ہم سب پر سوار تھی۔ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ہم کس وقت سوئے جب آنکھ کھلی تو سورج کافی بلند ہوگیا تھا۔ نہانے دھونے کا یہاں انتظام نہیں تھا۔ پینے کا پانی ہمارے پاس کافی مقدار میں تھا اور قلعہ کے قریب ایک چھوٹا سا تالاب تھا اس کا پانی منہ ہاتھ دھونے کے لئے کافی تھا۔ میں نے اور میری نند نے مل کر ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے تک دن کے گیارہ بج گئے تھے ٹھیک گیارہ بجے ہم لوگ اپنی مہم پر جانے کے لئے کمربستہ ہوگئے۔ باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ پانچ افراد دفینے کی کھوج کے لئے قلعے کے اندر جائیں گے۔ ایک میں دوسرے میرے شوہر نواب زادہ عبدالملک، تیسرے میرے دیور نسیم احمد عرف چھنومیاں، چوتھے نسیم کے دوست شہباز خاں اور پانچویں سرفراز خاں۔ سرفراز خاں کو بطور خاص اس لئے بھی لیا گیا تھا کہ انہیں عملیات کی سوجھ بوجھ تھی اور ان کی مدد کی ہمیں کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی تھی بقیہ پانچ افراد کو ہم نے کیمپ میں ہی چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ کیمپ میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ یہ تھے۔ ظفر نیازی، مراد حسن، شاہین سلطانہ علی اور نازیہ مراد۔

قلعے کی طرف روانہ ہوتے وقت ہم نے ایک تیز روشنی کی ٹارچ دو لمبی سی لکڑیاں، اور ایک چادر بھی لے لی تھی۔ نیز ہلکا پھلکا سا کھانا بھی ہم نے ناشتے دان میں رکھ لیا تھا اور چند بوتلیں پانی کی بھی ساتھ رکھ لی تھیں۔ دراصل ہمارا ارادہ رات تک واپسی کا تھا۔ اس لئے ہم نے ضرورت کی کچھ چیزیں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ ارادہ تھا کہ کئی ٹارچیں لے کر ہم قلعے میں داخل ہوں گے لیکن عجیب اتفاق تھا کہ صرف ایک ہی ٹارچ کام کررہی تھی۔ اس لئے ہم نے اسی پر قناعت کی۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب ہم قلعے میں داخل ہوگئے۔ جب ہم قلعے میں داخل ہوگئے تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک سانپ پر پڑی جو قلعے کے مین گیٹ پر اپنا پھن پھیلائے بیٹھا تھا۔ ہم نے ڈھیلا مار کر اس کو بھگانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ چھنو نے لکڑی سے اس کو ڈرانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ بلکہ وہ اس طرح ہم سب کو گھورتا رہا جیسا وہ ہمیں کھا جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اپنے منہ سے زبان بھی نکال رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیں کوئی وارننگ دے رہا ہو یا جیسے وہ ہمیں چڑا رہا ہو۔ میرے شوہر لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ سرفراز خاں نے انہیں روک دیا اور کہا۔

بھائی صاحب جلدی نہ کریں، ضروری نہیں کہ یہ سانپ ہی ہو، یہ کوئی دوسری مخلوق بھی ہوسکتی ہے۔ بس تو پھر یہ جن ہی ہے۔'' میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔''

سرفراز بولے۔ میں ایک دعا پڑھتا ہوں اگر یہ جن ہوگا تو چلا جائے گا اور اگر دعا کے بعد بھی یہ نہیں گیا تو ہم اس کو ماردیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کوئی دعا پڑھنی شروع کی۔ دعا ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ سانپ واپس ہوکر چلنے لگا اور بہت بڑے سوراخ میں جو قلعے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف تھا گھس گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہماری جان میں جان آئی۔ ہم لوگ قلعے میں داخل ہوگئے اور بہت بڑے دالان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ یہ دالان کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگا اس کے کچھ نقش و نگار ابھی تک باقی تھے۔ لیکن اس کی دیواروں پر خون کے بھی کچھ نشان تھے۔ قلعے کے اندر کی عمارت پر نظر ڈالنے کے بعد میرے شوہر بولے۔

کھنڈر بتارہے ہیں، عمارت حسین تھی۔

بے شک،'' میں بولی۔'' بنوانے والے نے کن کن ارمانوں کے ساتھ اس کو بنوایا ہوگا لیکن یہ دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی، یہاں کی ہر چیز آنی جانی دیکھی۔ آج عمارت کا چہرہ بھی بدل گیا اس پر بھی بڑھاپا طاری ہوگیا اور بنوانے والا منوں مٹی کے نیچے جاکر سوگیا۔

جی ہاں،'' شہباز بولے۔'' لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور دنیا یہیں کی یہیں رہتی ہے۔ یہ قلعہ جو آج ایک ویرانے کی حیثیت سے موجود ہے کسی زمانہ میں یہ جنت کی طرح ہوگا اور اس میں خدمت کے لئے حور و غلماں بھی ہوں گے۔ آج چند کھنڈروں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

کچھ دیر سستانے کے بعد ہم اٹھ کر آگے بڑھے۔ ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ اس کنوئیں کی منڈیر پر لمبی لمبی گھاس اُگ رہی تھی۔ کچھ گھاس سوکھی ہوئی تھی اور کچھ ہری بھری تھی۔ کنوئیں کے قریب جاکر نسیم نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا تو ایک دم کنوئیں کے اندر سے قہقہے لگانے کی آواز آئی اور قہقہے بھی ملے جلے سے یعنی ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے عورت اور مرد ایک ساتھ قہقہے لگارہے

ہیں۔ قہقہوں کی آواز سن کر ہم سب لرز کر رہ گئے اور ہم سب ایک دوسرے کو حیرت کے ساتھ تکنے لگے۔

پھر سرفراز آگے بڑھے اور انہوں نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا۔ اس بار قہقہوں کی آواز نہیں آئی لیکن کنوئیں کی من پر جو گھاس اُگی ہوئی تھی وہ سب کی سب بڑھنی شروع ہوئی اور تقریباً ایک ایک گز بڑھ گئی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کنوئیں میں رقص ہو رہا ہو، پازیب کے کھنکنے کی آواز بالکل اس طرح آ رہی تھی جیسے بہت ساری عورتیں ایک ساتھ ناچ رہی ہوں۔

میرے شوہر نے یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد کہا۔ کہ وقت ضائع نہ کرو چھوڑو اس کنوئیں کو آگے چلو۔

ان کی بات کی سب نے تائید کی اور ہم سب آگے بڑھ گئے۔ میں آپ کو یہ بتادوں کہ یہ قلعہ عجیب انداز سے بنا ہوا تھا۔ اس میں درمیان میں کافی جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ غالباً ان جگہوں پر کسی دور میں پھلواری وغیرہ رہی ہوگی۔ درمیان کی خالی جگہوں کے بعد قلعے میں چار پانچ فلک بوس عمارتیں تھیں اور ہر عمارت پوری طرح اُجاڑ تھی۔ ایک دو بڑے کمرے جو ہال نما تھے ان میں کواڑ موجود تھے لیکن اکثر کمروں کے کواڑ اتار لئے گئے تھے۔ ہم ایک پارک سے گزر کر جس میں قبرستان کا سا سناٹا تھا ایک دالان میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت چھنو بولے۔ رک جاؤ پہلے میں کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھ لوں تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ دفینہ کی نشاندہی کس کمرے میں کی گئی ہے۔ دراصل اس بوسیدہ سی کتاب میں جو نسیم میاں کسی کباڑی کی دکان سے خرید کر لائے تھے اسی میں دفینے کا ذکر تھا اور ایک نقشہ باقاعدہ اس طرح اس کتاب میں دیا گیا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس قلعے میں بے شمار سونا دفن ہے۔

ہم سب ایک چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن لاکھ عقل لڑانے پر بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس نقشے میں کس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے نقشے سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اس قلعے میں سونا ٹنوں کے حساب سے مدفون ہے۔ کافی غور کرنے کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ ہم ان الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے شروع میں دیئے گئے۔ مثلاً کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ شعر تحریر تھا۔

نیند ایک نعمت عظمیٰ ہے واقف ہیں، نیند کے واسطے میں تیسرے کمرے میں چلوں! میں نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اس شعر پر غور کرو۔ اس شعر میں ایک اشارہ ہے جو میرے سمجھ میں آ رہا ہے۔

اس شعر میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔" میرے شوہر بولے۔" یہ صرف ایک شعر ہے اور اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرام کا کمرہ کوئی مخصوص کمرہ تھا اس وقت راجہ وغیرہ اسی کمرے میں سوتے ہوں گے۔

جی نہیں محترم! بات صرف اتنی سی نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب کوئی شعر و شاعری کی نہیں ہے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر شعر لکھنے کا کوئی تک نہیں ہے۔ اس شعر میں ایک خاص اشارہ ہے جو دفینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

بھابی! اس شعر میں دفینے کی طرف تو کوئی اشارہ نظر نہیں آتا۔

آتا ہے، ضرور آتا ہے۔ میں نے پروثوق انداز میں کہا۔ " دیکھو۔ آپ سب لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شعر کے یہ الفاظ نیند ایک نعمت عظمیٰ ہے یہاں الفاظ نیند پر غور کریں۔ نیند سے مراد ہے سونا۔ جب انسان سوتا ہے تو اس کو دلی سکون ملتا ہے۔ جو لوگ سونے سے محروم ہوتے ہیں یعنی جن کی نیند اڑ جاتی ہے ان سے پوچھئے کہ نیند کتنی بڑی دولت ہے۔ یہاں شاعر نے لفظ " سونا " کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نیند کا لفظ شعر میں استعمال کیا ہے اور سونے سے، گولڈ کی طرف اشارہ ہے یا نیند کی طرف۔ دونوں ہی عظیم نعمتیں ہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ اس نیند کیے لئے یعنی اس سونے کے لئے ہی قلعے کے تیسرے کمرے میں چلوں۔ صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ عظیم دولت تیسرے کمرے میں ہے۔

بالکل ہی شیخ چلیوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ میرے شوہر مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ بھانت متی نے کنبہ جوڑا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کہ تیسرے کمرے کی کھوج کریں کہ " کونسا ہے" نسیم بولے۔" اس کے بعد ہم سب تیسرے کمرے کی کھوج کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک کمرے کی طرف گئے۔ اس کمرے کا گیٹ عجیب طرح کا تھا اگرچہ اس میں ایک خوبصورت محراب تھی، میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ میں یہ محراب بہت خوبصورت رہی ہوگی۔ کچھ نقش و نگار اس کے مٹ چکے تھے

اور کچھ باقی تھے جو نقش و نگار باقی تھے ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ محراب حد سے زیادہ حسین ہوگی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس قلعے کا راجہ باذوق تھا۔ اس آپ بیتی کو لکھتے وقت قانونی طور پر ہم پر یہ پابندی عائد کردی گئی تھی کہ ہم اس قلعے کا پورا پتہ نہ کھولیں اور اس قلعے کے راجہ اور ان کے وارثین کا نام ظاہر نہ کریں۔ بس ایک ہلکا سا اشارہ میں یہ دیتی ہوں کہ یہ قلعہ اس زمانہ کا ہے جب ہندوستان پر مغلوں کی حکومت کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ مغلوں کی حکومت سے ایک صدی یا اس سے بھی زائد عرصہ پہلے اس قلعے کی تعمیر ہوئی اور اس کو بنانے والا راجہ ہندو دھرم سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس قلعے کے اندر کچھ اس طرح کے آثار بھی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ قلعہ وقتی طور پر کسی مسلمان بادشاہ کے پاس بھی آیا کیونکہ اس قلعہ کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ کئی دیواروں پر کچھ آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی تھی۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی ۔نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۔لیکن پورے قلعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہوجاتی تھی کہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا کسی ہندو راجہ کا لیکن کچھ دنوں کے لئے یہ کسی مسلم حاکم کے پاس بھی آیا۔ لیکن خوبی کی بات یہ تھی کہ مسلم بادشاہ نے اس قلعے کی جو ہندو سماج اور ہندو دھرم کی علامتیں تھیں انہیں مسمار نہیں کیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سامراجیوں کی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمانوں میں وہ نفرت نہیں تھی جو بعد میں پیدا ہوئی اور جس نے ہندوستان کی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچایا۔

مغلوں کے دور میں بھی ہندو مسلمان شیر و شکر ہوکر زندگی گزارتے تھے اور ہندو مسلمان دونوں نے مل کر ہی آزادی کی لڑائی لڑی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کی قربانیوں سے آزاد ہوا ہے۔ اس طرح کی سوچ ان لوگوں کی ہے جو یقیناً فرقہ پرست ہیں اور جو بغض و عناد میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں کی قربانیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جب کہ سچ بات یہ ہے کہ ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کی شروعات باقاعدہ ہوچکی تھی مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانی دی اور نواب واجد علی شاہ کی بیگم زینت محل نے مئی ۱۸۵۷ء ہی میں انگریزوں سے اعلان بغاوت کیا جس کے نتیجے میں ان کے خاندان کے کئی لوگ انگریزوں کے ظلم و ستم کا شکار ہوئے۔

۱۸۵۷ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی تصوف کی راہیں طے کرتے ہوئے جنگ آزادی میں بھی برابر کے شریک رہے اور ان کے ساتھ ان کے بچپن کے رفیق بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بھی میدان شاملی میں انگریزی فوج سے برسرپیکار رہے۔ ان حضرات اکابر نے قدم قدم پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور ملک کی آزادی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

صحیح تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندو مسلم دونوں نے مل کر عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اس کے بعد یہ ملک انگریزوں سے آزاد ہوا۔ لیکن انگریزوں نے اس ملک سے جاتے جاتے کچھ اس طرح کی حرکتیں کیں دونوں قوموں کا سکون غارت ہوگیا۔ ایک تو انگریزوں نے پاکستان کی بنیاد کچھ ہندوؤں اور کچھ مسلمانوں کو ورغلا کر ڈال دی اور اس کے ساتھ ساتھ نفرت، تعصب کے ایسے بیج ہندوستان کی سرزمین پر بودیئے کہ کچھ دنوں کے بعد ان بیجوں کے پودے اُگنے لگے۔ پھر یہ پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگے اس کے بعد کچھ فرقہ پرست عناصر نے ان کی بطور خاص ایسی آبیاری کی کہ آج وہی پودے تناور درخت بن کر پھل دینے لگے ہیں ان کڑوے درختوں کے کڑوے اور زہریلے پھل کھا کر اس ملک کے بعض ہندو اور بعض مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہے اور اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ بوسیدہ سی کتاب ہمیں ملی تھی جس میں اس قلعے کا پورا نقشہ موجود تھا۔ اس میں بعض مقامات پر کچھ اس طرح کی باتیں درج تھیں جنہیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ اس قلعے کے راجہ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ تھے اور وہ مسلمانوں کی خود بھی مدد کرتا تھا اور ان سے مدد لیتا بھی تھا۔ جگہ جگہ مسلم صوفیوں اور ولیوں کا بھی تذکرہ تھا اور اس قلعے کے اندر ایک درگاہ بھی تھی جو اس بات کا زندہ ثبوت تھی کہ ہندو اور مسلمان اس قلعے سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں اور اس قلعے کے راجہ نے مسلم بزرگوں کا احترام دل کی گہرائیوں سے کیا ہے۔ کاش یہ دور پھر لوٹ کر آئے اور ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پھر بے مثال تعلقات قائم ہوں کاش نیتاؤں

اور لیڈروں کی کھینچی ہوئی دیواریں کسی طوفانِ محبت کی نذر ہو جائیں

کاش یہ فاصلے قربتوں میں بدل جائیں جنہوں نے بدگمانیوں کے ہزار فتنے اس ملک میں جگا رکھے ہیں۔

معاف کرنا میں تو بہت جذباتی ہوگئی اور اپنے موضوع ہی سے بھٹک گئی میں تو یہ بتا رہی تھی کہ یہ بوسیدہ قلعہ ہندو مسلم یکجہتی کا آئینہ دار ہے۔ اس قلعہ کا سفر طے کرتے ہوئے اور تیسرے کمرے کی کھوج کرتے کرتے ہم لوگ جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کی محراب آرٹ کا بہترین نمونہ تھی ہم ہق دق رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ اس محراب کے دائیں طرف ایک گول دائرہ تھا بالکل سیاہ رنگ کا اور اس میں ایک آنکھ بنی ہوئی تھی۔ آنکھ بالکل ایسی تھی جیسی بلی کی ہو اور اس دائرے کے چاروں طرف ہندی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اندر جانے سے پہلے ایک بار سوچ لینا۔

یہ جملہ پڑھنے کے بعد ہم سب ٹھٹک گئے اور ہمارے بڑھتے ہوئے قدموں میں بریک سے لگ گئے۔

حسیم بولے۔ ہمیں اس سفر سے پہلے ہی یہ اندازہ تھا کہ اس قلعے میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کے مقابلوں کا سامنا کرنا پڑے گا اگر ہم ڈر گئے تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ اللہ کا نام لیں اور اندر چلیں۔

یہ کہہ کر حسیم تو ایک دم محراب سے گزر کر اندر کمرے میں پہنچ گئے۔ پھر ہم سب بھی با دلِ نخواستہ اس کمرے میں داخل ہوگئے۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں اگرچہ دل کی مضبوط ہوں لیکن اس وقت ایک عجیب طرح کا خوف تھا جو دل و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ میں نے ڈر کی وجہ سے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی انہوں نے ٹارچ کی روشنی کو اِدھر اُدھر کیا۔ کمرے میں کچھ نظر نہیں آیا لیکن جب ہم کمرے کے درمیان میں پہنچے تو ٹارچ خود بخود بند ہوگئی اور لاکھ کوشش کرنے پر نہیں جلی اسی وقت حسیم چیخے۔ بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ، بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ۔

ٹارچ نہیں جل رہی ہے" ملک زادہ نے کہا۔" شاید اس میں کوئی خرابی ہوگئی ہے۔

بھائی صاحب میرے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپ لوگ خدا کے لئے آگے نہ بڑھیں وہیں رک جائیں۔

ہم سب یہ سن کر لرز گئے اور ایک جگہ پر رک گئے۔ حسیم ہم سے دس پندرہ قدم آگے تھے میرے شوہر ٹارچ پر اپنا ہاتھ مارتے رہے لیکن ٹارچ نہیں جلی پھر میں نے آنکھیں پھاڑ کر حسیم کی طرف دیکھا۔ تو میں نے دیکھا کہ حسیم کی ٹانگیں زمین کے اندر تھیں اور وہ بے حس و حرکت کھڑے تھے۔ بھائی کی محبت نے جوش مارا تو میرے شوہر ایک دم قدم بڑھا کر حسیم کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی زمین میں دھنس گئے انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا۔ عذرا تم وہیں رکو اور سرفراز سے کہو کہ وہ کوئی عمل پڑھے۔ یہ کوئی دلدل نہیں ہے جس میں ہم دھنس رہے ہیں یہ تو جنات کی کوئی حرکت ہے۔ بس اللہ ہی اب ہمارا مددگار ہے۔

سرفراز خاں نے کوئی عمل کیا چند منٹوں کے بعد حسیم اور میرے شوہر زمین پر آگئے اور ٹارچ بھی خود بخود روشن ہوگئی۔ میں نے کہا کہ واپس چلیں اور دفینے کا خیال چھوڑ دیں اس میں خطرہ ہی خطرہ ہے۔ حسیم غصے میں بولے۔ بھابی! ہمارے حوصلے پست مت کرو۔ دفینہ تو ہم ضرور نکالیں گے اگر آپ سب لوگ چلے گئے تو یہ کام میں اکیلا ہی کروں گا لیکن میں یہ کام کرکے ہی چھوڑوں گا۔

نہیں بھئی۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔" میرے شوہر نے تسلی دی۔" اور اگر ہم مرے بھی تو سب ایک ساتھ مریں گے تمہیں اکیلے نہیں مرنے دیں گے۔

حسیم نے ٹارچ اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے سامنے کی طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی صاحب! سامنے ایک کوٹھڑی دکھائی دے رہی ہے۔

اور اوپر دیکھو کیا لکھا ہے۔" سرفراز خاں نے کہا۔"

حسیم نے کوٹھڑی کے دروازے کے اوپر روشنی ڈالی۔ ہندی زبان میں لکھا تھا۔ رک جائیے۔

حسیم نے یہ پڑھ کر کہا۔ لیکن ہم رکیں گے نہیں۔ آیئے ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔

حیرت کی بات یہ تھی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن حسیم نے جیسے ہی یہ کہا کہ ہم رکیں گے نہیں، ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔ کوٹھڑی کا دروازہ خود بخود بند ہوگیا اور اسی وقت ایک زہریلی سی آواز ہم سب کے کانوں میں پڑی۔ کوئی کہہ رہا تھا تم سب اپنی موت کے بہت

BOOKS GROUP
https://www.

قریب پہنچ گئے ہو۔

ایک بار ہم پھر ٹھٹکے لیکن نسیم میاں کے حوصلے اور پامردی نے ہمیں کمزور نہیں پڑنے دیا۔ وہ ہر طرح کے حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر تم سب واپس ہوگئے تو میں اکیلا ہی اپنی منزل کی طرف بڑھوں گا تو پھر اب بات ہی ختم ہوگئی تھی اور ان کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہم میں سے کسی کے لئے بھی ممکن نہیں تھا۔

نسیم اپنا قدم کوٹھڑی کے اندر رکھنے ہی والے تھے کہ ان کے بھائی نے انہیں ہاتھ پکڑ کر روکا اور کہا۔

یقین کرو چھنو میاں۔ ہم پشت دکھانے والوں میں نہیں ہیں، تم جدھر چلو گے کچھ بھی گزر جائے ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے اُدھر ہی چلیں گے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کمرے سے باہر جا کر پہلے ہم منصوبہ بندی کرلیں اس کے بعد ہی آگے بڑھیں۔ خواہ مخواہ کی جلت پھرت ہمیں کوئی بھاری نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

بھائی صاحب میں آپ کے ہر خیال اور ہر مشورے کا دل کی گہرائی سے احترام کرتا ہوں۔'' نسیم نے کہا۔'' لیکن میری اپنی سوچ یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو ایک بار بھی روک دیا تو پھر ہماری ہمتیں پست ہوجائیں گی اس لئے ہم اپنا ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں لے جائیں گے البتہ کوئی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اسی جگہ کھڑے ہوکر کرلیں۔

میرے شوہر چپ ہوگئے۔ سرفراز خاں نے کہا۔ ٹھیک ہے میں ایک وظیفہ پڑھ کر سب پر دم کرتا ہوں اس کے بعد اللہ کی مدد سے ہم سب کوٹھڑی میں داخل ہوجائیں گے۔

سرفراز خاں ابھی اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ ایک بہت بڑا چمگادڑ ان کے منہ سے ٹکرایا۔ بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی اور ان کا سر چکرا گیا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لمحہ بھر کے لئے وہ ساکت وصامت سے ہوگئے پھر انہوں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ جنات کی ان چھچھوری حرکتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔ آؤ میں آپ سب پر دم کردوں۔ پھر اندر چلیں اس کے بعد انہوں نے کچھ پڑھ کر ہم سب پر دم کیا۔ ان کے دم کرنے کے بعد ہمارے اندر قدرتی طور پر ایک طرح کی چستی آگئی اور ہمارے دلوں سے ہر طرح کا خوف نکل گیا۔

نسیم میاں نے ٹارچ جلائی اور ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم سب کوٹھڑی کے قریب پہنچے اچانک بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ہم سب کوٹھڑی کے اندر داخل ہوگئے۔ جیسے ہی ہم کوٹھڑی میں پہنچے دروازہ خود بخود بند ہوگیا۔ ہم سب پر پھر خوف طاری ہوگیا۔ ٹارچ بدستور روشن تھی اور ڈر اور خوف کے عالم میں ہم نے کوٹھڑی کے درودیوار پر ایک نظر ڈالی۔

اُف میرے اللہ۔ کس قدر بھیانک شکل ہے۔ میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ کوٹھڑی میں ایک بخاری تھی اس بخاری میں بلی کی سی شکل کا کوئی جانور جو بالکل سیاہ تھا اور جس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اپنی لمبی سی زبان نکالے بیٹھا تھا۔ اسکو دیکھ کر نہ صرف میں بلکہ سبھی ڈر گئے۔ نسیم نے اس کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالی تو وہ ڈرنے کے بجائے ہماری طرف کودنے کا ارادہ کرنے لگا۔ میں تو اپنے شوہر سے چمٹ گئی اور بولی۔

یہ ہے کیا چیز۔؟

بلی لگتی ہے۔'' نسیم نے کہا۔''

نسیم بھائی بلی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ یہ تو ریچھ کی طرح ہے اور بلی تو انسانوں سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے یہ کمبخت تو ٹس سے مس بھی نہیں ہورہی ہے میں بولتے بولتے اچانک چیخ پڑی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی جانور میرے پیروں میں لپٹ رہا ہے۔ شہباز خاں بھی بولے ہاں کوئی چیز تو تھی شاید سانپ ہو۔ مجھے بھی اپنے پیروں میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔ نسیم میاں نے ٹارچ کی روشنی زمین کی طرف ڈالی لیکن وہاں کچھ نظر نہیں آیا اس کے بعد جب ہم نے بخاری کی طرف دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اور وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ سے ہمیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اس ڈھانچے کو دیکھ کر ہم سب پر خوف طاری ہوگیا۔ نسیم کے ہونٹوں پر بھی خشکی بکھر گئی لیکن اسی وقت سرفراز خاں نے ہماری ہمت بندھائی اور کہا لاؤ کوئی ڈھیلا اٹھاؤ میں اس پر پڑھ کر اس ڈھانچے کی طرف اچھالوں گا انشاء اللہ یہ ڈر کر بھاگ جائے گا۔ ہم نے زمین سے ایک ڈھیلا اٹھا کر سرفراز خاں کو دیا انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا پھر اس کو ڈھانچے کی طرف اچھالا لیکن وہ ڈھیلا تو ڈھانچے نے اس طرح لوچ لیا جس طرح کوئی کھلاڑی گیند لوچ لیتا ہے۔ ڈھیلا لوچنے کے بعد وہ ڈھانچہ نیچے زمین پر آنے کی کوشش کرنے لگا اس وقت

میرے شوہر بولے۔

نسیم میاں اس وقت ہمیں باہر چلے جانا چاہئے۔ ہم کل مزید تیاریوں کے ساتھ انشاءاللہ آئیں گے اور ان تمام چیزوں کا مقابلہ ڈٹ کر کریں گے۔ یہ نہ سمجھنا کہ ہم ڈر گئے۔ میرے حوصلوں میں اور اضافہ ہوگیا ہے نسیم میاں میں آخری سانس تک تمہاری مہم میں تمہارا ساتھ دوں گا لیکن ہمیں کچھ تیاریوں کے ساتھ آنا ہوگا۔ کل ہم سب کے ہاتھوں میں ڈنڈے ہونے چاہئیں اس کے علاوہ ایک ماچس اور موم بتی وغیرہ بھی ہونی چاہئے تاکہ ٹارچ اگر بجھ جائے تو ہم اندھیرے میں نہ بھٹکیں۔

ابھی میرے شوہر کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک دم وہ ڈھانچہ نیچے کود گیا اور اس کھڑکی کے دروازے پر کھڑا ہوگیا جہاں سے ہم اندر آئے تھے اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ ڈھانچہ ہمیں باہر جانے سے روک رہا تھا۔

اب کیا ہوگا؟" میں بہت زیادہ گھبرا گئی تھی"۔

کچھ نہیں ہوگا۔ حنا تم ڈرو نہیں۔" میرے شوہر بولے۔" ہم اس کی ہڈی پسلی ایک کردیں گے۔

نسیم میاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دی اور انہوں نے اپنی دونوں آستینوں کو چڑھالیا جیسے حملے کی تیاریاں کررہے ہوں اس کے بعد انہوں نے سب سے بڑی لکڑی کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور نعرۂ تکبیر کہہ کر وہ ڈھانچہ پر کود پڑے لیکن ڈھانچہ وہاں سے غائب ہوگیا۔ ہم سب دروازے کی طرف لپکے لیکن دروازہ باہر سے بند کردیا گیا تھا۔ اب ہم پھر کمرے کی طرف پلٹے تو ہم نے کمرے میں دس بارہ ڈھانچوں کو دیکھا جو اپنے ہاتھ اس طرح گھمارہے تھے جیسے باقاعدہ جنگ لڑنے کے موڈ میں ہوں۔

نسیم اب بھی باز نہیں آئے انہوں نے لکڑی گھما کر ڈھانچوں پر وار کرنا چاہا لیکن ڈھانچے پرندوں کی طرح اُڑ کر اپنا بچاؤ کررہے تھے اور ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہم سب کا مذاق اُڑا رہے ہیں اور ایک زہریلی سی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی اس کے بعد ہمارے چاروں مردوں نے اس بات کا فیصلہ کیا کہ ایک ساتھ ان ڈھانچوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور ان کو بالکل توڑ کر رکھ دیں گے۔ چنانچہ یہ چاروں کمرے کے چار حصوں میں کھڑے ہوکر ان پر ٹوٹ پڑے لیکن ڈھانچے ان کے قبضے میں نہ آسکے اور اس کے بعد کمرے میں خون کی بارش ہونے لگی اور خون میں اس قدر بدبو تھی کہ ہمارے دماغ سڑ کر رہ گئے۔ سرفراز خاں نے کمرے کے ایک کونے میں کھڑے ہوکر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً دس منٹ کے بعد خون کی بارش رک گئی اور سب ڈھانچے بھی غائب ہوگئے۔ صرف ایک ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ وہ ڈھانچہ ایک بوسیدہ سی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کسی سمجھوتے کے لئے تیار ہو لیکن ہم اس سے بات کیسے کرتے۔؟ اس کے منہ میں کوئی زبان نہیں تھی۔ پھر بھی سرفراز خاں نے اس سے کہا کہ ہمارا مقصد صرف دفینہ نکالنا ہے تم لوگوں کو ستانا نہیں ہے۔ تم ہمارے راستے کی رکاوٹ نہ بنو۔

اسی وقت ایک بلی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ اپنے پنجے میں کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر آئی اور اس نے کاغذ کا وہ ٹکڑا میرے شوہر کے آگے ڈال دیا اس کے بعد وہ اچھل کر بخاری میں پہنچ گئی۔ میرے شوہر نے اس کاغذ کو اٹھا کر پڑھا۔ اس میں ہندی زبان میں لکھا تھا۔ ہم تمہارے مقصد میں رکاوٹ نہیں بنیں گے۔ ہماری صرف تین شرطیں ہیں اگر تم نے ان شرطوں کو پورا کردیا تو تم دفینہ نکال لوگے اور ہم تمہاری مدد کریں گے تم اس کمرے سے نکل کر تیسرے کمرے میں پہنچو۔

لیکن یہ تیسرا کمرہ کدھر ہے؟" میرے شوہر نے ہم سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

چلو یہاں سے تو نکلو ــــــــــ تلاش کرنے سے تو خدا بھی مل جاتا ہے۔ اس قلعے میں تیسرا کمرہ کہیں تو ہوگا ہی۔

سرفراز خاں بولے اس کے بعد ہم سب اس کوٹھڑی سے نکل گئے کچھ دور چل کر ہمیں ایک ہال نظر آیا ہم تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے اس ہال کی طرف جانے لگے۔ اس ہال کے قریب پہنچ کر ہم نے دیکھا کہ اس کے اندر دو اُلو جو خاصے بڑے تھے، بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیکھ کر ہمارے قدم رکنے لگے۔ ہمیں یہ شبہ ہوا کہ یہ اُلو نہیں ہیں یہ کوئی دوسری مخلوق ہے جو اُلو کی شکل میں نظر آرہی ہے۔

نسیم نے پریقین لہجے میں کہا۔ بھائی جان! یہ اُلو نہیں ہیں۔ یہ دونوں جن ہیں۔ جو بھی کچھ ہوں ہمیں اس ہال کمرے میں داخل ہونا ہے۔" سرفراز خاں بولے" اور وہ کچھ پڑھتے ہوئے ہال کمرے میں داخل ہوگئے۔ ان کے پیچھے پیچھے ہم بھی ہال کمرے میں داخل ہوگئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں اُلو ہمیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دیکھ کر نہیں ڈرے۔ اور اسی طرح بیٹھے رہے، میرے

شوہر نے کہا کہ ان کی طرف کوئی ڈھیلا اچھالو اگر یہ الو ہوں گے تو بھاگ جائیں گے اور اگر یہ کوئی دوسری مخلوق ہے تو پھر یہ ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ سب نے میرے شوہر کی رائے سے اتفاق کیا اور اسی وقت نسیم میاں نے ایک ڈھیلا اچھال کر ان دونوں الوؤں کی طرف اچھالا۔ ایک الو نے جو تھوڑا سائز میں دوسرے الو سے بڑا تھا ڈھیلا اس طرح دبوچ لیا جس طرح کوئی ماہر کھلاڑی گیند دبوچ لیتا ہے۔

اب کیا خیال ہے۔" میں بولی۔"

سرفراز خاں نے کہا۔ یہ الو نہیں ہیں، یہ بے شک جنات میں سے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ڈھیلے اچھالنا کافی نہیں ہے۔

تو پھر کیا کرنا ہوگا۔؟

میں ایک ڈھیلے پر ایک عمل پڑھ کر ان کے ماروں گا انشاء اللہ یہ دونوں بھاگ جائیں گے۔ سرفراز خاں نے یہ کہہ کر ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر کچھ پڑھا پھر اس کو ان کی طرف اچھالا۔

اس بار دوسرے الو نے جو سائز میں چھوٹا تھا۔ ڈھیلا دبوچ لیا اور اسی وقت پورے شور وغل کے ساتھ ایک درجن الو اڑتے ہوئے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے اور اس طرح ہمیں گھورنے لگے جیسے حملے کی تیاری کر رہے ہوں۔

سرفراز خاں تیزی کے ساتھ کوئی عمل پڑھتے رہے لیکن ان کے عمل پڑھنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ الو بدستور ہم سب کو گھورتے رہے اور اس طرح گھورتے رہے جیسے یہ ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے اس حالت میں ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس ہال سے باہر نکل کر تیسرے کمرے کی تلاش کریں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ایسا کریں کہ اس ہال کمرے سے باہر چلیں اور دائیں جانب جو راستہ جارہا ہے یہ آگے چل کر کسی عمارت پر ختم ہو رہا ہے، وہاں چلیں ہو سکتا ہے کہ وہ تیسرا کمرہ وہی ہو۔ کیونکہ اس ہال کمرے میں تو ایک کھڑکی ہے اور یہ کھڑکی بھی غالباً اس پار کھلتی ہے اس لئے یہاں کسی کمرے کے ہونے کا امکان نہیں ہے۔

نسیم اور شہباز خاں نے میرے شوہر کی تائید کی اور اس کے بعد ہم سب ہال سے نکلنے کے واپس ہونے لگے لیکن اُف میرے خدا۔ اسی وقت تمام الو ہال کے دروازے میں آکر اڑنے لگے اور عجیب قسم کی زہریلی آوازیں نکالنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو ہمارا اس ہال سے نکلنا برا لگ رہا ہے اور یہ ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

سرفراز خاں نے ایک بار پھر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار بھی ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا اور تمام الو بدستور دروازے میں اُڑتے رہے اور چیختے رہے۔ اسی وقت ہم نے دیکھا کہ ہال کمرے کے در و دیوار اس طرح ہل رہے تھے جس طرح زلزلے میں عمارتیں ہلتی ہیں۔ چھنو میاں بولے کسی بھی طرح ہو یہاں سے باہر نکلو۔ اگر یہ عمارت گر گئی تو ہم سب یہاں دب کر مر جائیں گے۔

لیکن بھئی نکلیں کیسے۔؟ تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔

چلو پہلے میں چلتا ہوں۔ نسیم یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن اسی وقت ان کے سر پر ایک پتھر آکر گرا اور اس کا دماغ چکرا گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔ چند منٹ تک اس کے ہوش وحواس اڑ گئے اور سب ہی اس کی طرف متوجہ رہے۔ چند منٹ کے لئے ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم کس جگہ کھڑے ہیں اور کس آفت کا شکار ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب نسیم کے ہوش وحواس صحیح ہوئے تو اس نے مری مری آواز میں کہا کہ کسی طرح تو یہاں سے نکلنا ہوگا۔؟ کچھ تو سوچو۔ اس وقت میں بولی۔ کہ اس بار ہمت کر کے میں آگے جاتی ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، شاید یہ کہ یہ الو مجھ عورت ذات کو نہ روکیں۔

لیکن اب تم جاؤ گی کیسے۔؟ شہباز خاں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا مطلب۔؟ میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

عذرا جی۔ دروازے کی طرف دیکھو وہ اب بند ہو چکا ہے۔

ایک دم ہم سب نے گھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ دروازہ بند تھا اور اب وہاں کوئی الو نہیں تھا ہم نے ہال کمرے کی اس جانب دیکھا جہاں دو الو بیٹھے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے الو اب بھی موجود تھے۔ لیکن بعد میں جو الو بارہ تیرہ کے قریب آئے تھے اب وہ موجود نہیں تھے۔

سرفراز خاں نے ان الوؤں کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم الو نہیں ہو تم جانور نہیں ہو تم بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہو اور وہ مخلوق ہو جس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں دکھ نہ دو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے اور تم سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ہمیں تو دفینے کی تلاش ہے اگر

تمہیں یہ بات پسند نہ ہو تو کسی طرح ہمیں بتادو ہم واپس چلے جائیں گے۔ سرفراز اردو میں تقریر کررہے تھے اور ہم سرفراز خاں کو تک رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بھلا ایک تقریر کا اثر ان الوؤں پر کیا ہوگا۔ یہ اگر دوسری مخلوق ہو تب بھی اس تقریر سے متأثر ہونے والی نہیں۔

لیکن اللہ کا فضل دیکھئے کہ ابھی سرفراز خاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں الو اڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

ویری گڈ، میرے شوہر بولے۔ بھئی اگر تم اس طرح کی تقریریں کرتے رہو تو تم تو جنات میں بہت پاپولر ہو جاؤ گے۔

وقت ضائع مت کرو۔ سرفراز بولے۔ چلو اس کھڑکی کی طرف چلو اور دیکھو کہ اس کھڑکی کے اس پار کیا ہے۔؟

اس کے بعد ہم اس کھڑکی کی طرف بڑھے جو اس ہال کے جنوبی حصے میں ہمیں نظر آرہی تھی۔ سرفراز خاں آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر سرفراز خاں نے ایک بار پلٹ کر ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے کھڑکی کھولنے کی اجازت لے رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تو سمجھ رہے تھے کہ کھڑکی کے اس پار میدان ہوگا لیکن دروازہ کھلنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ کھڑکی نہیں ہے بلکہ وہ کسی کوٹھڑی میں پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ اندر گھپ اندھیرا تھا اور اندر سے اس طرح کا تعفن آرہا تھا جیسے کسی لاش کے سڑنے سے تعفن پھیلتا ہے۔ سرفراز خاں نے ٹارچ کی مدد سے اندر جھانکنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ اندر تو ایک کالے رنگ کا گدھا کھڑا ہوا ہے۔

گدھا۔؟!" میرے شوہر نے حیرت سے کہا۔"

جی ہاں گدھا۔ لو دیکھو۔ سرفراز خاں نے ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ اس کے بعد میرے شوہر نے اندر دیکھا پھر باری باری سبھی نے دیکھا اور سب کو اندر ایک گدھا نظر آیا۔ جو عام گدھوں کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا اور بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ سرفراز خاں بولے۔ آپ سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں جو دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہوگی یہ اچھی خاصی گہرائی میں ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں اترنا چاہیں تو بغیر سیڑھی کی مدد کے نہیں اتر سکتے۔ اس کوٹھڑی میں یہ گدھا کیسے پہنچا۔ اور اس کوٹھڑی میں کوئی روشن دان تک موجود نہیں ہے تو پھر یہ گدھا یہاں زندہ کیسے ہے۔؟

میری رائے یہ ہے۔" میں بولی۔" ان باتوں میں الجھنے کے بجائے اور یہ ریسرچ کرنے کے بجائے کہ یہ گدھا ہے یا کچھ اور اور یہ گدھا اس کوٹھڑی میں داخل کیسے ہوا ہمیں اپنے مقصد کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ جب صاف طور پر ہمیں جنات کی طرف سے یہ رہنمائی مل گئی ہے کہ ہم دفینے کے لئے اس قلعے کے تیسرے کمرے کی تلاش کریں تو اس طرح کی چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔؟

میرے شوہر بولے۔ حنا تم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس طرح کی کوٹھڑیاں تو اس قلعے میں اور بھی ہوں گی اور ان کوٹھڑیوں میں کہیں الو ہوں گے کہیں بلیاں نظر آئیں گی اور کہیں گدھے۔ دراصل یہ قلعہ تو جنات کا مسکن بنا ہوا ہے ہمیں ان باتوں میں الجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب یہاں سے نکلو اور صرف اسی کمرے کی طرف چلو جو تیسرا کمرہ ہے۔

لیکن بھائی جان ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ تیسرا کمرہ ہے۔ "نسیم بولے۔"

ارے یہاں سے تو چلو۔ اس کے بعد ہم اس ہال کمرے سے باہر آگئے موسم خوشگوار تھا ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا۔ جسم تو جسم ہم سب کی روحیں بھی اس جنتی ہوا کے جھونکوں سے سرشار ہو رہی تھی۔ ہمیں ایک چبوترہ سا نظر آیا اور ہم سب اس چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر پانی پیا۔

ایک بار پھر میں نے نسیم کو مشورہ دیا۔ دیور جی! میرا خیال یہ ہے کہ چھوڑ دیں دفینے کے چکر کو اور اپنے گھر چلیں۔ اس قلعے میں دفینے کی تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

بھابھی! میرا حوصلہ نہ توڑیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا کتنا روپیہ برباد ہو گیا ہے اگر ہم یوں ہی خالی ہاتھ لوٹ گئے تو اس نقصان کی تلافی کیسے ہوگی۔

نسیم میاں پیسے پر لعنت بھیجو۔ پیسہ تو آنی جانی چیز ہے۔" میرے شوہر بولے۔" کم سے کم ہماری جانیں تو سلامت ہیں۔

تو ہماری جانوں کو ہو کیا رہا ہے۔ "نسیم بولے۔" اور اگر خدانخواستہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ دفینہ نکالنے میں ہم میں سے کسی کی جان ضرور ضائع ہوگی تو ہم دفینے پر لعنت بھیج کر چلے جائیں گے لیکن پہلے سے پہلے ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہمت ہاریں اچھا بھئی چلو اٹھو۔

''سرفراز خاں نے کہا۔'' وقت تیزی سے گزر رہا ہے شام ہونے سے پہلے پہلے آج تیسرے کمرے تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک راستہ جو ایک عمارت تک جا رہا تھا اس پر چلنے لگے راستے میں ہمیں ایک گدھا نظر آیا۔ جو بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اسے دیکھ کر شہباز خاں بولے۔ کالے گدھوں کی شاید پوری نسل کی نسل یہاں موجود ہے۔ ہم چلتے رہے ابھی کچھ دور اور چلے تھے کہ اور ایک کالے رنگ کا گدھا دکھائی دیا۔

اس قلعے میں کتنے گدھے ہیں۔'' میں بولی۔''

ارے ہم سب بھی گدھے ہیں۔'' میرے شوہر نے کہا۔'' ایک نامعلوم منزل کی طرف چل رہے ہیں۔ آنے والے کل میں ہم اپنے گدھے پن پہ خود ہنسیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک کالے رنگ کا گدھا پھر نظر آیا۔ یہ تقریباً گھوڑے کے برابر تھا۔ ہم ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزر گئے۔ میں نے کہا۔ پھوپھو میاں ان گدھوں کا ہی کاروبار کرلیں کچھ تو پیسے ہاتھ لگیں گے۔ گدھا کتنے کا بک جاتا ہوگا۔

بے وقوفی کی باتیں کر کے جان مت جلاؤ۔'' میرے شوہر کے لہجے میں کوفت تھی۔'' میں نے دیکھا کہ عمارت جس کی طرف ہم چل رہے تھے اب بہت قریب آچکی تھی لیکن نسیم چلتے چلتے اسی وقت رک گئے اور بولے۔ ذرا ایک منٹ۔

ہم سب بھی رک گئے۔ نسیم نے کہا۔ ذرا واپس چلیں۔

کہاں۔؟

آیئے میرے ساتھ وہ واپس ہو کر چلنے لگے اور ہم بھی کچھ سمجھے بغیر ان کے پیچھے ہولئے۔ جہاں بڑا گدھا کھڑا تھا نسیم وہاں جا کر رک گئے اور میرے شوہر سے مخاطب ہو کر بولے۔ بھائی صاحب۔ ایک گدھا ہمیں ہال کمرے کی کوٹھڑی میں نظر آیا تھا۔

اسکے بعد اس راستے میں ہمیں تین گدھے نظر آئے اور یہ تیسرا گدھا جس جگہ کھڑا ہوا ہے اس کی سیدھ میں اس جانب دیکھیں۔ نسیم نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جو سیدھ سا کمرہ نظر آرہا ہے۔ ہوسکتا ہے وہی تیسرا کمرہ ہو۔ اور جنات نے گدھوں کی صورت میں ہماری رہنمائی کی ہو۔

میرے تو سمجھ میں نہیں آیا۔'' میرے شوہر بولے۔'' لیکن تم کہتے ہو تو چلو اس کمرے کو بھی ٹٹول لیں۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

اور اس کے بعد ہم اس کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔ چند منٹ چلنے کے بعد ہم ایک بوسیدہ کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک کواڑ دیمک زدہ سا موجود تھا ایک کواڑ غائب تھا۔ کمرے کی دہلیز پر گھاس اُگی ہوئی تھی اور کمرے کی دیواروں پر کائی جمی ہوئی تھی۔

ذرا رکو۔ میرے شوہر نے کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے سوچ لو کیونکہ اس کمرے کے در و دیوار سے جو وحشت ٹپک رہی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید جنات کا اصل ٹھکانہ یہ کمرہ ہی ہو۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ کمرہ یقیناً جنات کی منزل ہے۔ ''سرفراز بولے۔'' ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں سب کا حصار کردوں اور ہم اپنے اپنے ڈنڈوں پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر دم کرلیں اس کے بعد ہم اندر داخل ہوں گے۔ یہ کہہ کر سرفراز خاں نے کسی عمل کے ذریعہ ہم سب کا الگ الگ حصار کیا اور پھر ہم سب نے آیت الکرسی پڑھ کر ان ڈنڈوں پر دم کیا جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے بعد سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ٹارچ پر دم کیا پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے سرفراز خاں پھر ہم سب اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں بہت بدبو تھی۔ ہم سب نے اپنی اپنی ناکوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اس بدبو کی تکلیف تو اپنی جگہ لیکن ہمیں ایسا لگا جیسے کمرہ آگ سے تپ رہا ہو اس تپش کا احساس سب سے پہلے مجھے ہوا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ شاید یہ وہم ہے لیکن جب شہباز بولے کہ یہ کمرہ آگ کا ہے کیا۔ تو پھر مجھے بھی یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی کہ میرا بدن جل رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے جیتے جی ہم جہنم میں آگئے ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا آپ کسی طرح کی جلن اور تپش محسوس نہیں کر رہے ہیں۔؟

میرے شوہر بولے۔ کیوں نہیں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ہم آگ کی کسی بھٹی میں کھڑے ہیں۔

نسیم نے کہا۔ کہ چلو باہر نکلو۔

لیکن باہر نکلنا اتنا آسان کہاں تھا۔ ہر بار کی طرح یہاں بھی یہ ہوا کہ دروازہ ہمیں نظر نہیں آیا۔ حالانکہ جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو اس کا ایک کواڑ تو ٹوٹا ہوا تھا لیکن جب ہم نے واپسی کا ارادہ

کیا تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے دروازہ بند ہو۔

آگ کی تپش سے گھبرا کر میں بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگی تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے پر برف کی سلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اُف میرے خدا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ کیا تماشہ ہے دروازے پر برف ہے اور کمرے کے اندر آگ برس رہی ہے۔ ہم لوگ پوری طاقت کے ساتھ برف کی سلیاں ہٹانے لگے لیکن ایک سلی کو ہٹانے میں ہمیں پندرہ منٹ لگ گئے۔ ادھر کمرے کی تپش بڑھتی جارہی تھی اور اب تو محسوس ہورہا تھا کہ جیسے ہمارے کپڑوں میں آگ لگ جائے گی اور ہم سب جل کر بھسم ہوجائیں گے۔ اگرچہ ٹارچ جل رہی تھی لیکن پھر بھی کمرے میں اندھیرا تھا۔ ایک دم مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے ساتھ ایک عورت اور بھی ہے۔ ہم سب برف کی سلیاں ہٹانے میں مصروف تھے تو مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھا ہو۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ میرے شوہر میرے ساتھ اس اندھیرے میں مذاق کررہے ہیں لیکن جب میری نظر اپنے شوہر پڑی جو سامنے کھڑے برف کی سلی کو دھکیل رہے تھے تو میں نے پلٹ کر دیکھا کہ میری کمر پر بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ کس نے رکھا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دم میری چیخ نکل گئی۔ ایک سیاہ فام عورت جس کا قد مردوں سے بھی بڑا تھا اور اس کے بال اس کے پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے دہکتے ہوئے شعلے اور اس کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے۔ اس نے ایک بھیانک سی ہنسی کے ساتھ مجھے گھورا اور میری چیخ نکل گئی۔ ایک دم سب میری طرف پلٹے تو اس عورت کو دیکھ کر سب حیرت زدہ رہ گئے۔

سرفراز خاں نے کہا۔ میڈم تم کون ہوں۔؟

اس کے جواب میں اس عورت نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا۔ اور سرفراز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میں اس قلعے کی رانی ہوں۔

رانی.........رانی اور تم.........؟

ہاں میں اور وہ راجہ ہیں.........اس عورت نے کمرے کے ایک کونے میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہم سب نے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کونے میں ایک لمبا تڑنگا آدمی کھڑا تھا اس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا۔ وہ ہنستا تو اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔

اس نے ہمیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ تم لوگ ہمارے جال میں پھنس گئے ہو۔ اُدھر برف ہے اور اِدھر آگ۔ اب تم بچ کر کدھر جاؤں گے۔؟

لیکن ہمارا قصور کیا ہے۔؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہماری سلطنت میں آکر ہمیں پریشان کیا ہے۔

ہمارا مقصد آپ لوگوں کو پریشان کرنا نہیں ہے ہمیں تو صرف دفینہ چاہئے۔

اور دفینہ بغیر بھینٹ کے تمہیں نہیں مل سکتا۔

کیسی بھینٹ۔؟

یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے اس کو ہمارے دیوتا کے قدموں میں ہلاک کرو ہم دفینے تک تمہیں خود پہنچاویں گے۔

یہ سن کر میں اپنے شوہر سے چمٹ گئی۔ سرفراز خاں جو اس دیوہیکل انسان سے محو کلام تھے بولے۔ یہ تو ہرگز نہیں ہوسکتا۔

تو پھر تمہاری خواہش بھی پوری نہیں ہوسکتی۔

سرفراز خاں نے اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے تو وہ کالا انسان بولا۔ یہ حرکت مت کرو۔ دیکھو اگر ایسا کروگے تو ہم بھی اپنے عاملین کو بلالیں گے وہ تمہارے ہر عمل کی کاٹ کردیں گے اور تم سب کو ہلاک کردیں گے سرفراز خاں پڑھتے رہے اور چند منٹ کے بعد وہ دونوں غائب ہوگئے اور کمرے کا دروازہ بھی کھل گیا۔ ہم سب تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے لیکن اُف میرے خدایا، ایک مصیبت سے ابھی ہم نکلے تھے کہ دوسری مصیبت کا ہم شکار ہوگئے۔ کمرے کے باہر پانچ ریچھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ ہمیں پھاڑ ڈالیں گے۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ میری ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پانچوں ریچھ ہماری طرف بڑھنے لگے۔

ریچھوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ہمیں یقین ہوگیا کہ اب ہم پوری طرح خطرے میں آچکے ہیں میں تو ڈر کر اپنے شوہر کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ اسی وقت ایک ریچھ نے کھڑے ہوکر ڈانس کرنا شروع

کیا اور دوسرے ریچھ بھی دو پیروں پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔

وہ ہمیں خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بڑی زہریلی ہنسی ہنس رہے تھے جیسے ہمارا اور ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ ریچھ جو کھڑے ہو کر سب سے پہلے ناچا تھا وہ آگے بڑھا باقی چاروں ریچھ اپنی جگہ کھڑے رہے اور اس ریچھ نے ہمارے قریب آکر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ جیسے وہ مجھے طلب کر رہا ہو۔ میری چیخ نکل گئی۔ سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر ریچھ کی طرف پھونک ماری لیکن کچھ نہیں ہوا۔ ریچھ نے پھر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ اور اس وقت وہ چاروں ریچھ ہمارے قریب آگئے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب ہم پوری طرح ان ریچھوں کے قبضے میں تھے اس وقت نسیم نے ایک غلطی کی اس نے اپنے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا ایک ریچھ کے مار دیا بس پھر تو قیامت آگئی، ایک ریچھ نے نسیم پر حملہ کر دیا نسیم زمین پر گر گئے اور ریچھ ان پر سوار ہو گیا۔ اس کے فوراً ہی بعد دوسرے ریچھ نے مجھے دبوچ لیا میں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ مجھے ریچھ کی آغوش میں دیکھ کر میرے شوہر کو غصہ آگیا اور انہوں نے اس ریچھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت تیسرے ریچھ نے میرے شوہر کو پچھاڑ دیا اور وہ ان پر سوار ہو گیا۔ اس وقت ہم سب بہت خوف زدہ ہو چکے تھے اور ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔ جس ریچھ نے مجھے دبوچ رکھا تھا وہ کمبخت مجھے پیار کرنے لگا۔ میرے اوسان خطا ہو گئے مجھے گھن بھی آرہا تھا اور خوف کی وجہ سے میری سانس بھی رک رہی تھی۔ اچانک اسی وقت ایک آواز گونجی۔

ڈرنا مت۔ ہم تمہاری مدد کو آرہے ہیں۔

میں نے دیکھا سامنے تین آدمی جو انسان ہی لگ رہے تھے اور جو کرتے پجامے میں تھے اور جن کے داڑھیاں بھی تھیں اور سر پر ٹوپیاں بھی۔ یہ لوگ مولوی سے لگ رہے تھے انہوں نے ہماری طرف بڑھتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور بالکل قریب آکر انہوں نے مٹھی بھر خاک ان ریچھ کی طرف اچھالی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ ریچھ غائب ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ریچھ نہیں تھے بلکہ جنات تھے جو ریچھ کی شکل میں ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

آپ لوگ کون ہیں۔؟" نسیم نے پوچھا۔

جو کوئی بھی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ہمارے تو یہ محسن ہیں۔ اگر یہ نہ آتے تو ہم خطرے میں آچکے تھے۔

پہلے آپ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان سے ایک شخص نے کہا۔ ہم آپ سے کچھ نہیں چھپائیں گے نسیم" بولے۔ "دراصل ہم یہاں دفینہ نکالنے کے چکر میں آئے تھے۔

چلو، پھر تو ہماری تمہاری پٹ جائے گی کیونکہ ہم بھی دفینے کی تلاش میں دس دن سے یہاں بھٹک رہے ہیں۔

اس کے بعد ان تینوں نے اپنا تعارف کرایا یہ تینوں بہت بڑے عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولانا جنید تھا یہ سب سے بڑے تھے۔ عمر میں بھی اور عمل میں بھی۔ دوسرے کا نام مولانا ذبیح اللہ تھا اور تیسرے کا نام مولانا عرفان الٰہی تھا۔ یہ لوگ جادو اور جنات کو دفع کرنے کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ یہ بھی پچھلے دس دنوں سے اس قلعے میں بھٹک رہے ہیں اور انہیں کسی مدرسے کو بنانے کے لئے دفینے کی تلاش تھی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مولانا جنید صاحب نے میرے شوہر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم سب مل کر دفینے کی تلاش کریں گے اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم آپس میں برابر تقسیم کر لیں گے۔ آدھا آپ کا ہو گا اور آدھا ہمارا۔

ان لوگوں کی ملاقات سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ اور ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اب ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ مولانا ذبیح اللہ اور مولانا عرفان الٰہی نے ہمیں بتایا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور جنات کو دفع کرنے کی اور جلانے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا۔

اسی دوران نسیم نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہمیں ایک جگہ سے ایک پرانی اور بوسیدہ سی یہ کتاب ہاتھ لگی تھی اور یہی کتاب اس قلعے تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس کتاب میں کچھ نشاندہی کی گئی ہے اور نشاندہی یہ ہے کہ کمرہ نمبر ۳ میں دفینہ موجود ہے۔ لیکن یہ نمبر تین کہاں ہے یہ اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ سن کر مولانا جنید نے کتاب کو سرسری نظروں سے دیکھا پھر بولے چلو اٹھو۔ وقت ضائع کئے بغیر اس کمرہ نمبر تین کو تلاش کریں۔

سامنے ہی ایک چبوترہ سا تھا اس پر ہم سب لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر کچھ ناشتہ پانی کیا اور یہ مشورہ کیا کہ اب کس طرح تین

نمبر کرے کو تلاش کریں۔ اب ہمیں کافی اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ سرفراز خاں عامل تو تھے لیکن انہیں عملیات میں پوری مہارت نہیں تھی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں جنات کو انہوں نے بوتل میں بند کر کے قبرستانوں میں دبا دیا ہے تو ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ اگر پرانے قلعے میں ہماری ٹکر جنات سے ہو گئی تو وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پا سکیں گے۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ شہباز خاں بولے۔ ذرا بھابی شاید زلزلہ آ رہا ہے۔ یہ دیکھو زمین ہل رہی ہے۔

اور اس کے بعد ہم سب نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری زمین ہنڈولا بن گئی ہو۔ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ہم ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور سامنے کی بوسیدہ عمارت بھی اس طرح ہل رہی تھی جیسے اینٹ پتھروں کی نہیں بلکہ کاغذ کی بنی ہوئی ہو۔ میرے منہ سے تو ایک دم یہ نکل گیا جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو زلزلہ کا یہ جھٹکا تقریباً ایک منٹ تک رہا۔ اور اس ایک منٹ میں ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یہ اندیشہ ہو گیا کہ زمین پھٹ جائے گی اور ہم سب اس میں دھنس جائیں گے۔ زلزلہ کے جھٹکے کے بعد ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم جدھر منہ اٹھا اُدھر چل دیئے۔ قلعے کے اندر جگہ جگہ گھاس اُگی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے زمین پھٹی ہوئی تھی چلنا بہت دشوار تھا۔ یہ قلعہ تقریباً ایک کلومیٹر میں کو پھیلا ہوا تھا۔ اس کے در و دیوار سے دہشت ٹپک رہی تھی۔ کہیں کہیں سے سانپ بچھو نیولے اور اژدہے بھی نظر آتے تھے اس لئے بہت احتیاط کے ساتھ چلنا پڑ رہا تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک برآمدہ سا نظر آیا جب ہم برآمدہ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا اس برآمدے کے اندر ایک کوٹھری سی تھی۔ مولانا جنید نے کہا۔ آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ کوٹھری کیا ہے۔ مولانا جنید آگے آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کوٹھری میں گپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا مولانا جنید کے ہاتھ میں بہت بڑی ٹارچ تھی انہوں نے ٹارچ آن کی تو اس کوٹھری میں کچھ مورتیاں نظر آئیں غالباً یہ چھوٹا سا مندر تھا لیکن باہر مندر ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ مولانا جنید نے اس کوٹھری میں ایک سائڈ میں روشنی ڈالی کچھ جگہ کھدی ہوئی تھی۔ تقریباً دو ڈھائی گز۔ مولانا نے میرے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔ مطلب سمجھے۔؟

میں نہیں سمجھا۔ میرے شوہر نے کہا۔

محترم! یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آ چکا ہے اور اس نے یہ جگہ اس لئے کھودی ہوگی کہ اسے یہاں دفینے کا شبہ ہوگا۔ دراصل اکثر ہندو لوگ اپنی پوجا پاٹ کی جگہ میں لکشمی دبا دیا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین میں مال دبانے سے مال آتا ہے اور ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہوگی کہ بھگوان ہمارے مال کی حفاظت کریں گے۔ لیکن میرا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ یہاں دفینہ نہیں تھا۔ اس کے بعد ہم اس کوٹھری سے نکل گئے۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہماری نظر ایک بوسیدہ سی عمارت پر پڑی۔ یہ چھوٹا سا مکان تھا۔ یہ مکان اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کے چاروں طرف دروازہ تھا۔ ایک سائڈ سے دروازہ بند تھا۔ باقی تین طرف سے کواڑ موجود نہیں تھے۔ جس طرف کواڑ موجود تھے ان کی حالت بھی بہت خستہ تھی لیکن خستہ ہونے کے باوجود ان پر جو نقش و نگار موجود تھے ان سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی زمانہ میں یہ کواڑ بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔ مولانا جنید اور ان کے ساتھیوں نے اس عمارت کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔ اس کے بعد وہ سرفراز خاں سے بولے۔

خان صاحب یہ عمارت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مولانا جنید نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

برخوردار! تمہارا کیا خیال۔؟

نسیم نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ مولانا جنید بولے تم اپنی وہ کتاب نکالو اور دیکھو اس عمارت کا نقشہ کہاں بنا ہوا ہے۔

نسیم نے جھٹ سے وہ کتاب نکالی اور پھر سب کھڑے ہی کھڑے اس کتاب کی ورق گردانی کرنے لگے۔ اس کتاب کے اوراق اس قدر بھربھرے سے ہو گئے تھے ذرا سی بداحتیاطی سے پھٹ جاتے تھے۔ مولانا جنید نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک ورق پلٹا بالآخر اس کتاب میں ایک جگہ اس عمارت کا نقش مل گیا۔ مولانا ہی نے وہ عمارت پہچانی اور کہا۔ دیکھو یہ عمارت جہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔ ہم سب نے بھی غور سے دیکھا۔ اور ہمارے کچھ کچھ سمجھ میں آیا۔ لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ پھر مولانا نے ہمیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو اس عمارت کا شرقی حصہ یہ ہے اور اس کے سامنے ایک کنواں نقشہ میں دیا گیا ہے جو وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک کنوئیں کی

طرف اشارہ کیا۔
ہم اس کنوئیں کے پاس گئے کنواں تو اب خشک ہو چکا تھا اور اس کی من پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ایک پیپل کا درخت بھی اُگا ہوا تھا جو خاصا بڑا ہو گیا تھا۔
اس کے بعد مولانا نے کہا اب اس عمارت کے غربی دروازے کو دیکھو۔ نقشے میں گھوڑوں کا اصطبل جو دکھایا گیا ہے یہ وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک دالان کی طرف اشارہ کیا۔ ہم سب دالان تک گئے تو اندازہ ہوا کہ یہ دالان جو اچھا بڑا تھا۔ یہ یقیناً کسی زمانہ میں گھوڑوں کا اصطبل رہا ہوگا۔ اس میں گھوڑوں کے کھانے کی جو کھونٹیں ہوتی ہیں وہ بھی بنی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو یہ اس عمارت کا شمالی حصہ ہے یہاں کمرہ ہے۔ جواب موجود نہیں ہے۔ ہم اس طرف گئے جہاں کتاب میں کمرے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ وہاں کمرہ تو نہیں تھا لیکن اس کی بنیادیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کہا کہ یہ اس عمارت کا جنوبی حصہ ہے یہاں پرانے زمانہ کی گھڑی کا اشارہ تھا۔ جو دھوپ سے وقت بتاتی ہے لیکن یہ گھڑی اس جگہ پر موجود نہیں تھی اور اس کے آثار بھی نہیں تھے۔ مولانا جنید بولے اس عمارت کی تین سائڈوں میں جو علامات دی گئی ہیں۔ ان کے آثار ابھی تک موجود ہیں صرف جنوبی حصہ کے آثار غائب ہیں۔
اسی وقت مولانا ذبیح اللہ بولے۔ حضرت یہ دیکھو۔ اس عمارت کا سائز لکھا ہے، بارہ سو مربع گز۔ چلو اس کو ناپ لیتے ہیں۔ اگر یہ بارہ سو مربع اسکوائر گز ہے تو سمجھ لو کہ یہ عمارت وہی ہے جس کا نقشہ کتاب میں دیا گیا ہے اور جب ہم نے پیمائش کی وہ عمارت ۱۲ سو مربع گز ہی نکلی۔
یہ عمارت اس قلعے کی سب سے اہم عمارت ہے۔'' مولانا جنید بولے'' اور اسی عمارت میں اس قلعے کے راجہ مہاراجہ یا مالکان رہتے ہوں گے۔ اب اس کتاب کو تو رکھو اور اس عمارت میں چلو۔ یہ کہہ مولانا جنید اس عمارت کے شرقی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور ہم سب بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جب ہم عمارت کے دروازے پر پہنچے تو بہت بھاری قسم کی آواز آئی۔
رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔
مولانا جنید نے ہم سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو ہم تو وہاں تک ضرور پہنچیں گے اگر آپ لوگوں کو کوئی ڈر خوف ہو تو آپ اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔
تسیم بولے۔ ہم مرنا پسند کریں گے لیکن اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے کیوں بھائی صاحب، تسیم نے میرے شوہر سے تائید چاہی۔
میرے شوہر بولے۔ حضرت! جب اوکھلی میں سر دے ہی دیا ہے اب ڈرنے سے کیا۔
تو کریں بسم اللہ۔'' مولانا جنید بولے۔''
چلئے، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔'' سرفراز اور شہباز ایک ساتھ بولے!
یہ سنتے ہی مولانا جنید ایک دم اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی عمارت میں داخل ہو گئے۔ شروع میں ایک صحن تھا جو کسی زمانہ میں باغیچہ رہا ہوگا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا دالان تھا۔ اس دالان میں خون کے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی قتل و غارت گری ہوئی ہو۔ اس دالان میں دونوں طرف دو مچان تھے۔ ایک مچان میں سیکڑوں کی تعداد میں چھپکلیاں دیوار کو لپٹی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ وہ عجیب نظروں سے ہم سب کو دیکھ رہی تھی۔ مولانا جنید نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔
کیا اس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے۔؟
ہم سب بلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بلی نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف چھپکلیاں تھیں ہم نے جو اُدھر ہٹ کر دیکھا تو مچان پر ایک بہت بڑا لنگور نظر آیا۔ یہ بھی بالکل سیاہ فام تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لنگور چھلانگ لگا کر بلی کے پاس آ گیا اور اس نے بلی کو پیار کرنا شروع کیا۔ مولانا جنید نے کہا۔
چلو اندر کمرے میں چلو۔ دالان کے اندر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔
اور اس کے دونوں کواڑ بھی موجود تھے۔ مولانا جنید کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی۔
رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔
کمرے میں بھیانک اندھیرا تھا۔ صرف ٹارچ کی روشنی سے کچھ نظر آتا تھا۔ کمرے میں تعفن بھی پھیلا ہوا تھا۔ بدبو اس قدر تھی کہ ابھی تک اگر اس بدبو کا خیال آ جاتا ہے۔ تو دماغ چکرانے لگتا ہے مجھے

قے سی ہونے لگی تو میرے شوہر نے کہا کہ حنا خود کو سنبھالو۔

بدبو کس قدر ہے۔

وہ تو ہے لیکن خود کو سنبھالے رکھو اور دوپٹے سے اپنی ناک بند کرلو۔

اسی وقت ایک خوفناک قہقہے نے ہم سب کے بڑھتے قدم روک دیئے۔ مولانا جنید نے کہا۔ کون ہو تم۔ کوئی جواب نہیں آیا چند منٹ تک بالکل سناٹا رہا اس کے بعد پھر ایک زہریلا قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس مرتبہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کئی لوگ قہقہے لگا رہے ہوں۔ مولانا جنید بولے۔ جن جن لوگوں کے آیت الکرسی یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سامنے ایک اور کمرہ بھی ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں گے۔ ڈرنا بالکل نہیں۔ ابھی مولانا کا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زنانے دار طمانچہ ان کے لگا۔ ایک لمحہ کے لئے وہ چکرا گئے پھر وہ چیخے۔

کمبخت۔ مردود سامنے آ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ جن اور انسان میں کون زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔

ایک خوفناک قسم کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا۔ اور اس کے بعد یہ محسوس ہوا جیسے بہت سے لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہوں۔ دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی اس کے بعد مولانا جنید نے بہت سخت لب ولہجہ میں کہا۔ ہٹ جاؤ تم راستے سے ورنہ برا ہوگا۔

میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی لیکن مجھے تو کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ کون ہے۔ جس سے مولانا بات کر رہے ہیں۔

چپ رہو، کوئی ہوگا۔'' میرے شوہر نے کہا۔'' نظر تو مجھے بھی نہیں آرہا ہے۔

میں نے دیکھا سرفراز خاں بھی جلدی جلدی کوئی عمل پڑھ رہے تھے۔ بلکہ سب کی زبانیں چل رہی تھیں۔ میں نے بھی جو کچھ یاد آیا پڑھنا شروع کردیا لیکن میں دیکھ رہی تھی کہ مولانا جنید ساکت وصامت کھڑے تھے۔ وہ پھر چیخے ہمارا راستہ چھوڑ دو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ ہم انسانوں کے دبائے ہوئے دفینے کی کھوج میں ہیں۔ یہ دفینہ انسانوں کی ملکیت ہے جنات کی نہیں۔

ایک دم ایک بھاری بھرکم آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔ بہت ہی کھردرے سے لہجے میں کوئی کہہ رہا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین کے نیچے کی ہر چیز جنات کی ملکیت ہوجاتی ہے۔ ہم تمہیں اس دفینے تک نہیں پہنچنے دیں گے اور اگر تم باز نہیں آئے تو ہم تمہیں بھسم کردیں گے۔ ابھی ہر طرف تم آگ کے شعلے دیکھو گے۔ اس وقت تمہارے بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہے گا۔ اسی وقت بہت زوردار انداز میں دروازہ بند ہوا اور میرے شوہر نے جو پلٹ کر دیکھا تو کمرے کے کواڑ ایک دم بند ہوگئے۔ اور ہم سب نے دیکھا کہ وہاں ایک ہاتھی کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک کالی بلی سوار تھی۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔

کیا ہوتا۔ مقابلہ ہوگا۔ مولانا جنید نے کہا اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ دیکھو سامنے میں ٹارچ کی روشنی ڈال رہا ہوں۔ وہ کیا لکھا ہے۔

ہم سب نے دیکھا اس کمرے میں پھر ایک کمرہ تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا نیند والا کمرہ۔

لیکن یہ تو اردو میں نیند لکھا ہے۔

جی ہاں۔ تم بھول گئیں مولانا جنید مجھ سے مخاطب ہوا۔ یہی ہے وہ نمبر تین کمرہ ہے۔ جس کو نیند کا کمرہ لکھا گیا ہے اور نیند سے مراد نیند نہیں بلکہ سونا ہے۔ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہمت رکھنا یا تو ہم مریں گے یا سونے کا ڈھیر لے کر یہاں سے جائیں گے۔

اسی وقت جس کمرے میں ہم کھڑے تھے اس کی چاروں دیواروں میں آگ لگنی شروع ہوئی۔ اُف میرے اللہ۔ اب کیا ہوگا۔؟ میں بڑبڑائی۔

یہ ملا۔ تم سب کو مروادے گا۔ میں دروازہ کھلوا رہا ہوں تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ اگر تم نہیں بھاگے تو میں تم سب کو ختم کردوں گا۔ اور اسی وقت دروازہ کھل گیا۔

وہ ہاتھی بھی غائب ہوگیا۔

چھنو میاں۔ میں نے نسیم کو مخاطب کیا۔ چھوڑو اس دفینے کو جلد واپس چلو۔

نہیں بھابھی۔ نسیم بولا۔ موت جہاں جس طرح لکھی ہوتی ہے اسی طرح آتی ہے ہم نہیں جائیں گے۔ اور اگر مرنا ہی ہے تو مر جائیں گے۔

آؤ۔ آگے چلیں۔ مولانا کا عمل شاید کام کرگیا تھا اور جو مخلوق راستہ روکے کھڑی تھی وہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن سامنے والا کمرہ جس پر نیند

لگا تھا وہ بند تھا۔ اس کے دروازے کے قریب جا کر مولانا جنید نے کوئی عمل پڑھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ پھر ایک بھیانک آواز کمرے میں گونجی۔ اس کمرے میں ہماری بیویاں ہیں۔ تم اس کمرے میں نہیں جاسکتے۔ دفینہ اسی کمرے میں ہے۔ جہاں تم کھڑے ہو۔ اگر تم نکال سکتے ہو تو نکالو۔

تم دھوکہ دے رہے ہو، مولانا جنید چیخے اور اس کے بعد انہوں نے پرزور آواز میں کہا۔ میں سورۂ جن کا عامل ہوں۔ میں ابھی حاضرات کر کے شاہ جنات کو بلوالوں گا وہ تمہارا قصہ تمام کر دیں گے۔

شاہ جنات سے ہماری بات ہو چکی ہے۔ "کوئی بولا۔" جس دفینے کی تم تلاش میں ہو وہ ہمارا ہے۔ اگر تم نے اس کو نکالنے کی کوشش کی تو تم سب کی جیتی اولاد اسی وقت ختم ہو جائے گی۔

مولانا جنید نے سورۂ جن پڑھنی شروع کی۔ وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز میں غصہ تھا لیکن وہ پڑھتے پڑھتے اٹک گئے۔ انہیں یاد نہیں آرہا تھا۔ پھر ایک بھیانک قسم کی آواز آئی۔ تم پڑھ نہیں سکتے ہم نے تمہارے حافظے پر اپنا قبضہ کرلیا ہے۔ اسی وقت کمرے میں خون برسنا شروع ہوا۔ اور یہ خون انتہائی بدبودار تھا۔ ہم سب خون میں شرابور ہو گئے۔

مولانا جنید نے سرفراز خاں اور ذبیح اللہ سے کہا۔ تم دونوں اصحاب کہف کے نام پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ ہمیں ہر صورت میں اندر کمرے میں جانا ہے۔ اصحاب کہف کے نام پڑھنے سے خون کی بارش رک گئی۔

اس کے بعد مولانا جنید نے اپنی جیب سے کوئی خاک نکالی اور کمرے کے دروازے پر اس کو پھینک دیا۔ پتہ نہیں وہ کیسی خاک تھی اس کے پھینکتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہم اندر داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں کچھ روشنی تھی ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں تھا۔ اور کمرے میں کوئی لائٹ وغیرہ بھی نہیں جل رہی تھی پھر بھی اس کمرے میں اندھیرا نہیں تھا اور بغیر ٹارچ جلائے ہوئے بھی ہر چیز نظر آرہی تھی۔ یہ کمرہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ یہ اندازاً پچاس گز مربع ہوگا۔ کمرے میں کوئی چیز نظر نہیں آئی، نہ بلی نہ گدھا نہ ہاتھی، نہ چمگادڑ، نہ کوئی بندر۔ کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔ مولانا جنید نے ایک طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو اس کمرے میں وہ سامنے تہہ خانہ ہے اور اسی تہہ خانہ میں مال ہوگا۔ ابھی مولانا نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ ان کی ٹارچ بند ہو گئی اور تہہ خانہ کے دروازے پر ایک عورت آکر کھڑی ہو گئی۔ یہ عورت الٹے توے کی طرح کالی تھی۔ اس کی آنکھیں دہکتے انگاروں کی طرح تھیں اس کے ہاتھ میں ایک بیلچہ تھا۔ پہلے تو وہ چپ رہی پھر بولی۔

تم لوگ اپنی جانو پر رحم کھاؤ۔ تم سب خطرے میں ہو۔

میں نے دیکھا جب وہ بول رہی تھی اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہمیں کمرے کے ہر کونے میں اسی طرح کی عورتیں نظر آئیں جو سیاہ فام تھیں اور جن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور سب کے ہاتھوں میں بیلچے تھے۔ مولانا جنید نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت ان کے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ آکر ٹکرا گیا اور ان کو سنبھلنے میں چند سیکنڈ لگے۔ وہ چمگادڑ سرفراز خاں کی کمر پر چپک گیا۔ اس کو ذبیح اللہ صاحب نے ہٹانے کی کوشش کی۔ چند منٹ کے بعد وہ ہٹ تو گیا لیکن وہ کمرے میں اڑنے لگا اور بار بار وہ ہم سب پر حملہ کرنے لگا اس سے ہمارے اوسان خطا ہو گئے اور ہم اس سے بچاؤ کرنے میں لگ گئے۔ جو عورت تہہ خانہ کے دروازے پر کھڑی تھی وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ تم اس چمگادڑ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم سے کیسے نمٹو گے۔

یہ وقت بتائے گا۔ مولانا جنید نے کہا۔ میں نے کئی خطرناک جنات پر قابو پایا ہے۔ ایک جن جو ایک لڑکی کو پریشان کرتا تھا اور خود کو شاہ جنات کی اولاد بتاتا تھا۔ میں نے جب اس کو بوتل میں بند کیا تو وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اور مجھ سے معافیاں مانگ رہا تھا۔ میں تم سے ایک بار حجت پوری کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم جنات میں سے ہو تو تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہارے قبیلے کے کسی فرد کو ستاؤں گا مجھے تو صرف دفینے سے غرض ہے اور............ وہ سیاہ فام عورت بولی۔

دفینے تک ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔

مولانا جنید نے اسی وقت اپنی جیب سے خاک نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑھ کر پھونک ماری۔ خاک بکھر گئی۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ البتہ اسی وقت اس سیاہ فام عورت نے ایک زبردست قہقہہ لگا کر مولانا جنید کا مذاق اڑایا۔ اور بولی۔ کرلے تو جو چاہے کرلے۔ ترا کوئی عمل ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ابھی ہمارے قبیلے کا سردار

آجائے تو پھر ہم باقاعدہ تجھ سے جنگ شروع کریں گے اور تم سب کو اسی قلعے میں دفن کردیں گے۔ ہم چار سو سال سے اس دفینے کی حفاظت کررہے ہیں۔ اتنی آسانی سے تو دفینے تک نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا جنید نے کہا۔ تمہاری قوم دھوکہ دیتی ہے۔ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور مکاری سے ہم انسانوں سے بچ جاتے ہو۔ میں نے کتنے ہی جنات کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں اب کسی جن کا یقین نہیں کرتا۔

جھوٹ تو بول رہا ہے۔ ہماری قوم میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔

بکواس مت کرو۔ مولانا جنید چیخے۔ ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے ایک لڑکی پر جن سوار تھا۔ میں نے جب اس کو حاضر کیا تو اس نے حاضر ہوکر یہ جھوٹ بولا کہ میں جن نہیں ہوں میں تو جادو ہوں اور مجھے اس لڑکی کی ساس نے بھیجا ہے۔

یہ بات سن کر ان کے گھر میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور اس لڑکی کا شوہر اپنی ماں سے بدگمان ہوگیا۔ اور اس نے ماں کو چھوڑنے کا فیصلہ کرلیا۔ حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ میں ماہر فن ہونے کی وجہ سے سمجھ گیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن جو عامل اناڑی ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتیں سن کر یقین کرلیتے ہیں۔ اس سے گھروں میں فساد برپا ہوجاتا ہے اور عامل حضرات جن دفع کرنے کے بجائے جادو دفع کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس طرح غلط علاج کی وجہ سے جنوں کو انسانوں کے جسم میں دیر تک پناہ لینے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ تمہاری قوم مکاری اور عیاری سے دندناتی ہے۔

ابھی مولانا جنید کی بات پوری بھی نہیں ہوپائی تھی کہ لمبا تڑنگا جن انسانی شکل میں نمودار ہوا اور اپنے کڑوے سے لب ولہجے میں بولا۔

تو کیا چاہتا ہے۔؟ تو کس طرح ہم سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

میں اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح جنگ کے محاذ پر دونوں طرف کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ہوکر ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دھوکے سے نہیں مارتے۔

جن بولا، ٹھیک ہے ہم اس ہال کمرے کو اپنی طاقت سے چار گنا کردیں گے اور درمیان میں ایک لائن کھینچ دیں گے۔ لکیر سے اُدھر کا پالا تمہارا اور لکیر سے اِدھر کا پالا ہمارا۔

میرا وعدہ ہے جن نے زور دے کر کہا۔ تم پر کوئی پیچھے سے وار نہیں کرے گا۔

میں ایک بات اور عرض کروں گا۔" مولانا جنید نے کہا۔

جنگ کا ایک وقت مقرر ہوگا اس سے پہلے ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔

ہمیں منظور ہے۔" جن نے کہا۔"

مولانا بولے اور ایک بات یہ بھی تم لوگوں کو ماننی پڑے گی کہ ہم کل آٹھ افراد ہیں۔ تمہارے پالے پر ۸ کے دگنے کل ۱۶ لوگ ہوں گے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

چل یہ بھی منظور ہے۔" جن بولا۔" اور سن تمہارے پالے میں سات مرد اور ایک عورت ہے اور ہمارے پالے میں ۱۴ مرد اور دو عورتیں ہوں گی۔ پہلا وار تم کروگے۔ اب تم تیاری کرلو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم تم سب کو ایک ایک کرکے موت کے گھاٹ اتاردیں گے۔ لیکن دھوکہ سے کسی کو نہیں ماریں گے۔

جنات کی یہ بات سن کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ اور میرے شوہر اور شہباز خاں بھی ڈرنے لگے۔ البتہ تسیم اور سرفراز بے خوف سے نظر آرہے تھے۔ مولانا جنید بالکل مطمئن تھے اور ان کے دونوں ساتھی بھی بے فکر تھے جیسے انہوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کررکھی ہو۔

مولانا جنید نے اپنے ساتھی ذبیح اللہ سے کہا۔ لاؤ وہ تھیلا مجھے دو۔ اور تم آیت الکرسی اور حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کرلو۔ اس کے بعد مولانا جنید نے خود بھی اپنا اپنے ساتھیوں کا اور ہم سب کا حصار کردیا اور ایک لکڑی پر دم کرکے اپنے سامنے لکیر کھینچ دی اور پھر انہوں نے تھیلے میں سے کچھ چیزیں نکال کر اپنے کرتے کی جیبوں میں بھرلیں۔

اُدھر جنات کے پالے میں سات مرد، بالکل فیل نما کالے بھجنگ اور موٹے تازے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور لمبی تڑنگی دو عورتیں بھی کھڑی ہوگئیں ان سب کے رنگ بالکل سیاہ تھے اور ان میں سے ایک عورت بالکل گنجی تھی اور اس کے سر پر سینگ بھی تھے۔ دوسری عورت کے بال بہت لمبے اور گھنے تھے لیکن رنگ حد سے زیادہ کالا تھا اور دانت بالکل زرد تھے۔ آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی۔ مردوں کے جسم پر صرف جانگیا تھا البتہ جو ان کا سردار تھا اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔

جنات کا سردار بولا۔ سنو دفینہ اسی کمرے میں ہے اس نے تہ

خانہ کی طرف اشارہ کیا لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اگر تم نے اس عورت کی بھینٹ دیئے بغیر اس نے میری طرف اشارہ کیا۔ دفینہ نکالنے کی غلطی کی تو تم بہت پچھتاؤ گے اور اگر ہم یہ جنگ جیت گئے۔

مولانا جنید نے کہا۔

تم ہرگز نہیں جیت سکتے۔ تم سب ایک ایک کر کے مرجاؤ گے اور ہم تمہاری لاشوں کو اس قلعے کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے ۔اب تم وار کرو۔

مولانا جنید نے ایک گیند نکالی اس پر کچھ پڑھا پھر اس گیند کو انہوں نے ان کی طرف اچھال دیا۔ وہ گیند گنجی عورت کے لگی۔ وہ بلبلا اٹھی۔ اس کے بعد جنات کے سردار نے ایک جن کو کچھ کرنے کا اشارہ دیا تو اس نے آگ کا ایک شعلہ اپنے منہ میں سے نکال کر مولانا جنید کی طرف پھینکا۔ لیکن حصار ہونے کی وجہ سے وہ شعلہ لکیر کے اس پار ہی رہا۔ اس کے بعد مولانا جنید نے پھر ایک گیند نکال کر اس پر کچھ پڑھا اور انہوں نے نشانہ باندھ کر جنات کے سردار کے مارا اور نشانہ بالکل صحیح رہا وہ گیند لوہے کی طرح سخت ہو کر سردار کے سر سے ٹکرائی اور اس کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد وہ آپے سے باہر ہو گئے اور اس نے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کر دیں۔ اس نے چھت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہماری مدد کرو اور اسی وقت وہاں سے چھپکلیوں کی بارش سی شروع ہو گئی۔ چونکہ مولانا نے حصار صرف زمین کا کیا تھا اس لئے چھت پر سے چھپکلیاں ہمارے پالے میں گرنے لگیں اور اتنی زیادہ ہو گئیں کہ ہمارا گزارا رہنا مشکل ہو گیا۔ اسی وقت گھبرا کر شہباز خاں حصار کے اس طرف چلے گئے اور ایک دم کسی جن نے ان کے آگ کا سریا پھینک کر مارا جس سے وہ تھوڑی دیر تڑپے پھر کمرے سے باہر بھاگ گئے لیکن وہ بھاگ کر کہاں جاتے۔ اس وقت اس کمرے کو چاروں طرف سے جنات کی فوج نے گھیر رکھا تھا اور کمرے کے باہر سانپوں کی شکل میں ہزاروں جنات ٹہل رہے تھے۔ شہباز خاں کی چیخیں نکل گئیں۔ انہوں نے اندر بھی آنا چاہا لیکن وہ نہ آ سکے پھر مولانا جنید نے فرمایا۔ آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ حصار سے باہر جا کر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے اس کے بعد انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ خبردار اب کوئی بھی شخص حصار سے اُدھر جانے کی غلطی نہ کرے۔ جنات کی طرف سے مختلف حملے ہوتے رہے لیکن حصار کی وجہ سے ان کا کوئی بھی ہتھیار ہم تک نہیں پہنچ سکا۔ مولانا جنید نے اپنی جیب سے مٹی نکال کر اس پر کچھ پڑھا پھر وہ مٹی انہوں نے زمین پر بکھری ہوئی چھپکلیوں پر پھینک دی۔ اسی وقت تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں لیکن فوراً ہی بھڑ ندیں چھت سے گرنے لگیں اور ہم سب کو چمٹنے لگیں۔ چونکہ چھت کا حصار نہیں تھا اس لئے جنات حملہ چھت کی طرف سے کر رہے تھے مولانا جنید نے انہیں بھی ختم کر دیا تھا تو چھت سے مینڈک برسنے لگے۔ ان کو دیکھ کر گھن بھی آتا تھا اور ڈر بھی لگتا تھا۔ اسی وقت مولانا جنید نے پانی کی بوتل نکالی اس پر کوئی حصار کا عمل پڑھا اور اس پانی کو چھت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد جنات چھت کی طرف سے حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ ابھی مولانا جنید نے خود کو پوری طرح سنبھالا بھی نہیں تھا کہ ایک دیو ہیکل قسم کا جن جس کی داڑھی اس کے گھٹنوں تک لٹک رہی تھی اور جس کا رنگ بھورا تھا لیکن اس کی آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور اس کی زبان منہ سے باہر لگی ہوئی تھی وہ سانپ کی پھنکارے بھر رہا تھا۔ مولانا جنید نے کہا۔ یہ دھوکہ ہے تمہارا وعدہ تھا کہ تمہاری طرف صرف سات لوگ اور دو عورتیں رہیں گی یہ آٹھواں آدمی تم نے کیوں بلایا۔

یہ آٹھواں جن ہمارا عامل ہے۔ یہ قاہرہ سے بلایا گیا یہ تمہارے حصار کو ختم کر دے گا اس کے بعد ہم تمہیں اپنا نوالہ بنا لیں گے۔ یہ کہہ کر سردار نے اس عامل جن کو اشارہ کیا اور کہا کہ حملہ کرو۔ عامل جن نے کچھ پڑھا اور اس کے بعد ہم سب پر آگ برسنے لگی۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمارا حصار ٹوٹ چکا ہے۔ مولانا جنید چیخے۔ ساتھیوں اللہ کے بھروسے پر ان جنات پر ٹوٹ پڑو۔ اُدھر سے انہوں نے بیلچے اٹھائے اور اس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ میں ایک کونہ میں سہمی سہمی کھڑی رہی۔ اور میری آنکھوں کے سامنے جنگ کا بھیانک منظر تھا۔ مولانا جنید کچھ پڑھ کر جب وار کرتے تھے تو جنات کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔ سرفراز خاں بھی پڑھ پڑھ کر ڈنڈا چلا رہا تھا۔ مولانا ذبیح اللہ بھی جیب میں سے کچھ نکال نکال کر فضا میں اچھال رہے تھے۔ جنگ دونوں طرف سے جاری تھی۔ ایک دم جن عامل نے مولانا جنید کی گردن پکڑ لی اور مولانا جنید بے بس سے ہو گئے۔ میں لرز گئی اور مجھے یہ گمان ہوا کہ اب مولانا جنید اس کے پنجے سے نہیں نکل سکیں گے۔ لیکن وہ بھی بہت بڑے عامل تھے نہ جانے انہوں نے کیا عمل پڑھا کہ وہ جن عامل بلبلا کر ایسے گرا جیسے کوئی پہاڑ پاش پاش ہو کر گر گیا ہو مولانا اس پر چڑھ کر بیٹھ

گئے۔ اور مولانا نے اس کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں داخل کر دیں۔ اس کے بعد کمرے میں پخانہ برسنے لگا اور اس حملے سے ہم بے بست دپا ہو کر رہ گئے پخانے میں اس قدر بد بو تھی کہ بس اللہ کی پناہ لیکن ہمیں یہ بھی محسوس ہوا کہ دوسرے محاذ کے سب لوگ غالب ہو گئے تھے۔ مولانا جنید بولے ساتھیوں سے یہ جنات کی آخری حرکت تھی ذرو نہیں۔ میں ایک عمل پڑھ رہا ہوں میرا عمل پورا ہوتے ہی پخانہ خود بخود غائب ہو جائے گا اور جنات قرآن حکیم کی آیات اور اصحاب کہف کے عمل کے سامنے جنگ ہار چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دفینے تک پہنچیں گے اور تھوڑی دیر کے بعد پخانہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اب جنات فرار ہو چکے تھے کمرے کے باہر بھی سانپ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ میرے شوہر نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسی وقت ان کی چیخ نکل گئی مولانا جنید نے پوچھا۔ کیا ہوا؟ تم نے کیا دیکھا۔

میرے شوہر کی آواز نہیں نکل رہی تھی انہوں نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا باہر دیکھو شہباز......... آگے وہ کچھ بھی نہیں......... کہہ سکے۔

ایک دم ہم سب کمرے سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا۔ شہباز خاں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا گیا تھا ایسا لگتا تھا کہ ان کے گلے میں کوئی سانپ لپٹ گیا تھا اور اسی نے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ شہباز خاں کا چہرہ بالکل نیلا ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل گئی تھیں۔ اور وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کی لاش کو ایک طرف لٹا کر ان پر میں نے اپنا دوپٹہ ڈال دیا۔ اور مولانا جنید نے کہا۔ آؤ، اب تہہ خانے میں چلتے ہیں۔ وہی ہماری آخری منزل ہے یقین کریں۔ اس وقت میری روح تک کانپ رہی تھی۔ شہباز خاں کی لاش دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمت پست ہو گئی تھی لیکن نسیم کی خواہش پوری کرنے کی غرض سے سب نے مولانا جنید کا کہنا مان لیا اور میں بھی تہہ خانہ میں اترنے لگی۔ تہہ خانہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ ٹارچ جلائی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں موٹے موٹے چوہے کود رہے تھے۔ یہ چوہے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور یہ ایک دوسرے پر سوار ہو رہے تھے۔ مولانا جنید نے مٹی پر پڑھ کر مٹی ان کی طرف پھینکی تو آہستہ آہستہ یہ چوہے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ چند منٹ کے بعد تہہ خانہ چوہوں سے پوری طرح خالی ہو گیا تھا۔ مولانا جنید نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا کہ میں مراقبے میں بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے ایک عمل پڑھوں گا تم لوگ یہ دیکھنا کہ زمین کہاں سے کانپ رہی ہے۔

وہ دس منٹ تک عمل پڑھتے رہے اور ہم سب آنکھیں پھاڑے ہر طرف دیکھتے رہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ دیوار کے قریب کی زمین ہل رہی تھی۔ اس طرح ہل رہی تھی جس طرح زلزلہ آنے پر عمارتیں ہلتی ہیں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ دیکھو زمین وہاں سے ہل رہی ہے۔ میرے شوہر نے پھر سب نے میری تائید کی۔ اس کے بعد ہم سب نے مولانا جنید سے کہا کہ آپ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں زمین اس طرف سے کانپ رہی ہے مولانا نے آنکھیں کھولیں اور انہوں نے خود بھی محسوس کیا کہ زمین کس جگہ سے ہل رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دفینے کی نشاندہی ہو چکی ہے اب ہم اللہ کا نام لے کر زمین کھودیں گے لیکن جیسے ہی مولانا جنید نے پہلا پھاؤڑا مارا۔ ایک بھیانک سی آواز کمرے میں گونجی۔ کوئی کہہ رہا تھا، یہ ذلیل حرکت مت کرو۔ ہم اس خزانے کے امین ہیں۔ مولانا جنید نہیں مانے اور انہوں نے جلدی جلدی خود ہی پھاؤڑے چلانے شروع کئے۔ جب وہ تھک گئے تو انہوں نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا اب تم کوشش کرو۔ پھر اس کے بعد مولانا ذبیح اللہ نے زمین کھودنی شروع کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد ایک دیگ نظر آئی لیکن اس پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔ مولانا جنید نے کہا اب اس کے برابر والی زمین کھودو پھر انہوں نے اس کو کھودا۔ وہاں بھی ایک دیگ دکھائی دی لیکن اس پر بھی ڈھکن ڈھکا ہوا تھا اس طرح کل گیارہ دیگیں نظر آئیں۔ جب گیارہویں دیگ نظر آئی تو پھر ایک بھیانک سی آواز آئی۔ کم بختوں تم نے ہمارا پردہ فاش کر دیا۔ لیکن ذلیلوں تمہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

مولانا جنید نے کچھ عمل پڑھنے کے بعد دیگوں سے ڈھکن ہٹانے شروع کئے۔ اس کے بعد وہ چیخ رہے تھے اور بولے بھائیوں ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ان کی یہ آواز سن کر سب ہکا بکا رہ گئے۔ آخر وہی ہوا نسیم بولے۔ جنات نے جاتے جاتے ان اشرفیوں کو جو کھربوں روپے کی تھیں خراب کر دیا یہ سب کوئلہ بن گئیں اور ہماری ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ہم نے ایک انسان کی جان بھی گنوائی۔ شہباز خاں کی لاش لے کر ہم خالی ہاتھ اس پرانے قلعہ سے باہر آئے اور ہم نے کان پکڑ لئے کہ کبھی بھی دفینے کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ ☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے
نادر عملیات

آپ نے فرمایا: نماز مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت نماز نفل ادا کرو، رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھو پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات، پھر سلام کے بعد ایک سو بار یہ کلمات کہو:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اس کے بعد حضور ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھو، پھر گیارہ بار یہ سلام پڑھا جائے۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ برکاتہ

السلام علیک یا رسول اللہ

السلام علیک یا خیر خلق اللہ

السلام علیک یا شفیع المذنبین

السلام علیک وعلیٰ آلک واصحابک اجمعین

سحر کا اثر توڑنے کے لئے

حضرت یعقوب بن اسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "انوار السالکین" میں لکھا ہے کہ محبوب سبحانی سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے اوراد و وظائف میں یہ عمل فقیر کے علم و یقین میں نہایت مجرب ہے، ادائے گی قرض، وسعت رزق اور پرہیزگاری کے لئے، سحر کا اثر دور کرنے کے لئے، برق کے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے، ترقی علم اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنتین پڑھے، بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر سر بسجدہ ہو کر نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ کلمات ادا کئے جائیں۔

اللھم انت ربی وانا عبدک یا ربی رحمتک والشمس رضوانک اللھم نجنی من عذابک ولفتح لی ابواب رحمتک یا ارحم الراحمین۔

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے باری تعالیٰ کی جناب میں التجا پیش کیجئے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ بغدادی، شیخ وجیہ الدین یوسف اور شیخ نجیب الدین عبد القاہر نے اس عمل کی بہت تعریف بیان کی ہے۔ "البحر المعانی" میں اس عمل کا نام "عمل غوثیہ" لکھا ہے۔ فقیر کے نزدیک یہ عمل ہر آزادی اور ہر مقصد کے لئے مفید ہے فقیر نے اس عمل کو جتنی بار پڑھا تیر بہدف پایا۔

پریشانیوں کے عالم میں

کسی شخص کے دریافت کرنے پر شیخ اعظم نے فرمایا اگر پریشانیوں کا ہجوم ہو تو یہ طریقہ اختیار کرو۔ پہلے "سورہ فاتحہ" سات مرتبہ، پھر "سورہ الم نشرح" سات مرتبہ پھر "سورہ اخلاص" سات مرتبہ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھو پھر سر بسجدہ ہو کر یہ الفاظ کہو:

یا قاضی الحاجات ویا کافی المھمات ویا دافع البلیات ویا حل المشکلات ویا رافع الدرجات ویا شافی الامراض ویا مجیب الدعوات ویا ارحم الراحمین۔

پھر یہ الفاظ کہو:

یا عالم مافی الصدر آخر جنی من الظلمات الی النور

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے درگاہ الٰہی میں اپنی حاجت خشوع کے ساتھ پیش کی جائے۔

زیارت رسول ﷺ کے لئے

کسی شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوسکتی ہے، چونکہ پوچھنے والا صالح اور دیندار شخص تھا اکثر باوضو رہتا تھا۔ نماز کا پابند تھا اور تہجد کا عادی۔ اس کی عبادات میں خشوع وخضوع کی جھلک موجود تھی اور دل میں محبت رسول کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا غوث پاک کو اس کے ان اوصاف کا علم تھا اس لئے آپ نے اسے مشورہ دیا کہ دوشنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد کامل طہارت اختیار کرو، نیا لباس پہنو، خوشبو استعمال کرو، مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی التجا کرو۔ خشوع کے ساتھ یہ درود شریف پڑھو۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ محمد تحب و ترضاہ

اس کے بعد سوجاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

آسودہ حالی کے لئے

ایک سائل کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا اگر آسودہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو فجر کے وقت سنت اور فرض کے درمیان یہ کلمات روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھو:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ

خطرہ سے نجات

عزت وحیات کے لئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس صورت میں آپ نے ذیل کے کلمات سو بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم

استخارہ غوثیہ

مفتاح الکرامات میں "استخارہ غوثیہ" کے نام سے ایک استخارہ درج ہے "شیخ مجیب الدین" لکھتے ہیں کہ اگر کسی کام کے سلسلے میں آپ صحیح طور پر نتیجہ معلوم کرنا چاہیں تو استخارہ غوثیہ پڑھیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت بعد نماز عشاء ادا کریں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اللھم انی استخرک بعلمک من فضلک العظیم فانک تقدرو الاقدرو انحم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی نافدرہ لی ویسرلی وان کنت تعلم ان ھذا الامر شرلی ناصرنہ عنی یا ارحم الراحمین

یہ دعا پڑھنے کے بعد سو جائیں کام کا انجام معلوم ہو جائے گا۔

استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھیں پھر آنحضرت ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھیں مندرجہ ذیل درود شریف کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا شفیع المذنبین، السلام علیک وعلی آلک واصحابک اجمعین، اللھم صلی علم محمد کما تحب وترضاہ

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمنی، یا بشیر بسرنی، یا خبیر اخبرنی، یا ترضاہ

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

یا علیم علمنی، یا بشیر بشرنی، یا خبیر اخبرنی، یا مبین بین لی

دنیا سے بے رغبتی ملے گی

ایک شخص کے دریافت کرنے پر غوث اعظم نے فرمایا منازل طریقت طے کرنے کے لئے شرک سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے بہترین راہ عمل یہ ہے کہ نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ "قل ھو اللہ" پڑھے۔ پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے۔

لا معبود الا اللہ، لا مقصود الا اللہ لا موجود الا اللہ

ان کلمات کے پڑھنے کا اثر یہ ہوگا کہ ماسوا سے بے تعلقی پیدا ہوجائے گی اور ذکر الٰہی سے دل کو لذت حاصل ہوگی۔

بعض اہل معرفت نے اس عمل کو مراقبۂ توحید بھی لکھا ہے، اس عمل کے پڑھنے والوں کو عزم راسخ اور استقامت محکم کی نعمت حاصل ہوتی ہے دل پر کسی کا رعب نہیں بیٹھتا۔

یعقوب بن اسحاق بغدادیؒ اس عمل کی تعریف میں لکھتے ہیں:

اس سلسلہ میں فقیر کا مشاہدہ یہ ہے کہ اس عمل کی برکت سے کبھی کبھی شرح صدر بھی ہوجاتا ہے معرفت کے لئے اس درویش کا سینہ کھل جاتا ہے سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ معرفت کے لئے کھول دے اس کے خوش نصیب ہونے میں کیا شبہ ہے "فھو علیٰ نور من ربہ" (اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے)

اگر اس عمل کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو ہدایت الٰہی توفیق راہ اور رفیق سالک ہوجاتی ہے اور سینہ میں معرفت کا شور جوش زن ہوتا ہے دل میں صداقت وحقانیت کا غلبہ ہوجاتا ہے اعلان حق کے لئے ہمت عالی مل جاتی ہے ریاضت ومجاہدہ کے لئے عزم راسخ مل جاتا ہے تنہائی بے کسی اور بے سروسامانی کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔

دل کو راحت ملے گی

ایک سائل کے جواب میں شیخ اعظم نے فرمایا کہ انشراح قلب ایک نعمت ہے اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ یہ دو رکعت بہ نیت انقطاع از ماسوا اللہ پڑھی جائیں پھر حضرت رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں، پھر گیارہ بار الم نشرح پڑھیں:

اس کے بعد شیخ نے فرمایا:

انشرح قلب کے لئے ایک راہ عمل یہ بھی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اکیسویں رات، تیئیسویں رات، پچیسویں رات، ستائیسویں رات اور انیسویں رات کو ذکر الٰہی کریں تاکہ شب کو خدا تعالیٰ کی برکتیں حاصل ہوں۔ تہجد کی نماز بھی روزانہ پڑھیں، ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں، کھانا کم کھائیں کہ اس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے جہاں تک ممکن ہو گفتگو کم کریں اس سے دل کو راحت محسوس ہوتی ہے۔

یعقوب ابن اسحاق بغدادی نے "انوار السالکین" میں لکھا ہے کہ ایک سائل کے جواب میں حضرت غوث پاک نے فرمایا زندگی کے تفکرات سے نجات پانے کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

بعد نماز مغرب سنتیں پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد گیارہ بار یہ پڑھیں۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحی ویمیت وھو علی کل شئی قدیر

پھر تین بار یہ پڑھے

یسبح لہ ما فی السموت والارض وھو العزیز الحکیم

پھر گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

اللھم افتح لی ابواب رحمتک یا ارحم الراحمین، اللھم استجب ھذا وعالی بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیخ وجیہ الدین بغدادیؒ لکھتے ہیں کہ فقیر کے تجربہ میں رنج اور اضطراب سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔

طالب معرفت

شیخ نجیب الدین بغدادیؒ عبدالقادر سہروردیؒ "مناقب الحبیب" میں لکھتے ہیں۔

سیدنا ابومحمد محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے ایک طالب معرفت سے فرمایا کہ سالک کے لئے ضروری ہے کہ سوائے فرائض وواجبات وسنن کے کچھ اور وظائف جو تزکیہ نفس کے لئے بے حد مفید ہیں ضرور پڑھے۔ خاص طور پر نماز تہجد اور نماز اشراق لازم ہے اور بوقت فجر سنت وفرض کے درمیان اکتالیس بار "سورہ فاتحہ" پڑھے اور سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم، وبحمدہ استغفر اللہ ضرور پڑھے اس عمل سے بے نظیر روحانی قوت نصیب ہوتی ہے۔

شیخ صفیت الدین "کشف الاسرار" میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے بہت سے اعمال ووظائف اس فقیر کو مرحمت فرمائے یہ عمل فقیر کے تجربہ میں نہایت زود اثر ہے اگر آپ کا دل بے حد پریشان ہے اور آپ سکون دل کے آرزومند ہیں تو سب سے پہلے تین

بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیں، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھیں پھر سلام کے بعد اللھم طھر قلبی عن غیرک و نور قلبی بنور معرفتک ابدا یا اللہ، یا اللہ، گیارہ بار پڑھیں۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔

لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ یا اللہ یا فعال یا فتاح یا باسط۔

آپ کی دعائیں

آپ کی دعاؤں بہت مشہور ہیں آپ بعض مجالس میں پڑھا کرتے تھے ذیل میں ان دعاؤں کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد دیے جانے، تیرے مقرب بن کر نکال دیے جانے، اور تیرے مقبول بننے کے بعد مردود بننے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی طاعت وعبادت کرنے والوں میں سے کر دے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے ایمان کے طلب گار ہیں جو تیری جناب میں پیش کرنے کے قابل ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہم قیامت کے دن تیرے جناب میں بے خوف کھڑے ہو سکیں ایسی عصمت کے خواہش مند ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال دے ایسی رحمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے اوامر ونواہی کو سمجھ سکیں۔

اے آقا! ایسا فہم عطا کر جس سے تیری جناب میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ تو ہمیں دنیا وآخرت میں اہل اللہ میں سے بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پر کر دے ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت کے سرمہ سے سرگیں کر دے۔ ہمارے افکار قدم شبہات کے موقعہ پر پھسلنے سے اور ہماری انفسانیت کے پرندوں کو خواہشات کے آشیانے میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوت سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کے نقوش کو ہمارے اعمال نامہ سے نیکوں کے ساتھ مٹا دے اے اللہ! جب کہ ہمارے افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں اور تمام اہل سخا، ہم سے منہ موڑنے لگیں، اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہو جائیں تو اس وقت قیامت میں تو ہمارا والی اور مددگار بن اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے بچا کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق عطا کر اور اس کی زبان سے وہ بات نکلوا جس سے سننے والوں کو فائدہ پہنچے۔ جس کے سننے سے آنسو بہنے لگ جائیں اور سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائیں

اے اللہ! مجھے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

(آمین)

نااتفاقی دور کرنے کا عمل

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ٥

جس گھر میں یا خاندان میں نااتفاقی ہو یا کسی سے دشمنی ہو ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اس کا تصور کر کے آسمان پر پھونک دے جب تک کامیابی نہ ہو عمل جاری رکھے۔

نوٹ: جب تو کوئی نیکی کرے تو تجھے خوشی ہو اور اگر برائی کرے تو تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔ جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بدگوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ جن کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف اور محبت کا ہوتا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ بندے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کر رسول اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرو۔

☆☆☆☆

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

(۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)

(۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)

شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں

آج کے دور میں اکثر و بیشتر شادیاں ناکام ہو رہی ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ان میں ہی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد کے اعداد ایک دوسرے سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔

تجربات زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نام کے اعداد ہر انسان کی شخصیت پر اور اس کے حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کے اعداد اگر ایک دوسرے سے متضاد ہوں تو پھر ان کے درمیان ملاپ نہیں ہو پاتا۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں جہاں دوسری وجوہات کو پیش نظر رکھ کر شادیاں کی جاتی ہیں وہاں میاں بیوی کے اعداد پر بھی غور کرنا چاہئے۔ میاں بیوی میں اتفاق ہوگا یا نہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے میاں بیوی کے نام اور ان کے اور ان کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان کا مفرد عدد برآمد کرنا چاہئے۔ اس کے بعد ذیل میں دیئے گئے چارٹ میں دیکھنا چاہئے کہ کونسا عدد کس عدد کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور کونسا عدد کس عدد کا مخالف عدد ہے۔

مثال : نام محمد ساجد، اعداد ۱۲۰

نام والدہ عزیزہ بیگم، اعداد ۱۷۱

ٹوٹل : ۳۳۱

نام زوجہ، پروین، اعداد ۲۶۸

نام والدہ اختری بانو، اعداد ۱۲۷۰

ٹوٹل ۱۵۳۸ مفرد عدد آٹھ

نتیجہ: شادی کا ابتدائی دور اچھا نہیں گزرے گا۔ بعد میں تعلقات ٹھیک رہیں گے۔

دیگر اعداد کی تفصیلات مندرجہ ذیل چارٹ سے معلوم کریں۔ اور اس کا فائدہ اٹھائیں۔

ایک اور دو	دونوں کی زندگی بہت خوشگوار رہے گی	۲ اور ۸	ابتدا میں محبت کریں گے پھر جھگڑے شروع ہو جائیں گے	۵ اور ۵	انجام جدائی اور طلاق
ایک اور ۲	قابل رشک زندگی گزارنے کی علامت	۲ اور ۹	ایک دوسرے کی قدر کریں گے	۵ اور ۶	دونوں میں موافقت رہے گی
ایک اور ۳	نااتفاقی اور خانہ جنگی میں مبتلا رہیں گے	۳ اور ۳	شادی محبت کی ہوگی انجام بے وفائی	۵ اور ۷	قابل رشک زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۵	معتدل زندگی گزاریں گے	۳ اور ۵	طلاق ہو جائے گی	۵ اور ۹	دونوں میں اعتدال کے ساتھ زندگی گزاریں گے

ایک اور ۶	ایک دوسرے کے ساتھ مددگار رہیں گے	۳ اور ۶	لڑائی جھگڑا نوبت طلاق	۶ اور ۶	قابل تعریف زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۷	اولاد کا غم دیکھنا پڑے گا	۳ اور ۷	ایک دوسرے پر جان نچھاور کریں گے	۶ اور ۷	اعتدال قائم رہے گا
ایک اور ۸	غربت مفلسی اور رنج و غم کا سامنا کرنا پڑے گا	۳ اور ۸	ٹھیک زندگی گزاریں گے	۶ اور ۸	قابل رشک زندگی گزاریں گے
ایک اور ۹	انجام بہتر ہوگا زندگی معتدل رہے گی	۳ اور ۹	لڑیں گے لیکن جدا نہیں ہوں گے	۶ اور ۹	میانہ انداز کا تعلق ہمیشہ قائم رہے گا
۲ اور ۲	دونوں خوشگوار زندگی گزاریں گے	۴ اور ۴	انجام طلاق اور جدائی	۷ اور ۷	بے مثال ازدواجی زندگی گزاریں گے
۲ اور ۳	لڑائی جھگڑا لیکن طلاق نہیں	۴ اور ۵	انجام طلاق اور جدائی	۷ اور ۸	شروع میں اختلاف رہے گا بعد میں موافقت ہو جائے گی
۲ اور ۴	ہر وقت لڑائی جھگڑا لیکن طلاق نہیں	۴ اور ۶	اچھی اور بے مثال جوڑی	۷ اور ۹	دونوں کے مزاج میں اختلاف رہے گا
۲ اور ۵	ذہنی سکون حاصل نہیں ہوگا	۴ اور ۷	قابل رشک زندگی گزاریں گے	۸ اور ۸	بے مثال جوڑی
۲ اور ۶	ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہیں گے	۴ اور ۸	ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار	۸ اور ۹	ہر اعتبار سے خوشگوار زندگی گزاریں گے
۲ اور ۷	ایک دوسرے کی قدر دان رہیں گے	۴ اور ۹	جنگ و جدال ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے والے	۹ اور ۹	ہمیشہ جنگ و جدال کا شکار رہیں گے لیکن طلاق نہیں ہوگی

عمیر قادری

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہ ایک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں انسان کے جسم سے خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ روزہ کا فائدہ آخرت میں تو ہوگا ہی جسمانی طور پر بھی روزے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کئی بندے اس دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے گھر کا باتھ روم غریب آدمی کے گھر سے بڑا ہوتا ہے۔ یہ لوگ پورے سال اپنی مرضی سے کھاتے ہیں پیتے ہیں اور انہیں دنیا کی ہر نعمت میسر ہے۔ انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ بھوک کیا ہے اور غربت کسے کہتے ہیں۔ اللہ نے روزے فرض کیے تاکہ مال دار لوگ بھی بھوک کا مزہ چکھیں اور انہیں اندازہ ہو کہ انسان جب بھوکا رہتا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ اس طرح روزے سے جسمانی اور روحانی فائدہ حاصل ہو جاتے ہیں۔ روزہ گناہوں سے ڈھال بنتا ہے، صحت کے لئے کبھی کبھی فاقہ تریاق ثابت ہوتا ہے اور روزے سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ بھوک کسے کہتے ہیں۔ اور اس دنیا میں اللہ کے غریب بندے کس طرح دن رات گزارتے ہیں۔

FREE AMLIYAAT BOOKS

بازی کس کے ہاتھ؟

کیا اتر پردیش کے مسلمان غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر نہیں ہیں؟

بی جے پی جانتی ہے کہ اتر پردیش انتخابات میں مسلمان کسی بھی سیکولر پارٹی کی طرفداری تو کر سکتے ہیں، لیکن ان کا جھکاؤ بھی بی جے پی کی طرف نہیں ہوگا۔ ان دنوں بی جے پی کے لیڈران بھی کھل کر یہ بیان دے رہے ہیں کہ مسلمان بی جے پی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے، لیکن کیوں پسند نہیں کرتے، وہ اس حقیقت کی تہہ تک جانا نہیں چاہتے۔ اس بیان کا سب سے تاریک پہلو یہ ہے کہ جب مسلمان بی جے پی سے فاصلہ رکھتے ہیں تو اقتدار میں آنے کے بعد حکومت بھی مسلمانوں سے فاصلہ رکھے گی۔ اس فاصلے کی نوعیت مختلف ہوگی۔ اس فاصلے میں نفرت اور دشمنی کا بھی دخل ہوگا۔ مرکز میں آنے کے بعد جس طرح حکومت نے مسلمانوں سے فاصلہ بنایا، یہی کھیل ان ریاستوں میں بھی شروع ہوگا، جہاں جہاں بی جے پی کی حکومت ہوگی۔ مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹرا میں باضابطہ مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی۔ اڑیسہ میں بنگلہ دیشی مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا مگر اصل میں ٹارگیٹ وہاں مسلمان کی آبادی رہی۔ جب ریاستی حکومت کو اس بات کا احساس ہو کہ آپ کی نفرت اور دشمنی کے باوجود وہ اقتدار میں آئی ہے تو ظاہر ہے وہ ہر سطح پر آپ کو نیچا دکھانے اور کمزور کرنے کی کوشش کرے گی۔

اب ذرا کچھ دیر کے لئے موجودہ حالات کو دیکھا جائے۔ نوٹ بندی کے بعد آر بی آئی اب تک پچاس سے زائد بار اپنے اصول وضابطے میں تبدیل کر چکی ہے۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ لاکھوں کی آبادی بے روزگار ہو چکی ہے۔ اڈانی، امبانی اور پے ٹی ایم پر محبتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ ۳۰ر بی جے پی لیڈران کروڑوں کے کالے دھن کے ساتھ پکڑے جا چکے ہیں۔

حزب اختلاف کے ہنگامے اور راہل کی بیان بازیوں کے باوجود کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ اور میڈیا ہمیشہ کی طرح مودی کے ساتھ کھڑا ہے۔ کیجریوال اور راہل مودی پر رشوت خوری کا الزام لگاتے ہوئے ہار چکے ہیں۔ اور حکومت ان لوگوں کا مذاق بنانے میں کمر کس چکی ہے۔ اتر پردیش کے عوام بالخصوص مسلمانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو وہی کرے گی جو وہ چاہے گی اور حزب مخالف کی نعرے بازی اور مخالفت سے بھی حکومت کا ایک پتہ تک نہیں ہلے گا۔ اگر وہاں بی جے پی کی حکومت بنتی ہے اور بی جے پی مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کرتی ہے تو نہ کوئی بولنے والا ہوگا نہ روکنے والا۔ نہ ٹوکنے والا۔ کیونکہ بی جے پی کے پاس اس بات کا سیدھا جواب ہے کہ مسلمانوں نے اس سے فاصلہ بڑھایا اور بی جے پی نے مسلمانوں سے اس لئے حساب برابر۔ اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمان بی جے پی کا ساتھ دیتے، تب بھی نتیجہ کم وبیش یہی نکلتا۔ کیونکہ ہندو راشٹر کی کامیابی تبھی ممکن ہے جب مسلمان کمزور ہو جائیں اور بی جے پی آہستہ آہستہ تمام ریاستوں پر قبضہ کر لے۔ نوٹ بندی کے بعد، اس بات کی گونج مودی کے نئے بیان سے بھی ظاہر ہوئی ہے۔ آپ غور کریں تو یہ بیان نوٹ بندی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایک ملک ایک انتخاب کا بیان اقتصادیات اور ہندوستانی معیشت کو سامنے رکھ کر نہیں دیا گیا بلکہ یہاں بھی وہی جذبہ پوشیدہ ہے، جہاں مودی ہندوستان کی تمام ریاستوں پر بی جے پی کے قابض ہونے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ بی جے پی آہستہ آہستہ ان قلعوں کو فتح کرتی جاتی ہے تو ہندو راشٹر کا خواب پھر خواب نہیں، بلکہ ہندوستان کے لئے ایک خوف زدہ کرنے والی حقیقت بن جائے گا۔ ہندوستانی سیاست

میں یہ ایشو پہلے بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ لیکن اس بار یہ معاملہ سنگین ہے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو ہندوتو کی سیاست کو مسلم مخالف نہر میں تبدیل کر کے بی جے پی مضبوط دیوار کی طرح اکثریت کو اپنے قابو میں کر لے گی اور غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں کی کوئی مخالفت کسی کام نہیں آئے گی۔ اس کے بعد جو ہوگا، مسلمانوں کو اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے۔ اور اسی لئے ملک کے تحفظ اور امن وسکون کا جائزہ لینے والی نگاہیں اتر پردیش کے انتخابات پر مرکوز ہیں کہ یہ واحد راستہ ہے جہاں سے امید کی ایک موہوم کرن نظر آتی ہے۔ یعنی اگر یہاں بی جے پی کی فتح کے رتھ کو روک دیا گیا تو آگے کچھ اچھے نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

پہلے حال یہ تھا کہ بی جے پی لیڈران نے کئی مواقع پر مسلمانوں کو پاکستانی ٹھہرایا۔ نئے سیاسی پس منظر میں حزب مخالف کو سر عام پاکستانی ٹھہرایا گیا اور کوئی بھی سیاسی پارٹی اس کا منہ توڑ جواب پیش نہیں کر سکی۔ کیوں؟ کیونکہ غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں پر میڈیا اور حکومت قابض ہے۔ مرکزی حکومت، حزِ اقتدار کو ناکام بنانے کے طریقے جان گئی ہے۔ اس مجبور سیاسی فضا میں ساری طاقت بی جے پی کے پاس ہے اور اس طاقت کو روکنا ضروری ہے۔ اتر پردیش کا معاملہ یہ ہے کہ ابھی صرف خوش فہمیوں کا بازار گرم ہے۔ ٹی وی چینلس الگ الگ سروے کے ذریعہ کہیں سماجودی کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور کبھی بی ایس پی کے سر پر تاج رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ خوش فہمیاں اس لئے پیدا کی جا رہی ہیں کہ یہ سیاسی پارٹیاں متحد ہو کر سامنے نہ آئیں۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار یہ کہہ چکے ہیں کہ اتر پردیش میں "مہا گٹھ بندھن" تبھی ہو جب ایس پی اور بی ایس پی کے درمیان اتحاد ہوگا۔ ظاہر ہے، ان دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن نہیں ہے۔ کانگریس، اجیت سنگھ کی پارٹی اور ایس پی کا اتحاد ممکن ہے۔ لیکن کیا یہ اتحاد اپنی جیت کا یقین دلا سکتا ہے جبکہ سامنے بی ایس پی بھی ہے۔؟ اور دونو کے درمیان گہری اور سیدھی ٹکر بھی ہے۔ اویسی اور بی ایس پی کے اتحاد کی خبریں بھی گرم ہیں۔ لیکن ایسا لگتا نہیں کہ دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن ہو سکے گا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یوپی انتخابات میں جیت کا پیمانہ بہت حد تک مسلمانوں کے ووٹ سے طے کیا جائے گا اور موجودہ صورتحال میں ابھی بھی مسلمانوں کا سیاسی کنفیوژن برقرار ہے کہ وہ کس سمت جائیں اور کس کو ووٹ کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ نام نہاد سیکولر سیاسی پارٹیوں نے بھی کبھی مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ مگر مجبور و مظلوم مسلمانوں کی مجبوری سے خوفزدہ کرنے والی سیاسی فضا میں بی جے پی کو دور رکھنے کے لئے ان میں سے ہی کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اور مسلمان اس شک کے دائرے میں بھی ہیں کہ اگر نتیجہ کسی ایک کے حق میں نہیں نکلتا ہے تو ایس پی، بی ایس پی دونوں کا رجحان اقتدار کے لئے بی جے پی کی طرف جھک سکتا ہے۔ ماضی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن اگر مسلمانوں کا متحدہ فیصلہ کسی ایک پارٹی کا انتخاب کرتا ہے تو صورتحال بدل سکتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر ہونے کی ضرورت ہے۔

اتر پردیش کی موجودہ سیاسی فضا روزانہ ایک نئے انقلاب سے دوچار ہے۔ سماجودی پارٹی کے آپسی تنازعات ایک بار پھر سامنے آ گئے ہیں۔ اس بار ملائم سنگھ نے شیو پال یادو کے ساتھ مل کر ٹکٹ بنوارے پر اکھلیش کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ اکھلیش اب خاموش رہنے والوں میں نہیں ہیں۔ اس تنازع کا اثر ووٹ بینک پر پڑے گا۔ اور اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوگا۔ مودی حکومت نے سیاہ دھن کو لے کر بی ایس پی سپریمو مایاوتی اور ان کے بھائی کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ ایک ایسا سیاسی دباؤ ہے جہاں مایاوتی کے جھکنے کے آثار زیادہ نمایاں ہیں۔ بی جے پی نے نوٹ بندی کے تماشے کے بعد ایسی فضا پیدا کی ہے جہاں تمام سیاسی پارٹیاں ایک خاص طرح کے دباؤ کا شکار ہیں۔ مودی کی مخالفت ہو رہی ہے مگر اس مخالفت میں دم اس لئے نہیں ہے کہ سیاہ دولت کے نام پر کبھی بھی ان پارٹیوں کا شکار کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے موجودہ صورتحال کا جائزہ لیں تو اتر پردیش انتخابات کا ایک طرفہ جھکاؤ بی جے پی کی طرف نظر آتا ہے۔ لیکن موجودہ صورتحال میں بھی مسلمانوں کا اتحاد بازی پلٹنے کا کام کر سکتا ہے۔ مسلمان دانش مندی سے کام لیں تو اس بار اصل، کنگ میکر وہی ہوں گے۔

FREE AHLE...

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر ہے بغض وعداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دیتا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری لہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جنوری	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۲-۳
کیم جنوری	قمر و مشتری	تثلیث	۷-۲۳
۲ جنوری	قمر و عطارد	قران	۲۸-۱۳
۲ جنوری	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۷-۱۸
۳ جنوری	قمر و مریخ	قران	۵-۱۲
۴ جنوری	قمر و شمس	تسدیس	۴۲-۱۵
۴ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۰-۱
۶ جنوری	قمر و شمس	تربیع	۱۶-۱
۶ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۶-۱۲
۷ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۳۸-۱۲
۸ جنوری	قمر و مریخ	تسدیس	۲۶-۲
۹ جنوری	قمر و زہرہ	تربیع	۵۹-۱۳
۱۰ جنوری	قمر و مریخ	تربیع	۹-۶
۱۰ جنوری	قمر و مشتری	تثلیث	۲۲-۱۵
۱۰ جنوری	قمر و زحل	مقابلہ	۱-۱۶
۱۱ جنوری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۷-۱۵
۱۱ جنوری	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۱-۱۸
۱۲ جنوری	قمر و مریخ	تثلیث	۳۷-۹
۱۲ جنوری	شمس و مشتری	تربیع	۱۲-۱۰
۱۳ جنوری	قمر و شمس	مقابلہ	۴۲-۲۰
۱۴ جنوری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۴۶-۱۷
۱۵ جنوری	قمر و عطارد	تثلیث	۲۸-۱۲
۱۶ جنوری	قمر و مریخ	مقابلہ	۸-۹
۱۷ جنوری	قمر و شمس	تثلیث	۴۹-۱۱
۱۹ جنوری	قمر و مشتری	قران	۵۱-۱۲
۲۰ جنوری	قمر و شمس	تربیع	۴۳-۳
۲۰ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۴۳-۱۶
۲۱ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۰۰-۹
۲۱ جنوری	قمر و زحل	تربیع	۴۰-۱۷
۲۱ جنوری	قمر و زہرہ	قران	۵-۲۳

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
[illegible]	قمر و مریخ	قران	۲۱-۱۸
[illegible]	قمر و شمس	تسدیس	۲۰-۱۲
[illegible]	عطارد و مشتری	تربیع	۳۵-۲۰
[illegible]	قمر و شمس	تربیع	۳۸-۹
[illegible] فروری	قمر و عطارد	تثلیث	۱۱-۴
۵ فروری	قمر و زہرہ	تسدیس	۲۱-۱۴
۶ فروری	قمر و شمس	تثلیث	۱۹-۱۶
۷ فروری	قمر و زہرہ	تربیع	۲۴-۱۷
۹ فروری	قمر و مشتری	تربیع	۲۹-۳
۹ فروری	قمر و زہرہ	تثلیث	۳۹-۲۲
۱۰ فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۳۳-۷
۱۱ فروری	عطارد و زہرہ	تسدیس	۳۸-۲
۱۲ فروری	شمس و مشتری	تثلیث	۵۵-۲۰
۱۳ فروری	قمر و زحل	تربیع	۵-۱۸
۱۴ فروری	شمس و زحل	تسدیس	۲۷-۱۱
۱۴ فروری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲۰-۱۶
۱۵ فروری	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۱-۳
۱۵ فروری	قمر و مشتری	قران	۲۳-۲۲
۱۶ فروری	قمر و زحل	تسدیس	۰۰-۴
۱۷ فروری	قمر و عطارد	تربیع	۲۸-۱۹
۱۹ فروری	قمر و مشتری	تثلیث	۵۰-۲۰
۲۰ فروری	قمر و زحل	قران	۶-۵
۲۱ فروری	عطارد و مشتری	تثلیث	۵۷-۲۳
۲۳ فروری	قمر و مریخ	تربیع	۴۲-۱
۲۴ فروری	عطارد و زحل	تسدیس	۱۴-۳
۲۵ فروری	قمر و مریخ	تسدیس	۱۵-۱۳
۲۵ فروری	قمر و مشتری	تثلیث	۳۱-۱۶
۲۶ فروری	قمر و زہرہ	قران	۵-۶
۲۶ فروری	قمر و شمس	قران	۲۸-۲۰
۲۷ فروری	مریخ و مشتری	مقابلہ	۵۴-۱۹

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مارچ	قمر و زہرہ	قران	۲۳-۹
۲ مارچ	قمر و مریخ	قران	۱۸-۳
۳ مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۵۸-۲
۴ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۱۷-۴
۵ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۳-۱۳
۶ مارچ	مریخ و زحل	تثلیث	۱۵-۲
۶ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۴۲-۴
۷ مارچ	شمس و عطارد	قران	۵۸-۵
۸ مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۴۲-۱
۹ مارچ	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۴-۲۰
۱۰ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۲۷-۱۴
۱۱ مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۵۱-۴
۱۲ مارچ	قمر و شمس	مقابلہ	۴۳-۲۰
۱۳ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۵۴-۵
۱۴ مارچ	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۱-۸
۱۵ مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۲۵-۱۵
۱۶ مارچ	قمر و مریخ	مقابلہ	۷-۵
۱۸ مارچ	شمس و مشتری	تربیع	۱۷-۳
۱۹ مارچ	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۹-۲
۲۰ مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۵-۲
۲۱ مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۲-۱۲
۲۲ مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۱۴-۱۳
۲۳ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۳۶-۱۹
۲۴ مارچ	قمر و مشتری	تثلیث	۴۲-۲۱
۲۶ مارچ	قمر و مریخ	تسدیس	۱۲-۱۲
۲۷ مارچ	قمر و زحل	تربیع	۴۹-۱۵
۲۸ مارچ	قمر و زہرہ	قران	۲۹-۱
۲۸ مارچ	قمر و شمس	قران	۲۷-۸
۲۹ مارچ	قمر و عطارد	قران	۲-۱۷
۳۱ مارچ	قمر و زہرہ	تسدیس	۲-۰۰

قسط نمبر: ۱۵۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دریودھن کی اس گفتگو پر کرپا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اے دریودھن اس کیچک کی موت سے تم نے کیسے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اور دوسرے پانڈو براوران زندہ ہیں۔"

اس پر دریودھن انتہائی پریشانی اور اندوہناک انداز میں کہنے لگا۔ "اے کرپا تم جانتے ہو ہندوستان کی سرزمین کے اندر چار جوان ایسے ہیں جن کی طاقت اور قوت کا کوئی اور جوان مقابلہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی انفرادی مقابلہ میں کوئی شخص یا کوئی سورما ان چاروں کو زیر کرسکتا ہے، ان چار میں سے پہلا کرشن کا بھائی بلرام، دوسرا پانڈوں کا بھائی بھیم سین، تیسرا ریاست سلوا سلیا اور چوتھا دیرت کا کیچک ہیں اے کرپا تم جانتے ہو جیسا کہ جاسوس نے مجھے پہلے حالات سنائے تھے اس کا کہنا تھا کہ وہ ریاست پنچال بھی گیا، سلوا بھی گیا، دوارکا بھی گیا، اس نے کرشن کے بھائی بلرام کو دوارکا میں پایا، سلیا کو اس نے اپنی ریاست سلوا میں دیکھا، لہٰذا کیچک کو اگر کسی نے قتل کیا ہے تو وہ صرف بھیم سین ہی ہوسکتا ہے کیوں کہ ان چاروں میں سے اگر بلرام اور سلیا کو نکال دیا جائے تو باقی بھیم سین ہی بچتا ہے جو کیچک کو ختم کرسکتا ہے، ورنہ ہندوستان کی سرزمین میں اور کوئی ایسا جوان نہیں ہے جو انفرادی مقابلہ میں کیچک کو اپنے سامنے زیر کرسکے اور اس کا خاتمہ کردے۔" تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد دریودھن پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ "اے میرے حمایتو! جیسا کہ یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ کیچک کو قتل کرنے والا بھیم سین ہے اور جس لڑکے کی خاطر کیچک قتل ہوا ہے وہ ضرور دروپدی ہی ہوگی تم لوگ جانتے ہو کہ دروپدی انتہا درجے کی خوب صورت اور جسمانی ساخت میں پرکشش ہے، کیچک ضرور اس کے نسوانی حسن اور پرکشش اداؤں سے متاثر ہوگا اور اس سے محبت کرنے لگا ہوگا اور جب دروپدی نے اس کا جواب محبت سے نہ دیا ہوگا تو کیچک زبردستی پر اتر گیا ہوگا اس کے بعد دو چیزیں ہمارے سامنے آتی ہیں، اول تو یہ کیچک یا تو زبردستی اٹھا کر دروپدی کو ناچ گھر میں لے گیا ہوگا یا خود دروپدی نے بھیم سین یا دوسرے پانڈو براوران کے کہنے پر کیچک کو ناچ گھر میں بلایا ہوگا اور وہاں پر بھیم سین نے اس کا خاتمہ کردیا ہوگا۔ اب کیچک کی موت بھیم سین کے ہاتھوں ہوجانے کے بعد یہ بات بھی ہمارے سامنے واضح ہوجاتی ہے کہ پانڈو براوران زندہ ہیں اور وہ سب کے سب دروپدی کے ساتھ دیرت شہر میں پناہ لئے ہوئے ہیں، یہ بات ثابت ہونے کے بعد اب ہم ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور انہیں ان کے بل سے باہر نکالیں گے جس میں وہ چھپ کر اپنی جلاوطنی کا آخری سال گزار رہے ہیں تاکہ وہ شناخت ہوجائیں اور انہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنے پڑیں۔"

اس پر کرپا پھر دریودھن سے پوچھنے لگا۔ "اے دریودھن تم کیسے پانڈو براوران اور دروپدی کو لوگوں کے سامنے لاؤ گے کہ لوگ پانڈو براوران اور دروپدی کو شناخت کرلیں اور وہ مزید بارہ سال جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوجائیں۔"

جواب میں دریودھن کہنے لگا۔ "سنو کرپا ہم یوں کریں گے کہ ہم ایک دو دن میں اپنی تیاری مکمل کرکے لشکر کو تیار کریں گے اور پھر ہم دیرت شہر پر حملہ آور ہوجائیں گے، آپ جانتے ہیں کہ دیرت کے راجہ کی گزر بسر جانوروں کے ریوڑ پالنے پر ہے ہم اس کے ریوڑوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور جب راجہ کا شہر اور ریوڑ خطرے میں ہوں گے تو پانڈو براوران از خود ان کی حفاظت کے لئے نکلیں گے اس طرح جب وہ لوگ جنگ کرنے کے لئے سامنے آئیں گے تو وہ ضرور پہچانے جائیں گے اور ان کی یہ پہچان ہی انہیں مزید بارہ سال کی جلاوطنی پر مجبور کردے گی۔"

دریودھن کے خاموش ہونے پر اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام بولا۔ "سنو دریودھن! یہ جو تم نے دیرت شہر پر

حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے میں مکمل طور پر اس سے اتفاق کرتا ہوں، میں خود بھی تم سے دیرت کے متعلق گفتگو کرنے والا تھا، سنو در یودھن جب سے میں اپنی ریاست تری گرت کا راجہ بنا ہوں تب سے دیرت کے راجہ کا سپہ سالار کیچک ہمیشہ ریاست سلوا کے راجہ کے ساتھ مل کر میری ریاست کی سرحدوں پر حملہ آور ہوتا رہا ہے اور سرحد پر بسنے والے لوگوں کے علاوہ وہ اکثر دوسرے شہریوں کو بھی لوٹ کر میرے علاقوں میں مسائل اور دشواریاں کھڑی کرتے رہے ہیں، اب جب کہ کیچک مر چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ دیرت کے راجہ کی فوجی قوت بھی مر چکی ہے، دیرت کا راجہ دوسری ریاستوں کے ساتھ جو معاملہ بھی کرتا تھا وہ اس کیچک ہی کے بل بوتے پر کیا کرتا تھا، کیچک کے مرنے کے بعد اب دیرت کے راجہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے لہٰذا میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔ میں آج ہی یہاں سے اپنی ریاست کی طرف چلا جاؤں گا اور پھر دیرت پر حملہ آور ہوں گا، ساتھ ساتھ تم بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر دیرت پر حملہ آور ہو جانا پھر میں دیکھوں گا کہ ہم دونوں کے سامنے دیرت کا راجہ کیسے اپنا دفاع کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شام ڈھلتی ہوئی جاڑے کی طویل شب اختیار کر گئی تو لوگوں کی نگاہوں میں نیند اور خوابوں کے ٹوٹے آئینے بکھرنے لگے اور ہوائیں سوکھے پتوں سے کھیلتی ہوئی آوارہ سرگوشیاں کرنے لگی تھیں، ایسے میں یوناف اور بیوسا اپنے کمرے میں بیٹھے ان چار سرکردہ اشخاص کا انتظار کر رہے تھے، جنہیں اپنے ساتھ لے جا کر یہ ثابت کرنا تھا کہ قتل عام وہ نہیں کر رہے بلکہ اس میں کچھ دوسری قوتیں ملوث ہیں ایسے میں اہلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم موثر اور خوش کن لمس دیا اور ساتھ ہی اہلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔

''سنو یوناف وہ چار اشخاص جن کا تم اور بیوسا انتظار کر رہے ہو وہ تمہارے کمرے کی طرف آرہے ہیں میں اس وقت دریائے گنگا کے ساحل سے لوٹ رہی ہوں، عارب اور نبیطہ اس وقت دریائے گنگا کے کنارے ملاحوں اور ماہی گیروں کی جھونپڑیوں میں سے ایک جھونپڑے کے اندر بیٹھے آرام کر رہے ہیں جب کہ عارب نے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو دریا میں پھیلا رکھا ہے اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ تم ان چاروں اشخاص کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جا کر اس جگہ پر بیٹھ جاؤ جس کی سیدھ میں آگے دریا کے اندر نیلی دھند کی قوتیں پھیلی ہوئی ہیں اور وہاں دریا کے کنارے بیٹھ کر تم ان نیلی دھند پر نگاہ رکھو جب بھی وہ نیلی دھند حرکت میں آئے گی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ عارب اور نبیطہ لوگوں کے قتل عام کی مہم کا آغاز کرنے لگے ہیں، لہٰذا تم اس نیلی دھند پر نگاہ رکھتے ہوئے اس کے تعاقب میں نکلنا اس موقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی اور پھر میں تم اور بیوسا مل کر دیکھ لیں گے کہ عارب اور نبیطہ کس خونی مہم کا آغاز کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان لوگوں پر یہ واضح ہو جائے گا کہ لوگوں کے قتل عام کی مہم میں تم لوگ ملوث نہیں ہو بلکہ کچھ اور ہی قوتیں یہ خونی کھیل کھیل رہی ہیں اور سنو یوناف دریا کے اس کنارے تک جہاں پر نیلی دھند کی قوتیں منجمد برف کی طرح پھیلی ہوئی ہیں وہاں تک میں تمہاری رہنمائی کروں گی کیوں کہ.....'' یہاں تک کہتے کہتے اہلیکا خاموش ہو گئی کیوں کہ چار اشخاص یوناف کے کمرے میں داخل ہوئے تھے، ان چار میں سے ایک سرائے کا مالک بھی تھا۔

سرائے کا مالک یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''یوناف میرے عزیز مجھے بھروسہ اور یقین ہے کہ تم اور بیوسا لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث نہیں ہو تاہم میں دوسرے لوگوں کے یقین اور اعتماد کی خاطر تین آدمی لے کر آیا ہوں تاکہ تم ہماری ان لوگوں تک راہنمائی کرو جو ان بے گناہ لوگوں کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔''

سرائے کے مالک کی یہ گفتگو سن کر یوناف اٹھ کھڑا ہوا اور ان سب کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ ''تم آؤ میرے ساتھ میں تم لوگوں کو دریائے گنگا کے ساحل کی طرف لے کر چلتا ہوں۔''

یوناف کے اٹھنے پر بیوسا بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی اس پر سرائے کا مالک کہنے لگا۔ ''بیوسا کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے، یہ یہیں رہے اور آرام کرے۔''

اس پر یوناف کہنے لگا۔ ''نہیں میں بیوسا کو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا یہ میرے ساتھ جائے گی وہ قوتیں جو لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث ہیں ہماری بھی بدترین دشمن ہیں، لہٰذا میری غیر موجودگی میں وہ اس پر حملہ آور ہو کر اسے نقصان پہنچا سکتی ہیں اس لئے میں یہاں بیوسا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔

یوناف کی اس گفتگو سے سرائے کا مالک مطمئن ہو گیا تھا، پھر وہ اور بیوسا ان چاروں اشخاص کے ساتھ سرائے سے نکل کر دریائے گنگا کی طرف بڑھ رہے تھے، جب کہ ابلیکا اس موقع پر یوناف کی راہنمائی کر رہی تھی۔

رات کی تاریکی میں یوناف اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں آ کر بیٹھ گئے تھے اس وقت ان کے سامنے دریا کے وسط میں غارب کی نیلی دھند کی قوتیں آئینے کی طرح چمکتے دھوئیں کی طرح دریا کے پانی کے اوپر چھائی ہوئی تھیں اس موقع پر یوناف نے سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''سنو میرے ساتھیو! وہ دریا کے وسط میں جو تمہیں نیلی نیلی دھند دکھائی دے رہی ہے بس اس پر نگاہ رکھنا یہ دھند ہی وہ قوت ہے جو لوگوں کے قتل کا باعث بنتی ہے۔''

سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی بڑے غور سے دریا کے وسط میں پھیلی ہوئی نیلی دھند کو دیکھ رہے تھے اس وقت سرد قہر آلود رات فضاؤں کے سکوت کے اندر پراسرار تصورات بکھیر رہی تھی، سرد ہوائیں رگوں میں سوئیاں چبھو رہی تھیں، لمحہ بہ لمحہ گزرتی رات اپنی نبض کو تیز کرتی اور اپنی قبا کو کھولتی ہوئی قطرہ قطرہ گرتی شبنم سے بغل گیر ہونے کو بے چین ہو رہی تھی۔

اس موقع پر اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک وہ دریا کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہو گیا اس لئے کہ نیلی دھند کی قوتوں کے قریب ہی ایک بہت بڑی کشتی جو ایک جگہ رکی کھڑی تھی اور اس کے اندر مچھیرے اور ملاح مچھلیاں پکڑ رہے تھے اس کشتی کے مستول پر ایک مچھیرا رات کی تاریکی میں بڑی تیزی سے چڑھنے لگا تھا، مستول سے اوپر کے حصے میں وہ مچھیرا رسیوں کا سہارا لے کر بیٹھ گیا شاید اس نے ایسا کشتی اور اس کے مچھیروں کی حفاظت کے لئے کیا تھا تاکہ وہ اپنے اردگرد نگاہ رکھ سکے اور خطرے کی صورت میں اپنے ساتھی مچھیروں کو آگاہ کر سکے، کافی دیر تک یوناف اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کے ساتھ دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے جھنڈ کے اندر چھپ کر دریا کی سطح پر پھیلی نیلی دھند کو دیکھتے رہے اس دوران دریا کے وسط میں کھڑی وہ کشتی دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہوتی رہی اور اس کے اندر کام کرنے والے ملاح مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارہ کی دھن پر گاتے بھی جا رہے تھے، اچانک رات کی اس تاریکی اور ہولناک سناٹے کے اندر یوناف کی حالت بدلنے لگی تھی اس کی آنکھوں میں انگارے بھڑ کنے اور وجود میں نفرت کی ریت اڑنے لگی تھی، اس لئے کہ نیلی دھند حرکت میں آ گئی تھی اور اب وہ آہستہ آہستہ اس بڑی کشتی کی طرف بڑھنے لگی تھی جس کے اندر مچھیرے مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارے کی دھن پر گا نا گا رہے تھے۔

اس موقع پر یوناف نے بڑی بے چینی سے اپنے ان چاروں ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ ''اے میرے مہربانو! اس نیلی دھند کی طرف غور سے دیکھو کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ وہ نیلی دھند اب آہستہ آہستہ پھیلتی ہوئی قریب ہی کھڑی کشتی کی طرف جا رہی ہے اور میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ یہ نیلی دھند اس کشتی کے اندر کام کرنے والے ملاحوں اور ماہی گیروں پر حملہ کرنے والی ہے۔ یہ دھند عام دھند نہیں ہے بلکہ یہ نیلی دھند انتہائی خوفناک اور خطرناک ہے اور اس دھند کے اندر تیز شعلوں کی سی زبانوں والی شیطانی قوتیں کام کرتی ہیں اور یہی وہ نیلی دھند کی قوتیں ہیں جو گزشتہ کئی دنوں سے لوگوں کا قتل عام کر رہی ہیں۔''

سرائے کے مالک نے یوناف سے پوچھا۔ ''اے یوناف اپنی گفتگو سے بار بار تم ہمیں یقین نہ دلاؤ کہ اس قتل عام کی ذمہ دار اس نیلی دھند کی قوتیں ہیں تم ایک عرصہ سے میری سرائے میں قیام کئے ہو مجھے تم پر پورا بھروسہ اور یقین ہے کہ تم ہرگز اس کام میں ملوث نہیں ہو، اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس وقت یہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر کام کرنے والے ماہی گیروں پر حملہ آور ہونے کو بڑھ رہی ہیں تو ہمیں ان کے دفاع کے لئے کیا کرنا چاہئے؟''

یوناف نے کچھ دیر کے لئے سرائے کے اس مالک کو کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے ہلکی اور دھیمی آواز میں ابلیکا کو پکارا، جونہی ابلیکا نے اس کی گردن پر پھولوں جیسا لطیف لمس دیا یوناف نے بڑی رازداری اور سرگوشی میں اسے مخاطب کر کے کہا۔ ''سنو ابلیکا تم یہیں بیوسا کے پاس دریائے گنگا کے کنارے رکو اور بیوسا کے ساتھ ساتھ سرائے کے مالک اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت کرو جب کہ نیلی دھند کی ان قوتوں سے کشتی کے

اندر کام کرنے والے ملاحوں کی جانیں بچانے کے لئے آگے بڑھتا ہوں۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہوگیا تھا اس لئے کہ مستول پر چڑھ کر جو ماہی گیر اپنے اطراف میں نگاہ رکھنے کے لئے بیٹھا ہوا تھا وہ اچانک خوف بھری آوازیں نکالتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پکار پکار کر حرکت کرتی ہوئی نیلی دھند سے آگاہ کر رہا تھا، وہ انہیں یہ بھی بتا رہا تھا کہ دھند کے اندر مجھے یہ لگ رہا ہے جیسے آگ جیسی کوئی خوفناک قوتیں ہوں اور بار بار زہریلے سانپوں کی طرح اپنی زبان نکالتی ہوں، یہ الفاظ کہتے کہتے وہ ملاح بڑی تیزی سے اتر کر نیچے کشتی میں جا رہا تھا۔

یہ سماں دیکھتے ہوئے سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی انتہا درجے کے خوف زدہ ہوگئے تھے پھر سرائے کے مالک نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔" اے یوناف میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس موقع پر اس کشتی کے ماہی گیروں کو بچانے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔"

یوناف فوراً سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔" تم اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ جھاڑیوں کے اس جھنڈ میں بیٹھے رہو میری ساتھی بیوسا بھی یہیں رہے گی اس کے یہاں ہوتے ہوئے تمہیں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے وہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی والوں کو چھوڑ کر تمہاری طرف چلی بھی آئیں تو یہ بیوسا اپنے ساتھ ساتھ تمہاری بھی حفاظت کرے گی، میں اب دریا میں کود کر اس کشتی کی طرف جاتا ہوں اور نیلی دھند کی ان شیطانی قوتوں سے اس کشتی میں کام کرنے والے ماہی گیروں کی حفاظت کا سامان کرتا ہوں۔" یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سرائے کا مالک کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ یوناف اس کی طرف سے کسی جواب کا انتظار کئے بغیر تیزی سے آگے بڑھا، پھر وہ مگرمچھ کی طرح رینگتا ہوا آواز پیدا کئے بغیر پانی میں گھس گیا تھا۔

یوناف حیرت انگیز انداز میں تیرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ دریا کے وسط میں کھڑی اس کشتی کی طرف بڑھا تھا، جس پر نیلی دھند کی قوتیں حملہ آور ہوئی تھیں اور جب وہ پانی سے نکل کر اس کشتی میں سوار ہوا اس وقت تک نیلی دھند کی قوتیں اس کشتی پر حملہ آور ہو چکی تھیں اور ان میں سے ایک ماہی گیر کا اہتمام کرتے ہوئے جب وہ اور آگے بڑھی تو یوناف ان کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا اس وقت یوناف نے اپنے بائیں ہاتھ میں وہ گول آئینہ تھام رکھا تھا جس کے اوپر اس نے اپنی تلوار سنبھال رکھی تھی جس کی نوک سے چنگاریاں اٹھ رہی تھیں جنہوں نے اس کشتی اور آس پاس کے سارے ماحول کو روشن کر دیا تھا۔ یوناف کو دیکھ کر نیلی دھند کی وہ قوتیں ایک دم ٹھٹک کر رک گئی تھیں پھر وہ یوں پیچھے ہٹی تھیں جیسے سمندر کی لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر پھرتی ہیں یا کوئی زہریلا سانپ حملہ آور ہوتے ہوئے اچانک دہشت زدہ ہو کر پلٹ پڑا ہوتا ہم یوناف سے ذرا فاصلہ رکھ کر نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر بھی کھڑی بڑے برہم انداز میں یوناف کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

(باقی آئندہ)

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی "فولاد اعظم" استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفۂ زوجیت سے تین گھنٹے قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی -/20 روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -/600 روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

آٹھ آیتوں کا مجرب عمل

سورۂ حج میں آٹھ آیتیں ہیں اور بہشت کے دروازے بھی آٹھ ہیں اور ان آٹھ آیتوں کو ورد کرنے سے انشاء اللہ بہشت کے آٹھ دروازے اس کے لئے کھل جائیں گے۔ ان آیتوں کے کلمے کی عدد ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کا ایک کلمہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے کلمہ فرمایا ہے۔

جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی ارواح کی طرف سے فیض پہنچے گا۔ ان آیتوں کے اسمائے حسنیٰ چالیس ہیں اور دو اسم ذات اور اسم صفات ہیں۔ اسی سبب سے ان آیتوں کے پڑھنے والے کے لئے ہر ایک اسم سے اس کے لئے یہ پردہ اور حجاب دور ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ایک آیت خدا کے متبرک اسم پر ختم ہوتی ہے۔ یعنی ہر ایک آیت کا آخری کلمہ خدا کا متبرک اسم ہے اور آخری آٹھویں آیت خدا کے دو اسم رؤف اور رحیم پر ختم ہوتی ہے۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہر ایک کام انجام خدا کی مہربانی اور لطف کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر طریقے سے سارے قرآن شریف کا مطالعہ کیا لیکن ان آٹھ آیتوں سے کوئی دوسری آیت بزرگ تر نہیں دیکھی اور میں نے ان آٹھ آیتوں کی فضیلت کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آٹھ آیتیں خدا کے خزانوں میں سے آٹھ خزانے ہیں اور خدا کے بے شمار بھیدوں میں سے آٹھ بھید ہیں اور یہ آیتیں اسم اعظم سے خالی نہیں۔ اس لئے کہ کوئی آٹھ آیتوں کو پڑھا کرے گا تو جناتوں کے طوفان سے اور شیطانوں کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس کے لئے ظاہر اور باطن کے روزی کے دروازے کھل جائیں گے اور ہرگز ہرگز اس کو دنیا کا کوئی غم اور رنج نہ ہونے پائے گا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچنے پائے گی اور زمانہ کے بادشاہ اور دین کے بزرگ اس کے مددگار رہیں۔ جس کام کی طرف وہ دل لگائے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا وہ کام اس کی مرضی کے مطابق ہوگا، دشمنوں کے حسد کرنے والوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی انسان کی مرضی کے مطابق چلیں گے اور وہ خدا کی پناہ میں رہے گا اور سفر کے تمام خطرات سے محفوظ رہے گا۔ (سورۂ حج، پارہ نمبر ۱۷، آیات ۵۷ تا ۶۴)

آٹھ آیتوں کے پڑھنے کا طریقہ

پہلے یا اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔

یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا عَلِیُّ یَا کَبِیْرُ یَا لَطِیْفُ یَا خَبِیْرُ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا رَؤُوْفُ یَا فَتَّاحُ لِیْ بَابَ رَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اس کے بعد یہ آٹھ آیتیں مندرجہ ذیل پڑھیں

(۱) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۝

(۲) لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ۝

(۳) ذٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ۝

(۴) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ۝

(۵) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ۝

(۶) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ۝

(۷) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۝

(۸) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَیُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۝

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند